

ہمارے دلوں میں موجود ہے۔ اس لئے آپ تصویر کی بجائے کوئی
دیگر کام کر آٹو گراف دے دیا کریں۔ امید ہے آپ ہماری اس تجویز پر
کرو، خود کریں گے۔

حلفام ہر عاصم حفیظ اور ان کے بہت سے دوست صاحبان۔ خط
لکھنے اور ناول لپید کرنے کا بے حد شکر یہ۔ جہاں تک قارئین کا تصویر
القلال والاد بانے کا تعلق ہے تو محترم ایسے لوگ نفیات کی رو سے
کرو، وہی لوگ اپلاسہ ہائی ہے۔ وہ اپنے ڈین میں ابھرنے والی
کوئی کوئی اخواز نہیں بنا کر دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا
تکمیلہ تھوڑا کوہاڑا نہیں اتنا بلکہ ہو تصویر ان کے ڈین میں بنتی ہے
اسے پڑھنے پر ابھارنا ہوتا ہے۔ آپ نے اکثر دیواروں پر ایسے افراد کی کی
اوی صورتی دیکھی ہو گی۔ اس لئے یہ معصوم افراد ہوتے ہیں۔ ان
پر غصہ نہ کھایا کریں۔ جہاں تک تصویر کی بجائے آٹو گراف کا تعلق
ہے تو پیغام اور آٹو گراف آپ تک پہنچنے پہنچنے جانے کتنی شکلیں
تبديل کر جائیں اور تصویر تو آپ کے دل میں بھی موجود ہے لیکن
آٹو گراف اور پیغام کی تحریر یا شکل تبدیل ہونے کے بعد آپ کے ڈین
کو نجانے کتنے جھنکے ہو چکنے کا موجب بن جائے اس لئے دوبارہ اس پر
اچھی طرح خور کر لیجئے پھر مجھے لکھیں۔ امید ہے آپ جلد اس بارے میں
دوبارہ خط لکھیں گے۔

اب اجازت دیجئے **والسلام**

مصطفیٰ ہر کلیم ایم اے

ثارسن "بجنی کا مالک اور جنل یتھرا و حسید عمر ثارسن اپنے شاندار
انداز میں بھج ہوئے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں
مصروف تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درمیانے لیکن
ورڑی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ ثارسن نے چونک کہ اس کی
طرف دیکھا اور پھر اس کے پھرے پر سکراہٹ تیرنے لگی۔
"کیا ہوا بس۔ آپ نے اس قدر ایم بجنی میں کال کیا ہے کہ
جس بیٹھا جہاڑ کی رفتار سے کار چلا کر آنا پڑا ہے۔..... آنے والے نے
بھی بھی میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"تم تو ہی ہی تیر رفتاری سے کار چلانے کے عادی ہو راسن۔
اں کوئی خاص بات تو نہیں ہوئی تمہارے ساتھ۔..... ثارسن
لے سکراتے ہوئے کہا۔

"لماں بات ہوئی ہے بس کہ میں سارے راستے ہی سوچتا رہا

ای لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ یہ تمہارا کمیس ہے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ تمہارے سامنے دو رکتے ہیں۔ ان میں سے جو راستہ تم چاہو منتخب کرو۔ ایک تو یہ ہے کہ تم ڈیگو شیا کر وہاں کا سکورٹی انتظام سنبھال لو اور دشمن کے انتظار میں رہو۔ جب وہ وہاں حملہ کریں تو ان کا خاتمہ کر دو۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ تم دشمنوں کے حرکت میں آنے سے پہلے ہی ان کے ملک پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دو۔ ثارسن نے کہا۔

”لیکن پاس۔ یہ دشمن ہیں کون۔ فائل میں بھی صرف لفظ دشمن لکھا ہوا ہے۔ تفصیل تو نہیں لکھی۔ راسن نے کہا۔“
”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔“ ثارسن نے کہا۔

”اڑے۔ وہ سمحزے علی عمران والی سروس۔ اسی کی بات کر رہے ہیں آپ۔“ راسن نے چونک کر کہا تو ثارسن بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں۔ اس سمحزے والی سروس۔ لیکن وہ دشمن نہیں ہیں بلکہ اس نے اطلاع دی ہے کہ ایسا ہونے والا ہے۔“ ثارسن نے ہنسنے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ وہ بے حد عیار آدمی ہے بس۔ اس نے جان بوجھ کر یہ اطلاع دی ہو گی تاکہ ہم اس کی طرف سے مطمتن رہیں اور وہ اپنا کام دکھا جائے۔ وہ کیسے ایکریمیا کا دوست ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا کے

ہوں کہ آپ نے کیوں اس انداز میں مجھے کال کیا ہے کہ ایم جنی ہے فوراؤ۔ اس سے پہلے تو بڑی سے بڑی ایم جنی میں بھی آپ نے اس انداز میں کال نہیں کیا اور اب آپ اس طرح مطمتن بیٹھے ہیں کہ جیسے ہر چیز نارمل ہو۔ راسن نے میز کی دوسری طرف کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”میں اس لئے مطمتن بیٹھا ہوں کہ میں نے تمہیں کال کر لیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جب راسن حرکت میں آجائے تو پھر کوئی ایم جنی باقی نہیں رہتی۔“ ثارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل راسن کی طرف بڑھا دی۔

”اے دیکھو۔ پھر بات ہو گی۔“ ثارسن نے کہا تو راسن نے ہاتھ بڑھا کر فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ فائل پڑھتا جا رہا تھا اس کی بھنوں تتنی جا رہی تھیں۔ آنکھیں سکرپتی جا رہی تھیں اور پیشافی پر سلوٹوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ثارسن بیٹھا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے بوس پر ہلکی سی سکر اہست تھی۔ تھوڑی دیر بعد راسن نے فائل بند کر دی۔

”یہ کیسے ممکن ہے بس کہ جنیزہ ڈیگو شیا پر واقع ایکریمیا کا سنzel دفاعی نظام تباہ کر دیا جائے۔ ڈیگو شیا کا حفاظتی نظام ایسا ہے کہ وہاں کوئی لکھی بھی نہیں جا سکتی اور انسان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“ راسن نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم ڈیگو شیا کی سکورٹی میں شامل رہے ہو اور

کرنے کے لئے کوئی شیم بچھ سکیں۔۔۔۔۔ مارسن نے کہا۔

"یہ بات بھی درست ہے بس یہ کون ہے جو سازش کر رہا ہے۔۔۔۔۔ راسن نے بے اختیار ہو کر کہا تو مارسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"اطمینان سے میری بات سن لو۔۔۔۔۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔۔۔ ڈیگوشیا میں دفاعی نظام موم بقی کی لو نہیں ہے کہ پھونک مارنے سے بچھ جائے گا۔۔۔۔۔ مارسن نے کہا تو راسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے اپنی کمر لگادی۔

"پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کو باقاعدہ تحریری اطلاع دی ہے کہ ڈیگوشیا جنرے پر موجود اہم ایکری متصیبات کے خلاف کافرستان سازش کر رہا ہے۔۔۔۔۔ کافرستان یہ کام رو سیاہ کے زور پر کر رہا ہے کیونکہ رو سیاہی امتحنت براہ راست سامنے نہیں آنا چاہتے اور اس سازش کا سراج پاکیشیا سیکرت سروس کے لئے کام کرنے والی علی عمران نے اپنے طور پر لگایا ہے اور اس نے اس کی رپورٹ پاکیشیا سیکرت سروس کے چیف کو دی۔۔۔۔۔ پاکیشیا سیکرت سروس کے چیف نے سیکرٹری وزارت خارجہ کو اور سیکرٹری وزارت خارجہ نے پاکیشیا کے صدر کو رپورٹ پیش کی۔۔۔۔۔ پاکیشیا کے صدر نے کافرستان دشمنی اور ایکریمیا دوستی کے طور پر سیکرٹری وزارت خارجہ کو حکم دیا کہ اس سازش کے بارے میں ایکریمی حکام کو اطلاع کر دی جائے۔۔۔۔۔ پختاخچہ یہ اطلاع ایکریمی حکام کے

ساختہ ہمدردی رکھتا ہو۔۔۔۔۔ راسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ تم پہلے میری پوری بات سن لو۔۔۔۔۔ پھر آگے بات ہو گی۔۔۔۔۔ مارسن نے کہا۔

"یہ بس۔۔۔۔۔ راسن نے کہا۔

"تمہیں یہ بنانے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ ڈیگوشیا جنرے پر ایکریمیا کا سنشل دفاعی نظام دراصل ایکریمیا کا دفاعی نظام کم اور اسرائیل کا دفاعی نظام زیادہ ہے۔۔۔۔۔ یہ نظام بہر حال اس لئے کام کر رہا ہے کہ اسرائیل پر کوئی مسلم ملک اسٹنی ہتھیاروں سے حمد نہ کر سکے کیونکہ کئی مسلم ممالک کے پاس اسٹنی ہتھیار ہیں اور ایسے میراٹ بھی ہیں کہ وہ اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے تھس نہس کر دینے کی قوت رکھتے ہیں اس لئے ظاہر ہی کیا جاتا ہے کہ یہ سنشل دفاعی نظام ایکریمیا نے میراٹ اذوں کی حفاظت کے لئے قائم کیا ہے۔۔۔۔۔ مارسن نے آگے کی طرف جکٹے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے بس۔۔۔۔۔ راسن نے جواب دیا۔

"اور تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ ایکریمیا کے تعلقات بظاہر سوائے ایک دو مسلم ممالک کے باقی سب کے ساختہ اچھے ہیں اور ایکریمیا سب کو اس انداز میں امداد و تاثر رہتا ہے کہ وہ لوگ بھی بھی کھل کر ایکریمیا کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے اور جو ایک دو مسلم ممالک جن سے ایکریمیا کے تعلقات اچھے نہیں ہیں وہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ایکریمیا کے اس اہم مرکزی دفاعی نظام کو تباہ

پاس پہنچ گئی اور انہوں نے اسے بے حد سیریس لیا ہے کیونکہ یہ اطلاع بہر حال ایک ملک کی طرف سے سرکاری طور پر بھجوائی گئی ہے۔ چنانچہ یہ فاعل تیار کی گئی اور پھر مجھے بیچ دی گئی کہ میں اس سازش کا قلعہ قلع کروں اور میں نے تمہیں کال کر لیا۔..... نارسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو راسن نے ایک طویل سانس لیا۔

”تو یہ بات ہے۔ میں بھاٹھا کہ پاکیشیا سیکرت سروس اس کے خلاف کام کرنے کے لئے آرہی ہے لیکن کافرستان میں کون سی تنظیم اس پر کام کرے گی۔..... راسن نے کہا۔

”اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ اسی نئے تو میں جھیں کہہ رہا تھا کہ تمہارے سامنے دو راستے ہیں۔ اگر تم ذیگوشیا پیشہ رہنا چاہتے ہو تو پھر جو بھی تنظیم سامنے آئے گی جھیں ضرور اس کا علم ہو جائے گا۔ دوسری صورت میں تم خود کافرستان جا کر اس تنظیم کو ٹریس بھی کر و اور اس کا خاتمہ بھی کرو۔..... نارسن نے کہا۔

”لیکن باس۔ اگر یہ کام حکومت کی طرف سے ہو رہا ہے تو پھر ایک تنظیم کے چند افراد کے خاتمے کے بعد وہ دوسرے افراد یا کسی دوسری تنظیم کو یہ ناسک سوب پکتے ہیں۔..... راسن نے کہا۔

”ابھی ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن جب ہمارے ہاتھ میں ثبوت آجائے گا کہ واقعی کافرستان نے رو سیاہ کے زور پر یہ سازش کی ہے تو پھر سرکاری طور پر ان سے احتجاج بھی کیا جائے گا اور

”مگر بھی دی جائے گی اور اس کے بعد انہیں پھر کسی طرح یہ جرأت نہ ہو سکے گی کہ وہ اس طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکیں۔۔۔۔۔ نارسن نے جواب دیا۔

”لیکن باس۔ اگر یہ اطلاع واقعی اس سخزے علی عمران نے دی ہے تو پھر لازماً اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ یہ سازش کون کر رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ اہتمامی ترین ڈیزین، عیار اور شاطر اُدمی ہے اس لئے اگر اس سے معلومات مل جائیں تو ہمارا آدھے سے زیادہ کام مکمل ہو سکے گا اور ہم چلد از جلد اس سازش کے بخوبی ادھیکر رکھ دیں گے۔..... راسن نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے اور مجھے یہ معلوم ہے کہ عمران وہ کچھ بھی جانتا ہو گا جو شاید ہم دس سال محنت کر کے بھی نہیں جان سکیں گے۔ لیکن اب سرکاری طور پر تو نہیں پوچھا جا سکتا اور نہ سیکرٹری صاحب ایسا کر سکتے ہیں۔ البتہ ذاتی طور پر اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ لیکن کس طرح۔۔۔۔۔ یہ بات تم نے سوچنی ہے کیونکہ اب یہ کیسی تمہارا ہے۔۔۔۔۔ ویسے میں تمہیں ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں گے اگر تم ڈیزی سے مل لو تو وہ اس سلسلے میں تمہاری مدد کر سکتی ہے۔۔۔۔۔ نارسن نے کہا۔

”ڈیزی۔۔۔ وہ کیسے باس۔۔۔۔۔ راسن نے چونک کر پوچھا۔

”ڈیزی کے مرحوم شوہر جیفرے کے عمران کے ساتھ اہتمامی ہرے تعلقات تھے اور جیفرے کی وجہ سے ڈیزی کے بھی اہتمامی

گہرے تعلقات عمران سے ہیں اور ان دونوں کے درمیان اہتمامی بے تکلفات تعلقات رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ وہ اگر چاہے تو عمران کے سرچڑھ کر بھی اس سے معلومات حاصل کر سکتی ہے۔ نارسن نے کہا۔

”لیکن عمران بھی تو جانتا ہو گا کہ ڈیزی کا تعلق ایکریمیا کی سیکرت ہجنسی سے ہے اور اگر میں ساتھ گیا تو پھر وہ میرے متعلق بھی جان جائے گا جبکہ اس سے پہلے میری اس سے بھی ملاقات نہیں ہوتی۔ میں تو صرف اس کے بارے میں سنتا رہا ہوں اور چونکہ یہ مشن ڈیزی کی ہجنسی کا نہیں ہے اس لئے لا محالہ اسے یہ بتانا پڑے گا کہ یہ مشن شوزرز کے ذمے لگایا گیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس آدمی کے سامنے میں اس انداز میں ظاہر ہو جاؤں کیونکہ کسی بھی وقت ہمیں اس کے خلاف لڑنا بھی پڑ سکتا ہے۔ راسن نے کہا۔

”تم اگر کہو تو میں رائز نگ شار کے چیف سے کہہ کر ڈیزی کو عارضی طور پر تمہارے ساتھ ایٹچ کر دوں۔ تم ڈیزی کو سمجھا دینا۔ وہ اہتمامی عقدمند عورت ہے اس لئے کوئی بے وقوفی نہیں کرے گی۔ یہ سب میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تمہارا وقت نج کے ورنہ دوسرا صورت میں تم سیدھے کافرستان چلے جاؤ اور اس سازش کو ٹریں کر کے ان کا خاتمہ کر دو۔ مجھے بہر حال کامیابی چاہئے۔ نارسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ آپ ڈیزی کو میرے ساتھ ایٹچ کر دیں کیونکہ

ڈیزی واقعی میری پاکیشیا اور کافرستان دونوں جگہوں پر بے حد مد دگار ہو سکتی ہے۔ وہ نہ صرف پاکیشیا میں ایکریمی سفارت خانے میں طویل عرصہ رہ چکی ہے بلکہ کافرستان میں بھی ایکریمی سفارت خانہ میں رہی ہے اس لئے نہ صرف وہاں دونوں ملکوں کے لوگوں کے بارے میں اسے علم ہو چکا ہے بلکہ وہ ان کی زبان بھی بول اور بھی سکتی ہے اور ویسے بھی میں اس کی صلاحیتوں کا دل سے قائل ہوں۔“ راسن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ ڈیزی تمہارے آفس پہنچ جائے گی۔“ نارسن نے کہا تو راسن اٹھا اور سلام کر کے تیز تیز قدم اخھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بچایا ہے اس میں سے آدھا تو مجھے دے دیں تاکہ میرا بھی بھلا ہو
جائے۔ یہاں پاکشیا میں تو ایسے ایوارڈ کبادی بھی نہیں لیتے۔
عمران نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس نے اپنے ذہن پر زور
دینا شروع کر دیا کہ یہ کس کی آواز ہے۔

”تم نے تو یہ بات اب کی ہے لیکن آکسفورڈ والوں نے اسے چیل
سے ہی سوچ لیا ہے اور یہی فنڈ لے کر تو میں پاکشیا آئی ہوں۔ بولو
تھارے فلیٹ پر آ جاؤں یا تم میرے ہوش آؤ گے۔“..... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں چھنائے
کے ساتھ ہی بھولنے والی کے بارے میں ساری تفصیل آگئی۔

”ارے اگر تم واقعی میرے لئے یہ سب کچھ آکسفورڈ والوں سے
لے کر آئی ہو تو مجھے چیل اطلاع کر دیتی۔ میں تمہارا استقبال ایئر
پورٹ پر کرتا۔ ویسے بھی جیفرے کی بیوہ ڈیزی کا مجھ پر حق ہے کہ میں
اس کا استقبال ایئر پورٹ پر کروں۔“..... عمران نے کہا۔

”تو تم نے مجھے بہچاں لیا ہے۔ میں نے اس لئے اپنا نام نہیں بتایا
لہاکر میں دیکھوں کہ تم مجھے بھول گئے ہو یا ابھی تک میں تمہیں یاد
ہوں۔“..... دوسری طرف سے ڈیزی نے بہتے ہوئے کہا۔
”تم بھولنے والی چیزی نہیں ہو۔“..... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے ڈیزی بے اختیار ہنس پڑی۔

”یہ بتاؤ کیا پروگرام ہے۔ میں آجاؤں یا تم آؤ گے۔ ویسے میرا
اک ساتھی بھی میرے ساتھ ہے اور ہم دونوں نے ابھی تک ناشتا

عمران لپٹنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتا کے بعد اخبارات کے مطالعہ
میں مصروف تھا کہ پاس پڑے، ہونے فون کی گھنٹی نجاح اٹھی اور عمران
نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“
عمران نے اخبار سے نظریں ہٹانے لیغیر کہا۔

”آکسفورڈ یونیورسٹی والے تمہیں ورلڈ چیلمنی ایوارڈ دینا چاہتے
ہیں کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے جتنی چیلمنی تم نے ان کی یونیورسٹی
کی کی ہے اتنی شایدی وہ کسی طور پر خود بھی نہ کر سکتے تھے۔“..... دوسری
طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چوٹک پڑا۔
بولنے والی غیر ملکی تھی اور اس کی آواز بھی اس کے ذہن میں موجود
تھی۔

”صرف ایوارڈ سے میرا کیا بھلا ہو گا۔ جتنا چیلمنی فنڈ انہوں نے

بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔ ذیزی نے کہا۔۔۔۔۔

”ارے یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ تم تعداد میں دو، ہو اور یہاں فلیٹ پر بھی میں اور میرا باوری ہم دو ہی ہیں۔۔۔۔۔ تم وہاں سے چار نالہتے پسک کر اک رہیں آ جاؤ۔۔۔۔۔ مل کر کر لیں گے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ذیزی کافی دیر تک ہنسی رہی۔۔۔۔۔

”مطلوب ہے کہ میں ہی اُوں تمہارے پاس۔۔۔۔۔ ذیزی نے کہا۔۔۔۔۔ ”چلو میں اکیلا آ جاتا ہوں تاکہ پر دیس میں تمہارا خرچہ کم ہو۔۔۔۔۔ ہماں ٹھہری ہوئی ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔ ”گرانڈ ہوٹل کمرہ نمبر تین سو آٹھ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔

”اوے کے۔۔۔۔۔ میں آہما ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اخبار کو بند کر کے میز پر رکھا اور پھر آٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔ بیاس تبدیل کر کے وہ باہر آیا اور سلیمان کو آواز دے کر وہ سیزھیاں ارتاتیجے پنج گیا۔۔۔۔۔ جلد لمبوں بعد اس کی کار تیزی سے ہوٹل گرانڈ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کا ذہن مسلسل اس ادھر بین کا شکار تھا کہ ذیزی یہاں کیوں آئی ہو گی۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ذیزی ایک بیبا کی ایک سیکٹ ہجنی رائزنگ ستار میں ہے لیکن اس ہجنسی کا دائرہ کاز تو ایک بیساٹک ہی محدود تھا اس لئے اسے ذیزی کے اس طرح یہاں اچانک آنے پر بھسپ محسوس ہو رہی تھی لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر کنڈھے جھٹک دیئے

کیونکہ اسے بہر حال اس بات کا تو یقین تھا کہ ذیزی کی یہاں پا کیشیا میں آمد کا جو بھی مقصد ہو گا وہ بہر حال پا کیشیا کے مفادات کے خلاف نہیں ہو سکتا ورنہ اول تو ذیزی یہ مشن ہی نہ لیتی اور اگر کسی وجہ سے لیتی تو وہ اس طرح عمران سے رابطہ نہ کرتی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار گرانڈ ہوٹل پنج گئی۔۔۔۔۔ کمرہ نمبر سے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کمرہ تیسری منزل پر ہو گا کیونکہ پڑے ہوٹلوں میں کمرہ نمبر کا ہمہلا مدد منزل کی نشاندہی کرتا ہے اور ذیزی نے اپنا کمرہ نمبر تین سو آٹھ پہنچا تھا۔۔۔۔۔ اس کا مطلب تھا کہ کمرہ تیسری منزل پر ہے لیکن عمران لٹٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے کاٹنٹر پر ہی رک گیا جہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے پھرے پر عمران کو دیکھ کر مسکرا ہٹ ابھر آئی تھی۔۔۔۔۔

”ارے تم کرامت یہاں۔۔۔۔۔ کب سے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کاٹنٹر کھڑے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔۔

”جتاب میں تو یہاں گزر شتہ ایک سال سے ہوں لیکن چونکہ میری ذیوٹی صح کو ہوتی ہے اس لئے ظاہر ہے آپ سے ملاقات نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”تمہارے والد صاحب کا کیا حال ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔۔۔۔۔

”وہ بالکل تھیک ہے اور ہر لمحے آپ کو دعائیں دیتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ نے انہیں آٹو میٹک وہیں چیز دلا کر انہیں ایک لحاظ سے نالگیں والا دی ہیں اور مجھے نوکری بھی آپ کی وجہ سے ملی ہے اس لئے ہمارا

تو پورا اگر ان آپ کے لئے دعا گو رہتا ہے۔۔۔ کرامت نے جواب دیا۔

"ارے۔۔۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ تم جسے پر خلوص لوگوں سے میرا راپٹہ ہو گیا۔۔۔ باقی وہ وہیل چیز چھوڑو۔۔۔ یہ معمولی چیزیں ہیں۔۔۔ بہرحال میرا سلام لپٹنے والا صاحب کو دے دینا۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ پھر رک گیا۔

"ارے پاں۔۔۔ یہ بتاؤ کہ مکہ نمبر تین سو آٹھ میں مس ڈیزی صاحب مقیم ہیں۔۔۔ مجھے انہوں نے فون کر کے بلایا ہے۔۔۔ وہ میری پرانی واقف کار ہیں لیکن وہ بتا رہی تھیں کہ ان کے ساتھ ان کا کوئی ساتھی بھی ہے۔۔۔ اس کا کیا نام ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو کرامت نے سائیڈ پر پزار جسٹر کھولا اور چیک کرنے لگا۔

"مسٹر ہمزی۔۔۔ ایکریمین ہیں۔۔۔ کار و بار کرتے ہیں۔۔۔ کرامت نے ایک خانے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ کب مہاں چینچ ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ابھی دو گھنٹے پہلے۔۔۔ کرامت نے جواب دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور لفٹ کی طرف پڑھتا چلا گیا۔۔۔ تھوڑی دریں بعد وہ کمرہ نمبر تین سو آٹھ کے دروازے کے سامنے موجود تھا۔۔۔ دروازے کی سائیڈ پر کارڈ پر ڈیزی کا نام درج تھا۔۔۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پر لیں کر دیا۔

"کون ہے۔۔۔ ڈور فون سے ڈیزی کی آواز سنائی دی۔۔۔

"علی عمران ایم ایس سی۔۔۔ ذی ایس سی (آکسن)۔۔۔ عمران نے اپنی عادت کے مطابق نام مع ذگریاں بتاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کنک کے ساتھ ہی دروازے کا لاک میکائی انداز میں کھل گیا تو عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو اندر موجود ایک درمیانی عمر کی عورت اور اس کے نوجوان ساتھی نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔۔۔ یہ عورت ڈیزی تھی جبکہ نوجوان یقیناً ہمزی تھا۔۔۔ ہمزی لمبے قد اور درمیانی نیکن ورزشی جسم کا مالک تھا۔۔۔ البتہ اس کے پھرے کی شخصیں بناؤٹ، فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک اس کی ذہانت اور مستعدی کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔

"مجھے علی عمران ایم ایس سی۔۔۔ ذی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں۔۔۔ کیوں کہتے ہیں اس کا مجھے آج تک علم نہیں ہو سکا۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو ڈیزی بے اختیار ہنس پڑی جبکہ نوجوان ہمزی بھی بھی مسکرا دیا۔

"یہ میرا ساتھی ہے ہمزی اور ہمزی یہ ہے وہ علی عمران جس کا ذکر کر کے میں نے جھمارے کان کھائے ہیں۔۔۔ ڈیزی نے دونوں کا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

"ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ آدم خور تو سناتھا لیکن یہ کان خور کیا کوئی نئی قسم ہے خوروں کی۔۔۔ عمران نے کہا تو وہ سب دوبارہ ہنس پڑے۔۔۔ ہمزی نے عمران سے باقاعدہ مصافحہ کیا جبکہ ڈیزی نے مصافحہ

کے لئے ہاتھ ہی نہ بڑھایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران خواتین سے مصالغہ نہیں کیا کرتا۔

"اب مجھے بتاؤ کہ کیا تم نے واقعی ابھی تک ناشتہ نہیں کیا۔ اگر ایسا ہے تو پھر فون اٹھا کر روم سروس والوں کو ناشتہ کا کہہ دو۔ ہم دونوں تو صحیح سیرے ناشتہ کر جکے ہیں۔"..... ذیزی نے کہا۔

"گرانڈ ہوٹ والوں کو کیا معلوم کہ ناشتہ کے کہتے ہیں۔ بس دو توں، ایک انڈا اور ایک کپ چائے کو ناشتہ کہہ کر ناشتہ کی بھی توہین کرتے ہیں اس لئے رہنے دو۔ صرف چائے منگو والو۔"..... عمران نے کہا تو ذیزی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تو کیا ناشتہ کسی اور چیز کا نام ہوتا ہے۔"..... ذیزی نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے ہاں ناشتہ علیحدہ چیزوں کا نام ہے جو تم زبانی بتانے سے نہ سمجھ سکو گی جب تک کہ ان کا ذائقہ نہ چکھ لو۔ اس لئے کل صبح کا ناشتہ میرے ذمے۔ عابد ہملوں کی دکان پر لے جا کر میں تمہیں ناشتہ کراؤ گا کہ باقی ساری عمر تم ناشتہ ہی تلاش کرنے میں گواردو گے۔"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ضرور چلیں گے۔"..... ذیزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر میں کے اور روم سروس کو چائے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ، همزی صاحب کیا گوئے ہیں۔"..... عمران نے کہا تو همزی بے اختیار چونک پڑا۔

"میں گوئا نہیں ہوں بلکہ آپ کو دیکھ کر سوچ رہا ہوں کہ ذیزی نے ایکریمیا سے یہاں تک پہنچنے کے دوران آپ کے مزاج، انداز لفظ اور کارناموں کی جو تفصیلات مجھے بتائی ہیں کیا وہ واقعی درست ہیں۔"..... همزی نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت طریقے پر بے اختیار اس پڑا۔

"یہ ذیزی اسی طرح بڑھ چڑھ کر بات کرنے کی عادی ہے۔ اس نے بے چارے جیفرے کو بھی ساری عمر اسی غلط فہمی میں لمحائے رکھا کہ وہ پرنس چارمنگ ہے حالانکہ وہ بے چارہ مجھے جیسا ہی تھا۔"..... عمران نے کہا تو ذیزی بے اختیار ہنس پڑی۔ تھوڑی دیر بعد چائے سرو کر دی گئی اور ان تینوں نے پیاپیاں اپنے اپنے سلمانے رکھ لیں۔

"عمران۔ تم نے یہ نہیں پوچھا کہ میں یہاں پاکیشیا کیوں آئیں۔"..... ذیزی نے چائے کی چیکی لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا پاکیشیا میں آنے کے لئے پہلے وجہ تلاش کی جاتی ہے۔"..... ایک ملک ہے یہاں کوئی بھی آسنا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"میں خصوصی طور پر یہاں تم سے چند معلومات لینے کے لئے آئیں اور مجھے یقین ہے کہ تم انکار نہیں کرو گے۔"..... ذیزی نے اعلیٰ سنجیدہ لجج میں کہا تو عمران چونک کراںے دیکھنے لگا۔

"کس قسم کی معلومات۔"..... عمران نے سنجیدہ لجج میں پوچھا۔

"تم نے ڈیگو شیا جیبرے پر ایکریمیا کے مرکزی دفاعی نظام کے

غلاف کافرستان اور رو سیاہ کی مشترک سازش کا سراج لگایا اور پھر پاکیشیانی حکام نے ایکریمین حکام کو اس سے مطلع کر دیا۔ انہوں نے اس سازش کے خاتمے کا مش میرے ذمے لگایا ہے۔ تم اس سے کہیں زیادہ جلتے ہو گے اور اگر تم مجھے یہ سب کچھ بتا دو تو ہمارے لئے اس سازش کو ختم کرنے میں بے حد سہولت ہو جائے گی۔” ذیزی نے کہا۔

”کیا تم رائزنگ سٹار چھوڑ چکی ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ کیوں۔“..... ذیزی نے چونک کر کہا۔

”اس لئے کہ رائزنگ سٹار کے دائیہ کار میں تو یہ مش آتا ہی نہیں ہے۔“..... عمران نے کہا۔

” تمہاری بات درست ہے لیکن چونکہ میں ہبھلے کافرستان میں کافی عرصہ رہ چکی ہوں اس لئے مجھے خصوصی طور پر رائزنگ سٹار کے چیف سے کہہ کر اس مشن پر بھیجا گیا ہے۔“..... ذیزی نے کہا۔

”لیکن کیا ایکریمین حکام کو اب تک یہ اطلاع نہیں مل سکی کہ کافرستان نے یہ مشن ڈرائپ کر دیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔“..... ذیزی نے بے اختیار الجھے ہوئے لجھ میں کہا۔ ہمزی کے پھرے پر بھی حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

” میں درست کہہ رہا ہوں۔ رو سیاہی حکام کے زور وینے پر کافرستان نے ڈیگوشیا جوئے پر ایکریمیا کے سٹریل دفاعی نظام کے

خاتمے کے لئے ایک خصوصی ٹیم تیار کرنے کا پلان بنایا تھا جس میں کافرستان سیکرٹ سروس، ملٹری انسٹی گیون اور دیگر ۶ جنسیوں کے پہنچ افراد کو شامل کیا گیا تھا۔ اس کا انچارج کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کا نمبر ٹو راج رام کو بنایا گیا۔ مجھے اس بارے میں اپنے ایک خاص آدمی سے اطلاع مل گئی۔ میں نے اس کی تفصیلات معلوم کیں اور اس کی رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو دی جس کی وجہ سے شاید سرکاری حکام کی طرف سے ایکریمیا کو یہ رپورٹ بھجوادی گئی لیکن اس دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو کافرستان میں اس کے فارن ایجنت نے اطلاع دی کہ کافرستان اور رو سیاہ کے درمیان اس مشن کے سلسلے میں سرکاری طور پر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور پھر یہ مشن ڈرائپ کر دیا گیا۔“..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاچ دینے کے لئے یہ سب کچھ کرو ہے اس۔“..... ذیزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

” نہیں۔ یہ اطلاع حتی ہے۔“..... عمران نے کہا تو ذیزی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ہمزی کے پھرے پر لجن کے تاثرات اباہا تھے۔

” اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں کافرستان جانے کی ضرورت نہیں ہے۔“..... ذیزی نے کہا۔

” سیر کرنے بے شک جاؤ۔ تفریخ کرو، گھومو پھر و لیکن جو بات

عمران نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار چونک پڑا۔
”نتیجہ۔ کیا نتیجہ۔۔۔۔۔ بلیک زیر و نے چونک کر کہا تو عمران نے
فیٹ پر ڈیزی دی کافون آنے سے لے کر ہوٹل گرانڈ میں ڈیزی اور ہمزی
سے ملاقات کی تفصیل بتا دی۔

”تو اس میں بھن کی کون سی بات ہے۔۔۔۔۔ نائزان نے واقعی یہ
اطلاع دی تھی کہ کافرستان نے یہ منصوبہ ڈرپ کر دیا ہے۔۔۔۔۔ ڈیزی
اور ہمزی بے شک کافرستان جا کر خود معلومات حاصل کر لیں۔۔۔۔۔
بلیک زیر و نے کہا۔

”مجھے بھن اس بات پر نہیں ہو رہی بلکہ اس بات پر ہو رہی ہے
کہ ایک بیانے ڈیگو شیا جیرے پر حفاظتی انتظامات کرنے کی بجائے
کہ اہر راست کیوں ٹیم بھیج دی ہے۔۔۔۔۔ اس طرح تو مشن مکمل نہیں ہو
سکتا۔۔۔۔۔ یہ لوگ وہاں جا کر اگر ایک ٹیم ختم بھی کر دیتے ہیں تو اس
کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔ دوسری ٹیم یہ مشن مکمل کر سکتی۔۔۔۔۔ حکومتیں اس
الدار میں تو مشن سے پہنچے نہیں ہٹا کر تیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
”آپ کا مطلب ہے کہ انہیں اس اطلاع پر یقین نہیں آیا اور وہ
اس کفرم کرنے آئے ہیں۔۔۔۔۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ انہیں یہ شک پڑا ہے کہ اصل سازش ہم کر
لیں ہیں لیکن نام کافرستان کا لے رہے ہیں اس لئے ڈیزی کو
اصولی طور پر میرے پاس بھیجا گیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب
لے کر کہا۔

درست تھی وہ میں نے تمہیں بتا دی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو
ڈیزی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا یہ سازش اس قدر اوپن تھی کہ پہلے آپ کو
اس بارے میں پوری تفصیل کا علم ہو گیا اور اب آپ کے چیف کے
فارم ایجنسٹ کو بھی اس بارے میں حتیٰ معلومات مل گئی ہیں۔۔۔۔۔
ہمزی نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ کافرستان والوں نے یہ سب کچھ کیا ہی اس لئے
ہو کہ ڈیزی اور آپ کافرستان کی سیر کے لئے آسکیں۔۔۔۔۔ عمران نے
جواب دیا تو ڈیزی بے اختیار بہنس پڑی۔

”چھوڑو ہمزی۔۔۔۔۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران جھوٹ نہیں بولتا
اس لئے ہم چیف کو اطلاع دے دیں گے۔۔۔۔۔ پھر جیسے چیف ہے گاویے
ہی کر لیا جائے گا۔۔۔۔۔ ڈیزی نے کہا تو ہمزی نے اثبات میں سرہلا
دیا۔ عمران کافی درستک وہاں بیٹھا گیں مارتا رہا۔۔۔۔۔ پھر ان سے اجازت
لے کر انہیں آیا لیکن واپس فیٹ پر جانے کی بجائے وہ دانش منزل پہنچ
گیا۔

”کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ کچھ الجھے ہوئے نظر آرہے
ہیں۔۔۔۔۔ سلام دعا کے بعد بلیک زیر و نے عمران سے مخاطب ہو کر
کہا۔

”تم نے میرے کہنے پر سلطان کو ڈیگو شیا جیرے کے بارے
میں جو اطلاع بھجوائی تھی اس کا نتیجہ سامنے آنا شروع ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

"ہاں۔ یہ بات درست ہے لیکن یہ تو کافی پرانی بات ہے۔ آپ کو اچانک یہ بات کسیے اور کیوں یاد آگئی ہے"..... دوسری طرف

نعمانی نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔
”ہمارے ایک بڑے شاعرنے کہا کہ کبھی کبھی پرانے قصوں کو اسی یاد کر لینا چاہتے اور آج میں ایک آدمی سے ملا ہوں تو مجھے تمہارا پرانا قصہ یاد آگیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ تم نے بتایا تھا کہ تمہارے اس دوست کا ایک کان دوسرے سے بڑا ہے جس کی وجہ سے تم اسے

بھی پھیرتے رہتے تھے“..... عمران نے کہا۔

آپ کی بات درست ہے۔ تو کیا راسن میہاں پا کیشیا آیا ہوا

نعمانی نے کہا۔

”ہاں۔ وہ ہوٹل گرائڈ میں کمرہ نمبر تین سو آنھ میں ایک خاتون اپنی کے ساتھ مقیم ہے لیکن اس نے اپنا نام راسن کی بجائے ہمزی رکھا ہوا ہے۔ تم میک اپ میں وہاں جاؤ اور اسے چیک کر کے مجھے بیہاد کیا واقعی یہ تمہارا وہی دوست ہے یا کوئی اور ہے“۔ عمران

لے کر کہا۔

لیکن آپ کو اس میں کیا کوئی خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے“۔

نعمانی نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”مجھے دلچسپی اس ذیزی سے ہے لیکن وہ اس میں دلچسپی لے رہی ہے اس طرف دلچسپی کی ایک نگوں تو بہر حال بن ہی گئی ہے“..... عمران

اوہ اب وہاں تو دوسری طرف نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

”جبکہ میرا خیال دوسرا ہے عمران صاحب“..... بلیک زیرونے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا“..... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ ان کے ذہن میں یہ بات ہے کہ آپ بہر حال اس سے زیادہ جانتے ہوں گے جتنا کہ آپ نے سرکاری طور پر بتایا ہے اور وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں گے۔“۔ بلیک زیرونے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بہر حال اب تو کافرستان بھی یہ مش ذراپ کر چکا ہے۔ اب تو معاملہ ہی ختم ہو گیا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”نعمانی بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نعمانی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرونکے ساتھی کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران نعمانی کو کال کر رہا ہے۔

”عمران بول رہا ہوں نعمانی۔ تم جب ملڑی اٹھیلی جنس میں تھ تو تم سرکاری طور پر ڈیگوشیا جنرے پر ایکریمیا سیکورٹی میں تربیت کے لئے دو ہفتے گزار چکے ہو اور تم نے کئی بار مجھے بھی بتایا ہے کہ وہاں تمہارا دوست راسن تھا جو ایکریمیا کی طرف سے تربیت حاصل کر رہا تھا۔“..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چکیک کر لوں گا۔ لیکن آپ کو کہاں روپورٹ دی جائے۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"وہ اس وقت لقیناً ڈائنسنگ ہال میں ہوں گے۔ تم ابھی روانہ ہو جاؤ۔ میں ایک گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کر لوں گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایرجنسی ہے۔ پھر ٹھیک ہے میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے نعمانی نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس چینکنگ سے آپ کا اصل مقصد کیا ہے۔۔۔ بلکی زورو نے حضرت بھرے بجے میں کہا۔

"تجھے اطلاع ملی تھی کہ راسن نام کا ایک اسجنت ایکریمیا کی ایک خفیہ ہجنسی نارسن میں بہت آگے جا رہا ہے۔ یہ ہجنسی یہودیوں کی حানی ہے بلکہ اس ہجنسی میں کام کرنے والے تمام افراد کثری ہو دی ہوتے ہیں اور راسن کی بھی وہی نشانی بتائی گئی تھی جو میں نے نعمانی کو بتائی ہے اور ڈیزی کے ساتھ جو ہتری موجود ہے اس میں بھی یہ نشانی موجود ہے۔ اگر تو یہ واقعی وہی راسن ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ نارسن کا اسجنت ہے اور نارسن کے حرکت میں آنے کا مطلب ہے کہ ڈیکھیا جنہیں پر ایکریمیا کا سڑک دفاعی نظام دراصل ایکریمیا کا دفاعی نظام نہیں ہے بلکہ اسراہیل کا دفاعی نظام ہے۔۔۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہے بھی ہی جیسا آپ کہہ رہے ہیں تو اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ بلکی زورو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ بظاہر تو ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر تم کہہ ائی میں سوچو تو معاملات وہ نہیں ہیں جو بتائے جائے ہیں۔ رو سیاہ یہودیوں کا دشمن نہیں ہے بلکہ دوست ہے۔۔۔ بے امار یہودی اسرائیل میں رو سیاہ سے نکل کر وہاں آباد ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ کافرستان کی بھی اسرائیل سے دوستی ہے اور خاصے کہرے تعلقات ہیں۔ اب رو سیاہ کا اس دفاعی نظام کے خلاف سازش کرنا کافرستان کی طرف سے اس سازش میں شریک ہونے پر آمادگی اور پھر اپنائک اس منصوبے کو ڈرپ کر دینے کا مطلب ہے کہ اپنی پاور کر دیا گیا ہو گا کہ یہ نظام ایکریمیا کے فائدے کا نہیں ہے بلکہ اسرائیل کے فائدے کا ہے اور یہ بات بہر حال پاکیشیا کے مقابد یہیں جاتی۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اگر ایسا تھا عمران صاحب تو پھر ہتری اور ڈیزی یہاں کیوں آئے ہیں کیونکہ انہیں تو سب کچھ معلوم ہو گا کہ منصوبہ ختم ہو چکا ہے۔ کیونکہ نارسن کو تو بہر حال علم ہو گیا ہو گا کہ کافرستان اور رو سیاہ کو اور گردیا گیا ہے کہ یہ منصوبہ اسرائیل کے کاڑ پر کام کر رہا ہے۔۔۔ بلکی زورو نے کہا۔

"تمہاری بات بھی ٹھیک ہے۔ بہر حال معاملات میں کوئی نہ کوئی گروپ ضرور ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ایک گھنٹے سے بھی

زیادہ دیر تک اس معاملے کے مختلف اینگلز پر بات چیت کرتے رہے لیکن کوئی حقیقی نتیجہ سامنے نہ آسکا تو عمران نے ایک گھنٹے بعد رسیور انھیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔
”نعمانی بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد نعمانی کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے تمہاری“..... عمران نے کہا۔

”وہ سو فیصد راسن ہے عمران صاحب۔ میں اسے ہست اچھی طرح پہچانتا ہوں“..... دوسری طرف سے نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں نے یہی تصدیق کرانی تھی“۔ عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ یہ راسن ان دونوں ہماں کام کر رہا ہے اور کس چکر میں یہاں آیا ہے“..... نعمانی نے کہا۔

”راسن ایکریمیا کی ایک تہودی ہبجنی سمارسن کا بڑا نامور انجمنت ہے۔ اس کے ساتھ جو غورت ہے اس کا نام ذیروی ہے اور یہ میرے ایک گھرے دوست کی بیوی ہے۔ یہ بھی ایکریمین انجمنت ہے اور رائزنگ سٹار نامی ہبجنی سے متعلق ہے اور یہ دونوں مجھ سے ملنے آئے ہوئے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”آپ سے ملنے۔ کیا مطلب۔ کیا آپ نے ہبجنوں کا کوئی تربیتی

سکول کھول لیا ہے۔“..... نعمانی نے بے ساختہ کہا تو عمران اپنی بادت کے بخلاف بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

”تمہارا مطلب ہے تعلیم بالغان کی طرز کا تعلیم ہبجنشان سفر“۔
عمران نے ہنسنے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نعمانی بھی ہنس پڑا۔

”آپ نے خود ہی بات کی ہے کہ مختلف ہبجنسیوں کے انجمنت آپ سے ملنے آئے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا“..... نعمانی نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پوری تفصیل بتانا پڑے گی“۔

عمران نے کہا اور پھر اس نے غصہ طور پر ڈیگوشیا جیسے پر واقع الہبیا کے سٹریل دفاعی نظام اور رو سیاہ اور کافرستان کی مشترکہ سالی سے لے کر اس بارے میں ایکریمیا کو اطلاع بھجوانے اور پھر اس سلسلے میں ذیروی اور راسن کے آنے اور اس منصوبے کے ڈر اپ اعلیٰ کے پارے میں بتا دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ کبھی ڈیگوشیا کرنے لگے ہیں“..... نعمانی نے پہچاہا تو عمران پونک پڑا۔

”ہیں۔ گیوں“..... عمران نے پونک کر پوچھا۔

”یہ ملٹری انسٹی یونس کی ریزینگ کے دوران وہاں کچھ عرصہ رہا۔“..... دفاعی نظام ایکریمیا کے میراں اڑوں کے تحفظ کے لئے بھی ہے۔ ملکہ دراصل یہ اسرائیل کے تحفظ کے لئے قائم کیا گیا ہے۔
اسرا ایل پر کسی بھی طرف سے جملے کی صورت میں یہ دفاعی نظام اس لگدہ کو روک لے گا۔ اس طرح اسرائیل پر حملہ ناممکن ہو چکا ہے۔

اسرائیل کے خلاف نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ دونوں مسلم دشمن ممالک ایں اور اسرائیل سے بڑا مسلم دشمن ملک اور کون ہو سکتا ہے۔ نعمانی نے کہا۔

”تم تھیک کہہ رہے ہو۔ بہر حال چونکہ یہ ہمارا مستند نہیں ہے اس لئے ہمیں اس میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ بہر حال جھمara ملک ہے..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا۔“

نعمانی نے جو بات کی ہے اگر ایسا ہی ہے تو پھر کیوں نہ سیکرٹ سروس اس نظام کو ختم کر دے تاکہ اسرائیل کا خاتمه ہو سکے۔ ملک زیر و نے کہا۔

”نہیں۔ ہم از خود یہ کارروائی نہیں کر سکتے۔ اس طرح ایکریمیا کے ساتھ ہمارے تعلقات خاصے خراب ہو جائیں گے اور ہمیں معلوم تو ہے کہ اس وقت دنیا کی واحد سپرپاؤر ایکریمیا ہی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ گا سپرپاؤر۔ لیکن بہر حال وہ مسلم ملک تو نہیں ہے۔ اسرائیل کا ہی حامی ہے۔“..... بلیک زیر و نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”لصیک ہے۔ میں سرسلطان سے بات کر دوں گا۔ اگر انہوں نے اس پارے میں کوئی اعتراض نہ کیا تو پھر سوچیں گے کہ تمہیں کو اگر ہم اگبھا جائے یا نہیں۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اہم ترین سربراہ دیا۔

اور اسی وجہ سے اسرائیل آج تک ہر قسم کے جملوں سے محفوظ ہے۔ آپ کو یقیناً معلوم ہوا گا کہ جب ایکریمیا نے ایک مسلم ملک آرائی کے خلاف حملہ کیا تھا تو آرائی نے اسرائیل پر حمد کرنے کی دلکشی دی تھی اور پھر اس نے واقعی اسرائیل پر اہمی طاقتور میراٹلوں سے حملہ کر دیا لیکن اس مغلے کو اس ڈیکوشا کے دفاعی نظام کی مدد سے روک دیا گیا تھا ورنہ تو اسرائیل کا وجود تک صفحہ ہستی سے مت بھاتا۔..... نعمانی نے کہا تو عمران کے پھرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے سیاست سے چونکہ سرے سے دلچسپی ہی نہ تھی اس لئے اسے اس بارے میں اس قدر گہرائی میں معلوم ہی نہیں تھا۔“ یہ بات تم نے کیسے اور کہاں سے معلوم کی ہے۔“..... عمران نے اس پار سخنیوں لجھے میں کہا۔

”اس بارے میں ایک خفیہ رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ وہ میں نے پڑھی تھی۔..... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔“ اوہ۔ تو اس وجہ سے ثارسن حركت میں آگئی ہے۔ انہیں شاید یقین ہی نہیں آہتا تھا کہ کوئی غیر مسلم ملک بھی اس کے خلاف کام کر سکتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”جبکہ میرا خیال ہے عمران صاحب کہ جب کافرستان اور روسیا کو معلوم ہوا ہو گا کہ ڈیکوشا دفاعی نظام تباہ کر دینے سے اسرائیل کا خاتمه ہو سکتا ہے تو انہوں نے خود ہی یہ منصوبہ ڈراپ کر دیا ہوا گا کیونکہ روسیا اور کافرستان دونوں ایکریمیا کے خلاف تو ہو سکتے ہیں۔“

کہا۔

"تم اسے نہیں جانتے راسن جبکہ میں جانتی ہوں۔ یہ درست ہے کہ یہ حد درجہ شاطر ذہن کا مالک ہے لیکن بہر حال یہ جھوٹ نہیں ہے لیکن اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ درست ہے۔"..... ذیزی نے کہا۔

"تو پھر مجھے چیف سے بات کرنا ہو گی"..... راسن نے کہا۔
"ہاں۔ بالکل کرو"..... ذیزی نے کہا تو راسن نے سامنے پڑے اور فون کے نچلے حصے میں موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے رسپور انکو ایسا اور انکو اتری کا نمبر پریس کر دیا۔ بٹن بنتے سے فون کا ٹھانٹ اور میل ایکس چینگ سے ختم ہو گیا تھا اور اس سے ڈائریکٹ کال کی ہما سکتی تھی۔

"انکو اتری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
اوی۔

"ہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور پھر ولنگن کا رابطہ نمبر بتا دیں"..... راسن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیتے گئے تو راسن نے کریٹل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

"راسن بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف ٹارسن
کی آواز سنائی دی۔

"اکہیا یا۔۔۔ راسن بول رہا ہوں"..... راسن نے کہا۔

"اب ہمیں کافرستان جانا ہو گا"..... راسن نے ذیزی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ ڈائیٹنگ روم سے کھانا کھا کر ابھی کمرے میں واپس آئے ہی تھے۔

"کافرستان۔ کیوں"..... ذیزی نے چونک کر کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ عمران نے غلط بیانی کی ہو۔ ہمیں بہر حال کنفرم تو کرنا ہی ہے"..... راسن نے کہا۔

"اوہ نہیں راسن۔ عمران جھوٹ نہیں بولتا اور پھر اسے غلط بیانی کی ضرورت بھی کیا تھی۔ اس نے خود ہی تو اطلاع دی تھی۔ اگر اسے غلط بیانی کی ضرورت ہوتی تو وہ اطلاع ہی کیوں دیتا۔"..... ذیزی نے کہا۔

"یہ اہتمائی شاطر اور عیار آدمی ہے ذیزی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اس پر اس حد تک اعتماد نہیں کرنا چاہئے"..... راسن نے

"آپ کی بات درست ہے۔ مجھے واقعی بے حد مایوسی ہوئی ہے
وکلہ کام کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ نہ بہاں پاکیشیا میں اور نہ
افغانستان میں"..... راسن نے جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ ذیزی
باہل یعنی ہوئی ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت
میں معروف تھی۔ لاڈر کا بہن آن ہونے کی وجہ سے نارسن کی

اور اسی ذیزی اس کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

میرے پاس ایک کام ہے تو ہی لیکن وہ تمہارے شینڈرڈ کا
ہیں ہے۔ یہ کام تو عام سا کوئی استجتنب بھی کر سکتا ہے۔"..... دوسری
طرف سے نارسن نے کہا تو راسن اور ذیزی دونوں بے اختیار چونک

کہا۔

کون سا کام بس"..... راسن نے چونک کر کہا۔

اگر یہاں میں ہی اسرائیلی اور ایکریمین ساتھ دان مل کر ایک
اس ستم کا اضافہ کرنے میں معروف ہیں۔ اس ستم کو
اور دوسرے ستم کا نام دیا گیا ہے۔ اس ستم کے تحت اسرائیل اور
کارروائی کا شارٹ ہونے والے جدید ترین شارٹ میراں کو بھی فضائیں ہی
کہا سکتا ہے حالانکہ شارٹ میراں ایسا میراں ہے جسے کسی
کوئی فلماں میں جگہ نہیں کیا جاسکتا لیکن اس ستم کے تحت
کہا کہا سکتا ہے۔"..... نارسن نے کہا۔

"تو اس میں کام کیا ہے"..... راسن نے حریت بھرے لجے

"ہاں۔ کیا روپورث ہے"..... نارسن نے چونک کر پوچھا تو
راسن نے عمران سے ہونے والی ملاقات اور پھر اس سے ملاقات کے
دوران ہونے والی بات چیت کی تفصیل اور اس کے ساتھ ہی ذیزی
کی بات تفصیل سے بات دی۔

"ذیزی درست ہے رہی ہے۔ عمران کو جھوٹ بولنے کی عادت
نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایکریمین حکام کو اسرائیل سے بھی
پورث ملی ہے کہ اسرائیلی حکام کو بھی اطلاع مل گئی ہے کہ روسیا
اور کافرستان ذیگوشیا کے سنزل دفاعی نظام کے خلاف کوئی سازش کر
رہے ہیں۔ اسرائیلی حکام نے روسیا اور کافرستان دونوں ممالک کے
حکام سے اخذ درابطہ کیا اور انہیں بتایا کہ یہ نظام دراصل اسرائیل
کے تحفظ کے لئے ہے تو دونوں ممالک نے انہیں بتایا کہ انہیں اس
کا علم نہیں تھا اس لئے اب وہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں
کریں گے اس طرح یہ منصوبہ ڈرال کر دیا گیا جبکہ ظاہر یہی کیا گی
ہو گا کہ روسیا اور کافرستان کے درمیان اختلافات کی وجہ سے
منصوبہ ڈرال ہوا ہے تاکہ اسرائیل والی بات خفیہ رہ سکے۔"..... نارسن
نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر تو واقعی ہمیں واپس آ جانا چاہیے کیونکہ سارا معاملہ ہی ختم ہو
گیا ہے"..... راسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بھج بتا رہا ہے کہ تمہیں مایوسی ہوئی ہے"..... دوسری
طرف سے نارسن نے مسکراتے ہوئے بھج میں کہا۔

”ایکریمین لیبارٹری جس میں اس لارج ویو سسٹم پر بنیادی کہو ہے اس لیبارٹری میں ایک پاکیشیانی سائنس دان سلطان عالم بھی کام کرتا تھا۔ وہ اچانک غائب ہو گیا تو اس کی اہتمائی دیر پیمانے پر تلاش کی گئی لیکن وہ نہ مل سکا تو پاکیشیا میں ایکریمین امجنٹ کو ناسک دیا گیا کہ وہ معلوم کرے کہ کہیں یہ سلطان عالم پاکیشیا تو نہیں پہنچ گیا لیکن پھر بھی اسے ٹریس نہیں کیا جا سکا لیکن ایکریمیا کو اطلاع ملی ہے کہ شوگران اور پاکیشیا مل کر لارج ویو سسٹم پر کام کرنے والے ہیں۔ یقیناً اس کا فارمولہ سلطان عالم ساختے گیا ہو گا۔ اگر یہ سسٹم تیار ہو کر پاکیشیا اور شوگران میں نصب ہو گیا تو دونوں حمالک کا دفاع ایک لحاظ سے ناقابل تخریب ہو جائے گا اور ایکریمیا اور اسرائیل ایسا نہیں چلتے سچتائچہ ایکریمین امجنٹوں کو فوری طور پر یہ ناسک دیا گیا کہ وہ شوگران سے یہ معلوم کریں کہ سلطان عالم کہاں ہے۔ سچتائچہ وہاں سے یہ معلومات ملی ہیں کہ سلطان عالم پاکیشیا میں ہے اور وہاں کے دارالحکومت کے کسی نواحی قبصے جسے جہانگیر آباد کہا جاتا ہے وہاں کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے۔ ایکریمین امجنٹوں نے جہانگیر آباد میں پوری کوشش کر لی ہے لیکن وہ نہ اس خفیہ لیبارٹری تک پہنچ سکے اور نہ ہی سلطان عالم تک۔..... نارسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کام کیا ہے۔ کیا اس سلطان عالم کو ٹریس کر کے انزوں کرنا ہے۔..... راسن نے کہا۔

”اغوا نہیں کرنا بلکہ اسے ٹریس کر کے ہلاک کرنا ہے اور اس کے کو خدائی کرنا ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ وہ اس فارمولے اپنی اس خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے اور جیسے ہی اس کا کام اکٹھا ہو گا تو وہ اسے حکومت پاکیشیا کے حوالے کر دے گا اور پھر حکومت پاکیشیا اور حکومت شوگران مل کر اس پر سرکاری طور پر کام اپنے گے اس لئے اگر اس سلطان عالم کو ہلاک کر دیا جائے اور اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے تو لارج ویو سسٹم پاکیشیا اور اس میں سے محفوظ ہو جائے گا کیونکہ سلطان عالم کے علاوہ اور کوئی اس وان پاکیشیا یا شوگران کے پاس نہیں ہے جو لارج ویو سسٹم کے میں بنیادی باتیں جانتا ہو۔..... نارسن نے کہا۔

”لیکہ ہے۔ ہم یہ کام کریں گے۔ میں اور ذیری - نہ ہونے سے عال کہاں ہوتا ہے۔..... راسن نے جواب دیا۔

”عال رکھنا۔ تم عمران سے مل چکے ہو اور عمران عفریت ہے۔..... رکھا۔ اس طرف سے چونکا ہو گیا ہو گا اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اس کا فرستان چلے جاؤ اور پھر وہاں سے نئے کاغذات اور نئے میک اسے دیں۔ اپس پاکیشیا اکری یہ کام کرو ورنہ مجھے یقین ہے کہ تم دونوں کو کوئی اولادی ہو رہی ہو گی اور جیسے ہی تم حركت میں آئے عمران اور سکٹ سروس نے تمہارے خلاف گھیرا ستگ کر لینا راسن نے کہا۔

”لیکہ ہے۔ جیسے آپ کہیں۔..... راسن نے کہا۔

"ایسا ہی کرو جیسا میں نے کہا ہے۔ پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے گا اور سنو۔ دارالحکومت میں ایک کلب ہے جسے ہارڈ کلب کہا جاتا ہے۔ اس کا تینگرنا کوس ہے۔ وہ نارسن کا خاص اجنبیت ہے۔ میں اسے فون کر دوں گا تم اسے نارسن کے شاخی نشان تو کلر کا حوالہ دے کر مل سکتے ہو۔ وہ اس تلاش میں چہاری مدد کر سکتا ہے۔"..... نارسن نے کہا۔

"میں بس۔"..... راسن نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا تو راسن نے رسیور رکھ دیا۔

"چلو کوئی کام تو ملا۔"..... راسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہبھاں آنے کا کوئی فائدہ تو ہو گا۔ بہر حال اب ہم نے کافرستان جاتا ہے۔"..... ڈیزی نے کہا تو راسن نے اثبات میں سرہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ساتھی رسالہ گما اور وہ بڑے ایزی مودہ میں بیٹھا رہا۔ کے مطالعہ میں صروف تھا۔ سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا، ہوا تھا کہ کال بیل کی اواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اس وقت کون آگیا ہے۔"..... عمران نے رسالہ میز پر رکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے نیاز اور ابھر آئے تھے اور پھر وہ انٹھا اور تیز تیز قدم انٹھاتا۔ بیردی دوروالے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے۔"..... عمران نے عادت کے مطابق اونچی آواز میں

کہا۔

"میں نعمانی ہوں عمران صاحب۔"..... دوسری طرف سے نعمانی کی الی اواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ عمران نے

کنڈی ہٹانی اور دروازہ کھول دیا۔

”کیا ہوا۔ کیا سلیمان فلیٹ میں موجود نہیں ہے۔..... سلام دعا کے بعد نعمانی نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ شاپنگ کرنے مارکیٹ گیا ہے۔ ویسے بھی اس کی

شاپنگ کا اپنا انداز ہے اس لئے چار پانچ گھنٹوں سے پہلے اس کی واپسی ممکن ہی نہیں ہے۔..... عمران نے دروازہ بند کر کے واپس سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ آپ دو تو ہیں۔ پھر اتنی شاپنگ۔ کیا پورے علاقے کے لئے سلیمان کھانا پکاتا ہے۔..... نعمانی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ بات نہیں۔ وہ ٹرکوں پر لاد کر شاپنگ کامال نہیں لاتا۔ دو چار شاپر ہی اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ چہلے بازار میں جاتا ہے اور ایک دکان سے بازار کے آخر تک ہر دکان سے بھاؤ معلوم کرتا ہے۔ مال چھیک کرتا ہے پھر دوسرا بazaar کا رخ کرتا ہے۔ پھر تیسرا کا اور اس طرح اس کی شاپنگ مسلسل چلتی رہتی ہے اور آخر میں وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی چیز کہاں سے غریدی جائے اور کون سی کہاں سے۔..... عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

”پھر تو سلیمان بڑی جان ماری کرتا ہے شاپنگ کرنے میں۔ تحکم جاتا ہو گا۔..... نعمانی نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”اس کا کہنا ہے کہ بزرگوں کی باتوں پر عمل کرنے والا فائدے میں رہتا ہے اور بزرگوں کا قول ہے کہ شاپنگ اس انداز میں کی جائے کہ بھاؤ تاؤ کرتے کرتے خریدار کے ماتھے پر بھی سپینے آجائے اور دکاندار کا تو پورا جسم سپینے میں ڈوب جائے۔..... عمران نے واپس دیا تو نعمانی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”بہت خوب۔ پھر تو دکاندار سلیمان کی شکل دیکھتے ہی جو تیار پہن کر بھاگ کھڑے ہوتے ہوں گے۔..... نعمانی نے کہا تو عمران ہس پڑا۔

”پھر بھی سلیمان فائدے میں ہی رہے گا۔ جو تیار بھی آج کل ہتھ ملکی ہو چکی ہیں۔..... عمران نے ہنسنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”ارے۔ ارے۔ آپ کہاں چل دیئے۔ بیٹھیں۔ میں آپ سے ایک ضروری بات کرنے آیا ہوں۔..... نعمانی نے کہا۔

”سلیمان کی فوری آمد کا تو سکوپ نہیں ہے اس لئے میں خود ہی ہمارے لئے چائے وغیرہ بنالاتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”ارے نہیں۔ بیٹھیں۔ میں ابھی چائے پی کر آیا ہوں اور ویسے ہی میں چائے پینے کا عادی نہیں ہوں۔ میں نے آپ سے بات کرنی کی کہ آپ نے تو بتایا تھا کہ راسن اور ڈیری کافرستان چلے گئے ایں۔..... نعمانی نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہٹھ بک پڑا۔

"ہاں۔ صدر اس وقت تک ایئرپورٹ پر رہا تھا جب تک ان جہاز فلائی نہیں کر گیا تھا۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"..... عمران نے کہا۔ "میں ابھی ایئرپورٹ سے ہی آ رہا ہوں۔ میں ہاں ایک دوست کو ایکریمیا جانے کے لئے سی آف کرنے گیا تھا اور ہاں راسن اور ڈیزی دونوں موجود تھے اور وہ دونوں بھی اسی فلاٹ کے ذریعے ایکریمیا گے ہیں"..... نعمانی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ "راسن اور ڈیزی کیا اصل شکلوں میں تھے"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ راسن بھی میک اپ میں تھا اور ڈیزی بھی۔ لیکن راسن کو میں نے اس کے کان کی مخصوص نشانی سے چھاپ لیا۔ پھر اس کا قدو مقامت بھی سامنے آگیا۔ اس کے ساتھ جو عورت تھی اس کا پھرہ تو بدلا ہوا تھا لیکن قدو مقامت، انداز اور آواز وہی تھی ڈیزی جیسی۔" نعمانی نے کہا۔

"تو اس میں کیا خاص بات ہے۔ وہ کافرستان سے واپس پا کیشیا آئے ہوں گے اور اب پا کیشیا سے ایکریمیا چلے گئے"..... عمران نے جواب دیا۔

"اب خاص بات بھی بتاؤں"..... نعمانی نے سکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"مطلوب ہے کہ خاص بات تم نے اب تک چھپا رکھی تھی۔" عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ خاص بات یہ ہے کہ آپ کا نام سن کر ہی میں ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ ورنہ شاید متوجہ نہ ہوتا کیونکہ میرے تو ڈین میں بھی نہیں تھا کہ وہ یہاں موجود ہو سکتے ہیں۔ میرا دوست تک اسے کرانے گیا ہوا تھا اور میں اس کے انتظار میں کھڑا تھا کہ آپ کا نام میرے کانوں میں پڑا تو میں نے چونک کر مڑ کر دیکھا اور پھر میں ہاں گیا کہ آپ کا نام لیئے وابی ڈیزی ہے اور اس کے ساتھ موجود مرد اس ہے۔ بہر حال میں نے انہیں شک نہیں ہونے دیا۔ ڈیزی راسن سے کہہ رہی تھی کہ اگر عمران کو علم ہو جاتا تو شاید ہم اتنی اسالی سے اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکتے جس پر راسن نے جواب دیا کہ اگر ہو بھی جاتا تو عمران کیا کر لیتا اور ڈیزی نے کہا کہ شاید ہم اسی انسانی سے یہاں سے نکلنے سکتے۔ اس دوران فلاٹ کا اعلان ہو گیا اور پھر میرا دوست بھی آگیا اور وہ دونوں بھی اٹھ کر لاڈنگ میں چلے گے۔"..... نعمانی نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"تو وہ یہاں کوئی خاص مشن مکمل کر کے گئے ہیں"..... عمران اپنے اہتمامی سخنیدہ لمحے میں کہا۔

"ان کی لفتگو سے تو بھی معلوم ہوتا تھا۔ اسی لئے تو میں ایئرپورٹ سے سیدھا یہاں آیا ہوں تاکہ آپ سے معلوم کر سکوں کہ وہ ملن کیا ہو سکتا ہے"..... نعمانی نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ بہر حال اب معلوم کرنا پڑے گا۔" رامان نے کہا۔

”کیسے معلوم کریں گے۔“ نعمانی نے چونکہ کہ حیرت بھرے
لجھ میں کہا۔

”ان دونوں کے حلینے کیا تھے۔“..... عمران نے اس کے سوال کا
جواب دینے کی بجائے اتنا سوال کر دیا تو نعمانی نے تفصیل سے حلینے
 بتا دیئے۔

”چیف سے بات کرنا پڑے گی۔ چیف ایکریمیا میں اپنے فارن
اہجنس کو والٹ کر سکتا ہے جو ایرپورٹ سے ہی ان دونوں کی
نگرانی کریں گے اور ظاہر ہے یہ لوگ نارسن کے چیف کو اپنے مشن
کی رپورٹ دیں گے تو اصل بات سامنے آجائے گی۔ دوسرا کام یہاں
بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں لازماً کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوں گے۔
ان کی سرگرمیوں کے باارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی
ہیں۔“..... عمران نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سرپلا دیا اور عمران
نے رسیور اٹھایا اور چہلے لاڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر داش مزمل کے
نمبر ڈائل کر دیئے۔

”ایکسٹو۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی
دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں جتاب۔ اپنے فلیٹ سے۔ نعمانی یہاں
آیا ہے اور اس نے ایک خاص بات بتائی ہے۔“..... عمران نے
مودباد لجھ میں کہا۔

”تجھید مت باندھا کرو۔ اصل بات بتاؤ۔“..... چیف کا لجھ بے

”سرد ہو گیا تھا۔“

”جتاب۔ مرج مصالح کے بغیر چخارہ پورا نہیں ہوتا اس لئے
بھی کے بغیر اصل بات کا لطف ہی نہیں آ سکتا۔“..... عمران کی زبان
واقعی رواں ہو گئی۔

”وقت مت ضائع کرو ورنہ سخت سزا دوں گا۔“..... دوسری طرف
کہا گیا۔

”وہ۔ وہ جتاب آپ کی ڈائنٹ سے اصل بات تو بھول ہی گیا۔
آپ انتظار کریں۔ میں نعمانی سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔“..... عمران
بسلا کہاں آسانی سے قابو آنے والا تھا۔

”نعمانی کو رسیور دو اور تم بیٹھے سوچتے رہو۔“..... چیف نے
اہتاً غصیل لجھ میں کہا تو نعمانی نے جلدی سے خود ہی عمران کے
بااثر سے رسیور جھٹ لیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران نے باز نہیں آتا
اور چیف کا غصہ بڑھتا ٹلے جانا ہے اور پھر نجانے کیا ہو جائے۔

”جتاب میں نعمانی بول رہا ہوں۔“..... نعمانی نے کہا اور اس کے
سا� ہی اس نے وہی باتیں دوہرہ دیں جو اس نے عمران کو بتائی
تھیں۔ ساتھ ہی اس نے دونوں کے حلینے بھی بتا دیئے۔

”تمہیں عمران کی بجائے جو یا کو اطلاع دیتی چاہئے تھی تاکہ جو یا
چھپے کاں کرتی۔“..... چیف نے سخت لجھ میں کہا۔

”جتاب۔ کوئی مشن تو سامنے تھا ہی نہیں اس لئے میں نے سوچا
کہ عمران صاحب سے بات کی جائے۔“..... نعمانی نے محذرت

”پھرپی لیں گے۔ اللہ حافظ“..... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا
اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی اٹھ کر اس کے
پیسے آیا اور پھر نعمانی کے باہر جانے کے بعد عمران نے دروازہ بند کیا
اور پھر واپس آکر اس نے رسیور انٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر
اپنے۔

”ایکسٹو“..... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں بلیک نیرو“..... عمران نے سنجیدہ لمحے
میں کہا۔

”کیا نعمانی چلا گیا ہے“..... دوسری طرف سے بلیک نیرو نے
اس بار اپنے اصل لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ نعمانی چلا گیا ہے۔ لیکن نعمانی نے اہم بات کی ہے کہ یہ
اوگ اہتمائی خطرناک اور تربیت یافتہ ابجنت ہیں اس لئے اگر انہوں
نے ہبھاں کوئی مشن مکمل کیا ہے تو لازماً وہ اہم مشن ہو گا۔“ - عمران
نے کہا۔

”اگر آپ کہیں تو میں فارن ابجنت کو کہہ دوں کہ وہ ہبھاں ایز
پورٹ سے انہیں اعزما کر کے ان سے تفصیلات معلوم کر لے۔“
بلیک نیرو نے کہا۔

”نہیں۔ یہ فارن ۶ بھنوں کے بس کے نہیں ہیں۔ اثنا فارن
ابجنت سامنے آجائیں گے۔ انہیں کہو کہ وہ نارسن کلب کے ٹینجر
نارسن کو چیک کریں۔ اس کافون وغیرہ میپ کر لیں۔ یہ دونوں

خواہاں لمحے میں کہا۔

”اوکے۔ میں فارن ابجنت کے ذمے نگاریتا ہوں۔ وہ ہبھاں سے
رپورٹ حاصل کر لیں گے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نعمانی نے رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ کسی روز چیف آپ کو گولی مارنے کا حکم دے
دے گا اور ہمیں مجبوراً اس کے حکم کی تعمیل کرنا پڑے گی اس لئے
آپ چیف کو اس قدر زخم کیا کریں۔“..... نعمانی نے رسیور رکھ کر
کہا۔

”اے۔ اے۔ کیا مطلب۔ کیا تم واقعی چیف کے حکم پر مجھے
گولی مار دو گے۔“..... عمران نے ایسے آنکھیں چھاڑاتے ہوئے کہا جیسے
اسے نعمانی کی بات پر یقین ہی نہ آرہا ہو۔

”آپ اسی بات کر رہے ہیں۔ اگر چیف حکم دے دے کہ میں
اپنے آپ کو گولی ماروں تو میں ایسا لازماً کر گزر دوں گا۔“..... نعمانی
نے کہا تو عمران نے اس طرح آنکھیں چھاڑیں جیسے وہ اہتمائی حرمت
میں بستا ہو۔

”حرمت ہے۔ اس قدر تابداری۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اے ہی
ذہنی غلامی کہتے ہیں۔“..... عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔
”اب مجھے اجازت دیں۔“..... نعمانی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اے۔ یہ ٹھو۔ سلیمان آجائے تو تمہیں چائے بناؤ کر دے گا۔“
عمران نے کہا۔

لازمیا تو اسے فون کریں گے یا پھر خود جا کر رپورٹ دیں گے۔ اصل مشن ہمہاں مکمل ہوا ہے اس لئے ہمیں ہمہاں تیزرفتاری سے کام کرنا ہے۔ عمران نے کہا۔

”ہمہاں کہیے کام ہو گا۔“..... بلیک زیر دنے کہا۔

”یہ دونوں اسی ہوٹل کی کار میں ایئرپورٹ گئے ہوں گے جہاں یہ رہائش پذیر ہوں گے۔ میں نائیگر کو ان کے جیلنے بتا کر ایئرپورٹ بھیجا ہوں۔ وہ وہاں سے ان کے نام بھی معلوم کر لے گا اور ان کی رہائش کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لے گا۔ اس کے بعد ہی بات آگے بڑھے گی۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹیم کی ڈیوٹی نہ لگا دوں کہ وہ تمام ہوٹلوں میں چینگ کریں۔“..... بلیک زیر دنے کہا۔

”نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ نائیگر ایسے معاملات میں بے حد تیز ہے۔ وہ بہت جلد اصل جگہ تک پہنچ جائے گا۔ تم فارن ایجنٹس سے رپورٹ لے کر مجھے فون کرنا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈٹ پر رکھا اور اٹھ کر الماری میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر اس نے نائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ نائیگر سے رابطہ ہونے پر اس نے نائیگر کو دونوں جیلنے بتا کر اسے تفصیل سے ہدایات دیں اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ نائیگر جلد از جلد معلومات حاصل کر لے گا اس لئے اس نے اطمینان بھرے انداز میں ساتھی رسالہ دوبارہ اٹھایا اور

اس پر اتنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان واپس آگیا اور عمران کے پاس نے چائے کی پیالی بناؤ کر عمران کے سامنے رکھ دی اور پھر لاموٹی سے واپس چلا گیا۔ عمران رسالہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہائے پیٹا رہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے رسالہ ختم کر کے اسے پور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس پر اٹھایا۔

”علی ہمارا بول رہا ہوں۔“..... عمران نے سپاٹ لجج میں کہا۔
”مالک بول رہا ہوں باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ہمارے دو ہزار افراد جن کے نام ٹیک اور الز تھہ ہیں وہ ہارڈ کلب کے ہاتھ ناکوس کے ساتھ ایئرپورٹ آئے تھے۔ وہ خود انہیں ایئر پور کرو کر واپس گیا ہے اور میں نے ہارڈ کلب سے بھی معلوم کیا۔“..... لوگ گزشتہ کئی روز سے ہارڈ کلب میں ہی رہائش پذیر اور لاکوس کی خصوصی کار ان کے استعمال میں رہی ہے اور اس دو ہزار افراد جن کے نام ٹیک اور الز تھہ ہیں وہ خود انہیں ایئر پور کرو کر واپس گیا ہے اور اس کے بعد ناکوس نے اس کی کھاناں بعد ان کی واپسی ہوئی تھی اور اس کے بعد ناکوس نے اس کے لئے ایکریمیا کی فلاست پر بکنگ کرائی۔“..... نائیگر نے اسیں ہاتھ ہوتے ہوئے کہا۔

”اس ناکوس کو انزوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو۔“..... عمران

”اے ہاس۔ اس کے آفس کا کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے اور

وہاں ہر طرف اس کے عنڈے پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے مجھے دیں
آفس میں ہی اس سے بات چیت کرنا پڑے گی۔ نائیگر نے
جواب دیا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے۔"..... عمران نے پوچھا۔

"رہائش گاہ تو معلوم کرنا پڑے گی۔"..... نائیگر نے جواب دیا۔

"تو معلوم کر کے مجھے بتاؤ اور یہ بھی معلوم کرو کہ اس کی رہائش
گاہ پر کتنے افراد ہیں۔"..... عمران نے کہا۔

"میں باس۔"..... نائیگر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ
دیا۔ پھر تقریباً اُو حصے گھنٹے بعد ہی نائیگر کا دوبارہ فون آگیا۔

"باس۔ ناکوس کی رہائش گاہ رابرٹ روڈ پر ہے اور اتفاق سے وہ

ابھی کلب سے اٹھ کر اپنی رہائش گاہ پر گیا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ
صرف دو ملازم رہتے ہیں کیونکہ اس کا زیادہ تر وقت کلب میں ہی
گزرتا ہے۔"..... نائیگر نے جواب دیا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہوں۔"..... عمران نے کہا۔

"راابرٹ روڈ پر واقع انٹرنیشنل پلازا کے نیچے موجود پبلک فون
بوکھ سے بات کر رہا ہوں۔"..... نائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں۔"..... عمران نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد اس کی کار اہمتأنی تیز رفتاری سے
راابرٹ روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسے انٹرنیشنل پلازا کے
سلمنے نائیگر کھدا دور سے ہی نظر آگیا تو عمران نے اس کے قریب جا

کار روک دی۔

"کار ہے تمہارے پاس۔"..... عمران نے کہا۔

"میں باس۔ میں نے اسے پبلک پارکنگ میں پارک کر دیا
۔"..... نائیگر نے کہا۔

"بیٹھو۔"..... عمران نے کہا تو نائیگر سائینٹ کا دروازہ کھوٹ کر
اس سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی در
بعد ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کی طرف اشارہ کر کے نائیگر نے
پایا کہ یہی ناکوس کی رہائش گاہ ہے تو عمران نے کار کچھ آگے لے جا
کر ایک سائینٹ پر روک دی اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن چھپنی
والا ڈال پسل نکال کر اس نے نائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"سائینٹ سے اندر بے ہوش کر دینے والے کیسپول فائز کرو اور پھر
یہی طرف سے اندر داخل ہو کر گیٹ کھوٹ دو۔"..... عمران نے کہا
وہ نائیگر نے اشبات میں سر بلادیا اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدما
الہاما کوٹھی کی طرف بڑھا چلا گیا۔ عمران کار میں ہی بیٹھا رہا۔ تھوڑی
بعد سے عقب نہائیتی میں کوٹھی کا پھانک کھلتا دکھائی دیا تو اس
لے کار بیک کی اور پھر وہ اسے کوٹھی کے اندر لے گیا۔ پورچ میں
ایک کار ہٹلے سے موجود تھی۔ عمران نے اس کے ساتھ ہی اپنی کار
وہ کی اور پھر دروازہ کھوٹ کر نیچے اتر آیا۔ جو نکہ جو گیس فائز کی تھی
وہ اہمتأنی روڈ اسٹر ہونے کے ساتھ جلد ہی غائب بھی ہو جاتی تھی
اور اس وقت فضا میں اس گلیس کے معمولی سے اثرات بھی محسوس

نہ ہو رہے تھے۔ نائیگر گیٹ بند کر کے پورچ میں آگیا اور پھر وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے تو بے اختیار ٹھہک کر رک گئے۔ وہاں ایک بستر پر ایک عورت اور ایک مرد موجود تھا۔ وہ دونوں بے ہوش پڑے، ہوئے تھے۔

”اس عورت کو اٹھا کر کسی اور کمرے میں ڈال آؤ۔ میں اس دوران کو بھی کوچیک کر لوں۔“..... عمران نے فوراً ہی کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ ایک ملازم کھن میں بے ہوش پڑا، ہوا تھا جبکہ دوسرا ملازم نیچے تہہ خانے میں بے ہوش پڑا، ہوا تھا۔ شاید وہ اس وقت کسی کام سے تہہ خانے میں گیا ہو گا۔ عمران کو تہہ خانے سے ہی رسی کا ایک بندل بھی مل گیا تو وہ اسے اٹھا کر واپس اس کمرے میں آیا جہاں وہ نائیگر کو چھوڑ گیا تھا۔ نائیگر اس دوران اس عورت کو نہ صرف وہاں سے لے جا چکا تھا بلکہ اس نے اس آدمی کو بستر سے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا تھا اور وہ خود بھی وہیں موجود تھا۔

”یہی ہے ناکوس۔“..... عمران نے کہا۔

”یہیں بس۔“..... نائیگر نے جواب دیا۔

”یہ لو رسی۔ اسے باندھ دو۔“..... عمران نے رسی کا بندل نائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ سلم منہ موجود دوسرا کرسی پر بیٹھ گیا۔ نائیگر نے ناکوس کو رسی کی مدد سے کرسی کے ساتھ اچھی

لڑکا کے ہاتھ میں باندھ دیا۔ اب باقی روم سے پانی لاو اور اس کے حلقت میں بیکا دو۔ یہ ہوش اہانے کا۔..... عمران نے کہا تو نائیگر سر ہلاتا ہوا حلقت باقی روم کا طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ڈبے میں پانی پھر کر لے آیا۔ اس نے ناکوس کا سر اونچا کیا اور ایک ہاتھ سے اس نے اس کے ہاتھے بھینچ گیا اور پھر منہ کھلنے پر اس نے چند قطرے پانی کے اس طلاق میں بیکا دیئے۔

”اس کافی ہے۔“..... عمران نے کہا تو نائیگر ڈبے اٹھانے والے کو تھا۔ وہ کم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ناکوس کے جسم میں تھا۔ کم کے آثار منودار ہونے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد اس نے کھول دیں تو وہ نیم غنوڈگی کے عالم میں چند لمحے رہا لیکن پھر اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور پھر اس نے بے اختیار اس کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف اس کا کرہی رہ گیا۔ اس کے پھرے پر شدید حریت کے تاثرات ابھر

”تم۔ تم کون ہو۔ اور یہ کیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ اس کی کہاں ہے۔“..... ناکوس نے اہمیتی حریت بھرے لجھے میں اکٹھا۔

”قہار امام ناکوس ہے اور تم ہارڈ کلب کے مالک اور مینجر ہو۔“..... اس نے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہوا دریہ تو میری رہائش گاہ کا بیڈروم ہے۔ سب کیا ہے۔۔۔۔۔ ناکوس نے اہتمانی گوہڑائے ہوئے لجھ میں کہا۔ ناکوس نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس ایکریمیا کے دو اینجنت جن کے اصل نام تو راہر اور ڈیزی تھے لیکن نئے میک اپ میں انہوں نے اپنے نام فرک الٹھوڈ کرتا ہے اور کرتا ہے اور ہمارا ذکلب اہتمانی تھرڈ کلاس غندوں کا انہوں نے ہمارا کوئی مشن مکمل کیا اور پھر تم خود انہیں ایز پورٹ دامت کرتے ہوئے کہا۔ نائیگر نے چھوڑا تھے۔۔۔۔۔ عمران نے اہتمانی سرد لجھ میں کہا۔

"ایک بکواس ہے۔ میرا کسی اینجنت سے کیا تعلق۔ میں تو کسی فرک اور از بیچ کو جانتا ہی نہیں۔۔۔۔۔ ناکوس نے اس بار قدرے غصیلے لجھ میں کہا۔ وہ اب حیرت کے پہلے جھٹکے سے باہر آچکا تھا اس لئے اس کا ہجراب پوری طرح سنبھلا ہوا تھا۔

"تم ایکریمین خداو ہو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب میں پاکیشیا کا شہری ہوں۔۔۔۔۔ ناکوس نے جواب دیا۔

"لکھنے عرصے سے ہمارا چیخ سے کوئی اٹھا۔

"آٹھ سالوں سے۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ تم کیوں پوچھ رہے، ہوا درست۔۔۔۔۔ نجی چھوڑ دو ورنہ تم نہیں جانتے میرے آدمی چھیں قبر تک نہ چھوڑیں گے۔۔۔۔۔ ناکوس نے اب باقاعدہ دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔۔۔۔۔

"اسے جانتے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے نائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

رہا تھا لیکن گردن پر ایک ہی وار نے ناکوس کو اہتمانی ہر اس ان کر تھا۔ شاید اس نے تھی بھجاتھا کہ اس کی شہرگ کٹ گئی ہے۔
کاچھرہ یکخت موت کے خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

”بولو۔ ورنہ۔“..... نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا باب
ایک بار پھر گھوما اور اس بار ناکوس کی گردن پر چہلے سے لمبا ساک
لگ۔ ناکوس کا جسم بڑی طرح کانپتے لگ گیا اور اس کاچھرہ خوف
کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔
”بولو۔ ورنہ۔“..... نائیگر نے عراتے ہوئے کہا۔
”وہ۔ وہ۔ ساتس دان کو ہلاک کرنا تھا۔ وہ انہوں نے کر
دیا۔“..... ناکوس نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔
”ساتس دان۔ کون ساتس دان۔ تفصیل بتاؤ۔“..... عمران
نے اہتمانی سرد بیج میں کہا۔
”وہ۔ وہ۔ جہانگیر آباد میں رہتا تھا۔ اس کا نام سلطان عالم تھا۔
ساتس دان تھا۔ ایکریمیا سے ان کے باب نارسن نے مجھے فون کر
کے کہا کہ میں نارسن کے دو بھنوں کے لئے کام کروں تو میں سا
 وعدہ کر لیا۔ پھر یہ دونوں میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ
انہیں ایک ساتس دان کی تلاش ہے جو جہانگیر آباد میں رہتا ہے
لیکن وہاں کوئی اسے نہیں جانتا۔ اب یہ اتفاق تھا کہ اس ساتس
دان کا نام میں نے سنا ہوا تھا۔ میرے کلب میں ایک سپروائزر کام
کرتا تھا۔ وہ جہانگیر آباد کا رہنے والا تھا اور اس نے اپنی سروس کے لئے

اس کے بعد انہوں نے اس سلطان عالم کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور سپردائزر کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور اس کی لیبارٹری میں موجود تمام مشیری کو توڑ پھوڑ کر ناکارہ کر دیا گیا اور اس کے بعد ہم لیبارٹری کا دروازہ بند کر کے خاموشی سے واپس آگئے۔ آج بچ کی فلاںٹ سے دو دونوں اسجنت واپس ایکریمیا چلے گئے ہیں۔..... ناکوس جب بولنے پر آیا تو پھر وہ خود ہی سلسلہ بولتا چلا گیا۔ عمران نے اس سے حویلی اور باغ وغیرہ کی ساری چوتھائیں معلوم کر لی۔

"اے ختم کر دو"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو نائیگر نے خبر اس کے سینے میں اتار دیا۔ ناکوس کے حلق سے ادھوری کی چیخ نکلی اور پھر اس نے چند لمحے تجھنے کے بعد دم توڑ دیا۔ "اس کی رسیاں کاٹ دو اور پھر اس اٹھا کر بستر پر ڈال دو۔" عمران نے کہا تو نائیگر نے خبر نکال کر اسے ناکوس کے بیاس سے صاف کیا اور پھر اس خبر کی مدد سے رسیاں کاٹ دیں اور پھر ناکوس کی لاش کو اٹھا کر اس نے بستر پر ڈال دیا۔

"آوا ب چلیں۔ ہم نے اب سیدھا جہانگیر آباد جانا ہے۔" - عمران نے کہا اور پھر وہ اپنی کار کو کوٹھی سے باہر لے آیا۔ نائیگر نے گیت بند کیا اور پھر وہ آگر عمران کے ساتھ فرمٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران نے کار ایک جھنکے سے آگے بڑھا دی۔

اس افس ثیبل کے پیچھے رکھی اپنی ریوالونگ چیئر پر یہاں ہوا اس سے اپنا سر کر سی کی اوپنی پشت کے ساتھ لگا رکھا تھا۔ اس پر اپنے پیٹھ پر ڈین اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کہ کمرے کا کھنڈ کی آواز سنائی دی تو نارسن سیدھا ہو گیا۔ کمرے میں اپنی اور اس کے پیچھے ڈینی اندر داخل ہو رہی تھی۔

نارسن نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور وہ اپنی پیٹ کی دوسری طرف موجود کر سیوں پر بیٹھ گئے۔

اپنی کہاں تم واقعی راسن سے شادی کرنے کا پختہ ارادہ کر چکی نارسن نے ڈینی سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس پاس راسن اور میرے درمیان پاکیشیا اور کافرستان کے دروان ایسی اندر سینڈنگ ہو گئی ہے کہ ہم دونوں نے اپنے کر لیا ہے۔..... ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن راسن۔ تم تو شادی کرنے کے ہی خلاف تھے۔..... نارس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ذیری بے حد عمدہ خاتون ہے اس لئے میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔..... راسن نے کہا تو نارس نے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر کب شادی کر رہے ہو۔..... نارس نے کہا۔

"آئندہ سنڈے باس۔ لیکن آپ نے آئندہ سنڈے سے چھٹے ذیری کو رانزنگ نثار سے نارس نیں شفت کرانا ہے تاکہ ہم مشنپر اکٹھے کام کر سکیں۔..... راسن نے کہا۔

"یہ کام ہو چکا ہے۔ میں نے رانزنگ نثار کے چیف سے کہہ کر ذیری کو نارس میں شفت کرایا ہے۔ اب یہ نارس کی ممبر ہے۔

نارس نے کہا۔

"میں آپ کی شکر گزار ہوں باس۔..... ذیری نے کہا۔

"لیکن تمہیں شادی کے بعد اب کافی عرصہ ذیگوشیا جھیرے پر گوارنا پڑے گا۔..... نارس نے کہا تو راسن اور ذیری دونوں نے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیوں باس۔ کیا ہوا ہے۔..... راسن نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"تم دونوں نے جو مشن پاکشیا میں مکمل کیا ہے اس کے بارے میں ذیری کے دوست عمران کو تمام تفصیلات مل چکی ہیں اور یقیناً یا تو وہ اس ساتھ دان کا انتقام تم سے لینے یہاں ولنگن آئے گا یا

اصلی صورت میں اگر اسے لارج ویو سائز کے بارے میں تفصیلات مل گیں تو پھر وہ ذیگوشیا جھیرے پر لارج ویو سائز کو تباہ کرنے پہنچے اس لئے ہتری ہی ہے کہ تم دونوں دیں چلے جاؤ تاکہ وہ یہاں آئے اسلام چائے اور اگر ذیگوشیا پہنچے تو تم اسے ختم کر سکو۔ نارس نے کہا۔

آپ کو کیسے اطلاع ملی باس کہ عمران ہم تک پہنچ گیا ہے جبکہ احوال ہے کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ ہم کافرستان گئے اور نئے اپ اور کافذات کے ساتھ واپس پاکشیا پہنچے اور پھر ہم ہارڈ کلب میں رہے۔ ہارڈ کلب کانا کوس تھرڈ کلاس غنڈہ ہے۔ وہ تو عمران اور ہما کیلیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ البتہ ہماری کوئی قسم سے اس کا ایک آدمی اس ساتھ دان کو جانتا تھا اور اس طرح ہم یہاں پہنچے اور مشن مکمل کر کے اطمینان سے واپس آئے۔ اس صورت میں عمران کو کیسے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ میں ہم نے مکمل کیا ہے۔..... راسن نے اہتمامی حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"مران ہے ہی ایسا آدمی۔ اسے ایسی ایسی معلومات مل جاتی ہیں جن کا کوئی انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔..... ذیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چھے بھٹے سے خطرہ تھا کہ اگر تمہارے مشن کے بارے میں مران کو پاکشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا تو معاملات بہت

خراب ہو جائیں گے اس لئے میں نے پاکیشیا میں چند خاص بھجنوار کو اس مشن پر لگا دیا کہ وہ اس معاملے میں خاص طور پر نظر رکھیں ان میں سے دو ایجنت اس ہارڈ کلب کے ناکوس کی نگرانی کر رہے تھے جبکہ دو جہانگیر آباد میں اس باغ کی نگرانی کر رہے تھے۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ جس روز تم دونوں پاکیشیا سے ایکریپیٹ پہنچے ہو اسی روز ناکوس کی لاش اس کے بیٹر روم سے ملی ہے اور ان بھجنوار سے جب اس کی رہائش گاہ پر جا کر ارد گرد کے لوگوں سے معلومات حاصل کیں تو انہیں بتایا گیا کہ عمران اور اس کے ایک ساتھی کو کام میں اس ناکوس کی رہائش گاہ سے نکلتے دیکھا گیا ہے۔ وہاں کئی ہوئی رسیاں بھی طی ہیں جن سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نے ناکوس کو اس کی رہائش گاہ پر بے ہوش کر کے پھر رسیوں سے باندھا اور اس سے پوچھ چکر کے اسے ہلاک کر دیا اور جہانگیر آباد میں باغ کی نگرانی کرنے والوں نے بھی رپورٹ دی ہے کہ وہاں اسی روز اچانک عمران ایک آدمی کے ساتھ پہنچا اور پھر ان دونوں نے لیبارٹری کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد سنپل انسپل جنس کی گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں۔ ان رپورٹوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عمران نے یقیناً ناکوس سے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر وہ اس ساتھ دان کی لاش تک پہنچ گیا اور عمران پونک ساتھ دان بھی ہے اس لئے لامحالہ اس نے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ سلطان عالم کس فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ

لائی کارروائی کے لئے ڈیگو شایا پہنچ کر اس لارج ویو سنپل کو ہی تباہ کر لیا ہے، وہاں پہنچ کر وہ سلطان عالم کی موت کا بدله لینے کے لئے تم دوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے۔ ” راسن نے کہا۔

اسے بہر حال یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ واردات راسن اسی لئے کی ہے کیونکہ ناکوس کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ ہم اسیں کون ہیں اور جہاں تک فریک اور الز تجوہ کا تعلق ہے وہ تکمیل ڈھونڈتا رہے۔ ” راسن نے کہا۔

عمران کے شاطرانہ ذہن کو نہیں جانتے۔ وہ انتہائی شاطر ایسی ہے۔ اس نے ایک لمحے میں دو جمع دوچار کر کے اصل معلوم کر لینی ہے۔ اب دیکھو کہ اسی روز وہ اصل مقام اور اسی اکٹھی میں ہے۔ اسی حالتکہ بظاہر اسے اس کا علم تک نہیں ہو سکتا۔ ” راسن نے کہا۔

اسے وہاں آنے دیں ہم اس سے خود ہی نہت لیں اسکے لئے اکٹھیاں پہنچا تو پھر ہم بھی وہاں پہنچ جائیں گے۔ آپ بے ایک لمحہ اکٹھا اور عیار ہے لیکن بہر حال ہاتھی کے منہ سے پھرنا لا جائیں ہے۔ ” راسن اس کی موت تو بن سکتا ہے لیکن وہ اسیں بکار سے۔ ” راسن نے کہا۔

” ہماری مرضی۔ بہر حال میرے آدمی وہاں کام ایسا کرے۔ ” بھی ہی وہ عرکت میں آیا مجھے اطلاع مل جائے اسے اکٹھا اور اب دیا۔

"باس۔ ایک بات میں کہنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ ناراض ش ہوں تو"..... ذیرنی نے کہا تو نارسن اور راسن دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کون سی بات۔ کھل کر بات کرو۔ اب تم ہمارے سیکش کی ممبر ہو"..... نارسن نے کہا۔

"باس۔ اگر عمران کو راسن کے بارے میں معلومات حاصل ہو چکی ہیں یا ہو جائیں گی تو وہ آپ کے بارے میں بھی جان جائے گا۔ اس لئے آپ کو بھی محتاط رہنا ہو گا"..... ذیرنی نے کہا تو نارسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم فکر مت کرو۔ وہ چاہے جس قدر بھی کوشش کر لے مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں نے ایسے انظامات پہلے ہی کر رکھے ہیں"۔ نارسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بس۔ میں بھی بس یہی چاہتی تھی کہ آپ محتاط رہیں۔ جہاں تک عمران کا تعلق ہے راسن اور میں اس کے لئے کافی ہیں۔ اب تک میں نے اسے دوست کے طور پر ثیہ کیا ہے لیکن اب اگر وہ دشمن کے روپ میں آیا تو پھر ذیرنی کے ہاتھ سے نج کر نہیں جاسکتا"..... ذیرنی نے کہا تو راسن کا پچھہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوکے۔ مجھے بھی کوئی مزید اطلاع ملی تو میں تمہیں بتا دوں گا"..... نارسن نے کہا تو وہ دونوں انھ کھڑے ہوئے اور پھر سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران داش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیر و
الہام اٹھ کردا ہوا۔

"یہلو"..... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی وہ اپنی
تصویص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کچھ معلوم ہوا عمران صاحب کہ ڈاکٹر سلطان عالم کس
فارموں پر کام کر رہا تھا"..... بلیک زیر و نے کہا۔

"ہاں۔ سرداور نے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ڈاکٹر سلطان
عالم ایکریمیا کی ایک لیبارٹری میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔
اس لیبارٹری میں ایک ایسی اینٹی میرائل سسٹم پر کام ہوتا رہا ہے
جسے لارج دیو سسٹم کہا جاتا ہے۔ دنیا کا تیز ترین سٹار میرائل عام
دقاعی نظام کے تحت تباہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے اسے آج تک
ناقابل تنفس میرائل سمجھا جاتا تھا اور ان دونوں ہر ملک نثار میرائل

حاصل کرنے میں دن رات کوشش ہے۔ پہلے پہل تو ایکریمیا نے اسے ہر صورت میں خفیہ رکھا لیکن پھر اس کی میکنا لو جی ایکریمیا سے چوری ہو کر پہلے کارمن پہنچی اور پھر کارمن سے شوگران اور دوسری سپر پاورز تک پہنچ گئی اور اب تقویباً ہر بڑے ملک نے سشار میراں تیار کرنے شروع کر دیے ہیں حتیٰ کہ پاکنشا بھی اس سلسلے میں کام کر رہا ہے اور کافرستان تو اس سلسلے میں کافی آگے بڑھ چکا ہے اور وہ چھوٹے پیمانے پر سشار میراں پر تجربہ بھی کر چکا ہے۔ لارج ویو سم اس سشار میراں کا اینٹی سم ہے اور اگر یہ سم سامنے آجائے تو پھر سشار میراں بھی اس دوڑ سے لکل جائے گا اس پر تجربہ ایکریمیا نے بھی اس پر کام کیا اور ڈاکٹر سلطان عالم اس لیبارٹری میں کام کرتے رہے اور جب اس پر نوے فیصد کام مکمل ہو گیا تو ڈاکٹر سلطان عالم اس فارمولے سمیت وہاں سے فرار ہو کر پاکنشا پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں خفیہ طور پر حکومت سے مذاکرات کئے۔ حکومت نے اس میں گہری دلچسپی لی تاکہ لارج ویو سم تیار کر کے پاکنشا میں نصب کر دیا جائے تو کافرستان کے حملوں سے بخوبی دفاع کیا جا سکتا ہے لیکن ابھی اس پر کام ہونا باقی تھا اور ایکریمیں اسجھنٹ ڈاکٹر سلطان عالم کو تلاش کر رہے تھے اس نے ڈاکٹر سلطان عالم نے حکومت کی رضامندی سے ہجانگیر آباد میں اپنی ملکیتی اراضی پر ایک پرانی جویلی کے ہبھے خانوں کو لیبارٹری کی شکل دی اور وہاں کام میں مصروف ہو گیا۔ ادھر حکومت نے اس سم کو تیار کرنے کے لئے حکومت

شوگران سے معاہدہ کر لیا اور حکومت شوگران بھی اس میں گہری دلچسپی تھی اس نے وہ بھی اس پر سرمایہ کاری کرنے اور خصوصی مشہری مہیا کرنے پر رضا مند ہو گئی۔ لیکن اب ہوا یہ کہ راسن اور ایسا دنوں نے ہارڈ کلب کے میخبر ناکوس کی مدد سے ڈاکٹر سلطان عالم کو تلاش کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔ ان کا فارمولہ اور اس کے تمام کالہذات جلا دیئے اور لیبارٹری کے تمام کمپیوٹرز اور مشینی کو ٹھاکر دیا گیا تاکہ لارج ویو سم کا فارمولہ بھی پاکنشا کے کام نہ آئے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اب اس لیبارٹری کو ٹھریں کرنا پڑے گا وہاں ڈاکٹر سلطان عالم کام کرتے رہے تھے تاکہ وہاں سے فارمولہ ادا کیا جاسکے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

”وہ لیبارٹری ختم ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر سلطان عالم کے بعد کچھ عرصہ اس فارمولے پر کام ہوا اور پھر جب وہ مکمل ہو گیا تو لیبارٹری بند کر دی گئی اور اس فارمولے کے مطابق ایکریمیا میں لارج ویو سم تیار ہو کر مختلف سپائیس پر نصب ہونا شروع ہو گئے اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اب ڈیگر شا بھیرے پر بھی لارج ویو سم تیار کیا جا رہا ہے تاکہ اسرائیل کو سشار میراں سے بچایا جاسکے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔
”لارج ویو سم کا فارمولہ تو ہمیں بہر حال چاہئے تاکہ ہم

کافرستان کے سوار میزائل سے لپٹنے ملک کا دفاع کر سکیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اسے حاصل کہاں سے کیا جائے۔ ڈاکٹر سلطان عالم کا فارمولہ تو راسن اور ذیزی نے جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ عمران نے کہا۔

”ڈیکو شیا جیرے پر اگر اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے تو وہاں سے اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”وہاں اس کی مشیزی نصب ہو رہی ہو گی۔ فارمولہ تو وہاں موجود نہیں ہو گا۔ فارمولہ تو تیقیناً کسی سور میں ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اشبات میں سر بلا دیا۔

”اس نارسن کے پاس بھی تو ہو سکتا ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ وہ تو ایک عام سی“ جنسی ہے۔ ایسے فارمولے عام سی جنسیوں کے پاس نہیں رکھے جاتے۔ انہیں تو کسی ایسے سور میں رکھا جاتا ہے جہاں سے اسے کوئی حاصل نہ کر سکے اور ایکریمیا میں تیقیناً ایک نہیں ایسے سینکڑوں سور ہوں گے۔ اب ہم کہاں کہاں اسے تلاش کرتے رہیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر سلطان عالم نے اس فارمولے کی کوئی دوسری کاپی کہیں چھپا رکھی ہو۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”میں چہلے ہی اس آئیزی میں پر کام کر چکا ہوں لیکن ایسی کوئی کاپی نہیں مل سکی۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”۱۰ سانتس دان ڈیکو شیا میں کام کر رہے ہوں گے۔ نہیں بہر حال اس فارمولے کا علم ہو گا۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔
فارمولے پر سانتس دان کام کرتے ہیں جبکہ اس سسٹم کو تیار کرنے والے انجینئر ہوتے ہیں اور وہاں سانتس دان بھی ضرور کام کرنے لیکن ان کے پاس بنیادی فارمولہ نہیں ہوتا بلکہ صرف اسکے پر اسنتس ہوتے ہیں اور صرف در لٹک پر اسنتس پر اصل فارمولہ یا ہمار نہیں کیا جا سکتا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
تو پھر وہی اس فارمولے کا سراغ لگایا جائے کہ وہ کہاں موجود ہو گا۔ اور پھر وہاں سے اسے حاصل کیا جائے۔“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اشبات میں سر بلا دیا۔

”۱۱ سرخ ڈائری مجھے دو۔“..... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے سرخ کوروالی فیضیم ڈائری کال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران کافی دیر تک ڈائری کا مطالعہ کرنا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔
”انکو اتری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی اسی۔ ابھر ایکریمیں تھا اس نے بلیک زیرو مجھ گیا کہ عمران نے انکو ایسا کسی شہر کی انکو اتری سے رابطہ کیا ہے۔

”فاست فود ائرٹ نیشنل کلب کا نمبر دیں۔“..... عمران نے کہا تو ۱۱ سری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون انے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

"فاست فوڈ انٹر نیشنل کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نواقی آواز سنائی دی۔

"ہاک سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں" - عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہاک بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں پاکیشیا سے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ اوہ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ کی آواز سنی ہے"..... دوسری طرف سے چونک کراہتائی حریت بھرے لمحے میں کہا گیا۔

"میں نے تو اس لئے فون نہیں کیا تھا کہ فاست فوڈ اور وہ بھی انٹر نیشنل۔ میں تو غریب آدمی ہوں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہاک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جتنے آپ غریب ہیں کاش اتنا غریب میں ہو سکتا"..... ہاک نے ہستے ہوئے کہا۔

"اللہ تمہاری دعا قبول کرے۔ آمین"..... عمران نے بڑے خشوع خضوع سے پر لمحے میں کہا تو دوسری طرف سے ہاک ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے کم از کم ہے بے وقوف بنانے کی کوشش نہ کیا کریں"..... ہاک نے ہستے ہوئے کہا۔

بٹلے سے بنے ہوئے کو کون دوبارہ الحق بنانے کی کوشش کرے گا۔ بہر حال ایک بات بتاؤ۔ کیا ڈیگو شیا میں بھی تمہارا کوئی ہند اپ ہے"..... عمران نے کہا۔

"ڈیگو شیا آئی لینڈ کی بات کر رہے ہیں آپ"..... دوسری طرف ہونگ پر پوچھا گیا۔

"ہاں"..... عمران نے جواب دیا۔

"کس قسم کا سیٹ اپ۔ ذرا کھل کر بات کریں"..... ہاک نے ہستے ہوئے کہا۔

"ہاں ان دونوں ایک نیا سسٹم نصب کیا جا رہا ہے جسے لارج ویو سسٹم کہا جاتا ہے۔ یہ سسٹم دنیا کے تیز ترین رفتار کے سٹار میراں کی اہمیتی سسٹم ہے"..... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ ایسا ہو رہا ہے کہ ان آپ کیا چاہتے ہیں"..... ہاک نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"مجھے ان تنصیبات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے اس کا فارمولہ پہنچے کیونکہ ہمارے ملک کے ایک ساتھ دن نے اس فارمولے پاکیشیا میں کام شروع کیا تھا لیکن نارسن کے بھنوں نے اسے

"ہاں پاکیشیا میں ہلاک کر دیا اور فارمولہ جلا دیا ہے"..... عمران نے

کہا۔

"اوہ۔ لیکن یہ فارمولہ کیسے ٹریس ہو سکتا ہے۔ وہاں کام کرنے والوں کو اصل فارمولے کے متعلق تو معلوم نہیں ہو گا۔" ہاک نے کہا۔

"یہی بات تم نے معلوم کرنی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر تم چاہو تو آسانی سے ٹریس کر سکتے ہو۔ معاوضہ تمہاری مرخصی کا مل سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"آپ چار پانچ روز تک پھر فون کریں۔ میں کوشش کرتا ہوں۔" ہاک نے کہا۔

"چار پانچ روز تک۔ دو تین گھنٹوں کی بات کرو ہاک۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔

"اس صورت میں معاوضہ دو گناہوں ہو جائے گا کیونکہ فوری معلومات کے لئے اداگی ڈبل کرنا پڑتی ہے۔" ہاک نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ دو گناہ معاوضہ مجھے منظور ہے لیکن کام جلد از جلد اور حتیٰ ہونا چاہئے۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کر لیں اور معاوضہ دس لاکھ ڈالر بھی بھجوادیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بینیک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دو۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بینیک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیا گیا جسے بلیک زیر دنے لکھ لیا۔

"ٹھیک ہے۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ معاوضہ فارمن ایجنت سے کہہ کر اس اکاؤنٹ میں جمع کرنا۔" عمران نے کہا تو بلیک زیر نے اثبات میں سر ملا دیا۔

"ہاک کون ہے۔" ہبھلی بار آپ کی اس سے میرے سامنے بات ہلی ہے لیکن لگتا ہے کہ جسیے یہ آپ کا بہت پرانا واقف کار ہو۔" بلیک زیر نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"ہاک بلیک ہجنسی کا ایجنت رہا ہے اس نے اس سے پرانی ہلی ہے۔ کئی بار ہم نے اکٹھے بھی کام کیا ہے۔ چار پانچ سال قبل ہاک ایک روڈ ایکسپریس میں ایک نائگ سے محروم ہو گیا تو اسے براز کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے بظاہر تو فاست فودر یعنی شور نہ کھول لیا یہیں درپرده اس کا کام معلومات فروخت کرتا ہے اور ہاک کے اعلانات پوچنکہ ایکریمیا کے ایسے شعبوں سے اہتمامی گھرے رہے ہیں۔" فرش خرچ کرنے میں بے حد فیاض واقع ہوا ہے اس نے اسی معلومات تک بھی پہنچ جاتا ہے جہاں تک دوسرے لوگ اسی کیلئے چھوٹے۔ چونکہ اس بارہمیں اہتمامی بڑے شعبے کے بارے میں ہاک چاہیں تھیں اس لئے میں نے ہاک کا انتخاب کیا ہے۔" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کہا۔" ایکریمیں مقادرات کے خلاف کام کرے گا۔" بلیک ایکریمیں۔" ہاک نے کہا۔

"اکریمیا میں دولت کو سب سے بڑا مقادر سمجھا جاتا ہے۔ وہ لوگ

اس قدر مادیت پسند ہو چکے ہیں کہ اب کسی قسم کی اخلاقیات کی ان کی نظر وہ میں کوئی اہمیت نہیں رہی۔ دیے بھی ایکریمیا میں جس کے پاس دولت نہیں ہے اس کی زندگی وہاں موت سے بھی بدتر ہوتی ہے اس لئے ہر شخص جائز و ناجائز دولت کمانے کے لیے پاگل رہتا ہے۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اشبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور ہاک سے رابطہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

”ہاک بول رہا ہوں“..... ہاک کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا روپورث ہے“..... عمران نے کہا۔

”آپ نے رقم ابھی تک نہیں مجھوں ای“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”چونجے گی۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں جو بات کرتا ہوں وہ فائل ہوتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”اوکے۔ جو معلومات ملی ہیں عمران صاحب وہ صرف اتنی ہیں کہ ایسے سامنے فارمولے ایکریمیا کے پیشہ ایسیں وہ سورہ میں رکھے جاتے ہیں اور پیشہ ایسیں وہ سورہ ایکریمیا کا سب سے خفیہ سورہ ہے۔ اس کے بارے میں کسی بھنسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ البتہ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ایکریمیا کی وزارت سامنے کے چیف سیکرٹری سر تھامن اس بارے میں آگاہ ہیں لیکن وہ اس قدر باصول

اوی ہیں کہ وہ اپنی گردن تو اپنے ہاتھوں سے کاٹ سکتے ہیں لیکن کوئی ہات مرشی کے خلاف نہیں بتا سکتے۔..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔ ”یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ تم نے یہ معلوم کرنا تھا کہ ڈیگوشیا میں لارج دیو سسٹم نصب ہو رہا ہے۔ اس کا اصل فارمولہ کہاں ہے۔ وہ ظاہر ہے اس پیشہ ایسیں وہ سورہ میں نہیں، ہو سکتا کیونکہ پیشہ ایسیں وہ سورہ کے بارے میں مجھے بھی معلوم ہے کہ وہاں ایسے فارمولے رکھے جاتے ہیں جن کو دوبارہ باہر نکلنے کی ضرورت نہ ہے۔..... عمران نے کہا۔

”آپ سے کوئی بات چھپانا ناممکن ہے عمران صاحب۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ایکریمیا کا کچھ بھرم رہ جائے گا۔ بہر حال ڈیگوشیا کے بارے میں بھی میں نے معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے فوری طور پر ہو اطلاعات مل سکی ہیں ان کے مطابق وہاں فارمولہ موجود نہیں ہے۔ البتہ پراجیکٹ کے انچارج ڈاکٹروں نے جب چاہیں اصل فارمولہ ڈیگوشیا منگو سکتے ہیں۔..... ہاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس ڈاکٹروں کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں“..... عمران نے اس بار اطمینان بھرے لمحے میں کہا کیونکہ یہ اطلاع اس کے لئے اہم تھی کہ ڈاکٹروں فارمولہ منگو سکتا ہے۔

”ڈاکٹروں بنیادی طور پر سائنس دان ہے۔ اے پراجیکٹ کا انچارج بنایا گیا ہے تاکہ وہ اس پورے پراجیکٹ کو اپنی نگرانی میں مکمل کرائے کیونکہ یہ پراجیکٹ اہم تری نازک ہے۔ معمولی سی کمی

بیش پورے پر اجیکٹ کو فیل کر سکتی ہے۔..... ہاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس ڈاکٹر وسن کے بارے میں ذاتی تفصیلات کیا ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”اس بارے میں معلومات نہیں ہیں کیونکہ ڈاکٹر وس مسقلم طور پر اجیکٹ کے اندر رہتا ہے اور وہاں اس قدر سخت پھرہ ہے کہ مکھی بھی اندر نہیں جا سکتی۔..... ہاک نے جواب دیا۔

”اس کا کوئی فون نہیں اڑا نسیم فریکونسی۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ یہ معلومات بھی حاصل نہیں ہو سکیں۔“
ہاک نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم کبھی ڈیگو شیا گئے ہو۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ کسی بار گیا ہوں۔ کیوں۔“..... ہاک نے پونک کر پوچھا۔
”یہ پر اجیکٹ کہاں زر تکمیل ہے۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو آپ پر اجیکٹ کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتے ہیں۔
عمران صاحب ڈیگو شیا دیے تو اوپن جیرہ ہے۔۔۔ ہاں ہر وقت اور ہر موسم میں سیاحوں کی بھرماد رہتی ہے لیکن آپ کو یقیناً علم ہو گا کہ ڈیگو شیا کا مغربی حصہ اوپن ہے جبکہ مشرقی حصہ حکومت ایکریمیا کے تصرف میں ہے اور وہ ہر لحاظ سے ممنوعہ علاقہ ہے حتیٰ کہ اس علاقے پر سے کوئی جہاز یا ہیلی کا پڑھ بھی پرواز نہیں کر سکتا۔ اس طرح مشرقی طرف سمندر میں بھی بہت دور تک ممنوعہ علاقہ قرار دیا گیا ہے اور

”اس بارے میں سب جانتے ہیں۔..... وس نے جواب دیا۔
” یہ نیا پر اجیکٹ بھی اس مشرقی حصے میں ہی تیار ہو رہا ہے۔“
عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ بے حد شکر یہ۔ بے فکر رہو رقم پہنچ جائے گی۔“۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”تم اسے رقم پہنچواد میں اس دوران لا تبریری میں جا کر ڈیگو شیا کے بارے میں تفصیلات چیک کرتا ہوں۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”تواب یہ بات طے ہے کہ آپ ڈیگو شیا جاتیں گے۔..... بلیک زیر و نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس پر اجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس فارموں کو حاصل کرنے کے لئے۔.....“..... عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ اس پر اجیکٹ کو بھی تباہ ہونا چاہتے ہے جسے بچانے کے لئے انہوں نے پاکیشیانی سائنس وان کو ہلاک کیا ہے اور اس کی لیبارٹری کو تباہ کیا ہے۔..... بلیک زیر و نے اہمیتی ٹھوس لمحے میں کہا۔

”اسے بچانے کے لئے انہوں نے یہ کارروائی نہیں کی بلکہ اس پر اجیکٹ کا برہ راست پاکیشیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ انہوں نے یہ کارروائی اس لئے کی ہے کہ پاکیشیا کا فرستان کے شمار میں انہوں

سے یا اسرائیل اور کافرستان کے بانی گٹھ جوڑ کے بعد سوار میراںتوں کے جملوں سے اپنا دفاع نہ کر سکے"..... عمران نے جواب دیا۔
”بات تو ایک ہی ہے کہ انہوں نے بہر حال پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف سازش کی ہے“..... بلکیک زیر و نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کرہا ہوا۔ عمران کے اٹھنے پر بلکیک زیر و بھی اٹھ کر کھدا ہو چکا تھا۔

” ہو سکتا ہے کہ فارمولے کے حصول کے دوران یہ پراجیکٹ بھی تباہ ہو جائے لیکن براہ راست اس کی تباہی کا مشن بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اپنا مقصد حاصل کرنا ہے اور اسی پر توجہ رکھنے کی ضرورت ہے“..... عمران نے کہا اور پھر مزکورہ لائبیری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

راسن اور ڈینی شادی کر چکے تھے اور اب ان کا ارادہ تھا کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے جہزہ ہوانی چلے جائیں لیکن ثارسن نے انہیں روکا ہوا تھا کہ جب تک عمران کے بارے میں کوئی حقیقتی بات معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک انہیں چھٹیاں نہیں مل سکتیں۔ اس وقت بھی وہ دونوں اپنے رہائشی فلیٹ میں بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے۔
”اس عمران کو باس نے خواہ مخواہ ایک مسئلہ بنایا ہے“۔
اچانک راسن نے کہا۔

”باس اس کے بارے میں بہر حال ہم سے زیادہ جانتا ہو گا اس لئے وہ پریشان ہے“..... ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اب اگر عمران دس سال تک کوئی فیصلہ نہ کرے تو ہم بھی دس سالوں تک ہمہاں پابند بیٹھے رہیں گے“..... راسن نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ڈینی اس کی بات کا کوئی

جواب دیتی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو راسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ۔ راسن بول رہا ہوں"..... راسن نے کہا۔

"آفس پیٹچ جاؤ۔ فوراً"..... دوسری طرف سے چیف نارسن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔

"او۔ شاید اب مسئلہ حل ہونے والا ہے"..... راسن نے کہا اور انٹھ کھدا ہوا۔

"کہاں جانا ہے"..... ڈینی نے چونک کر انھتے ہوئے کہا۔

"چیف نے لپنے آفس میں کال کیا ہے۔ شاید چیف کو اس گمراں کے بارے میں کوئی حتی اطلاع مل چکی ہے"..... راسن نے کہا تو ڈینی نے اشتباہ میں سر بلادیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی نارسن کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"او راسن اور ڈینی۔ یہ ٹھو"..... ان دونوں کے نارسن کے آفس میں داخل ہوتے ہی میز کے یہچے بیٹھے ہوئے نارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو کوئی حتی اطلاع مل چکی ہے گمراں کے بارے میں"..... راسن نے کری پر بیٹھے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ گمراں لپنے ساتھیوں سمیت جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں ایکریمیا آنے کے لئے ایرپورٹ پر

دو ہو دے ہے۔ ان کی فلاٹ کے بارے میں جو تفصیلات ملی ہیں ان کے مطابق وہ آج رات آٹھ بجے ونگٹن ایرپورٹ پر پہنچیں گے۔"

نارسن نے کہا۔

"عمران ونگٹن آ رہا ہے۔ کیوں"..... راسن نے چونک کر پا چھا۔

"یہ تو جب وہ یہاں پہنچ کر حرکت میں آئے گا تو حب ہی معلوم ہو گا۔ بہر حال میں نے تمہیں اس لئے بلا یا ہے کہ اب تم چھٹیاں منانے جو ہرید ہوائی جاسکتے ہو"..... نارسن نے کہا تو راسن اور ڈینی دونوں نے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب بس۔ جب عمران یہاں آ رہا ہے تو پھر ہمیں بھی یہاں رہنا چاہیتے"..... راسن نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔ ڈینی کے بھرے پر بھی حریت کے تاثرات نہیاں تھے۔

"ایسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اب تمہاری یہاں ضرورت نہیں رہی۔ اگر تو عمران تمہارے یہچے آ رہا ہے تو یہاں تمہارے ساتھ اس کا گلراو نہیں ہونا چاہیتے۔ میں نہیں چاہتا کہ بغیر کسی وجہ کے اعتراض ایک دوسرے سے لڑتے رہیں اور اگر وہ کسی اور مقصد کے لئے آ رہا ہے تو پھر اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے"..... نارسن نے اس پار اہتمامی سخنیہ لجھ میں کہا۔

"باس۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ جب تک یہ بات کلیئر نہ ہو جائے گہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آ رہا ہے ہم ہمیں رہیں"..... راسن

نے کہا۔

”ڈیکھو راسن۔ یہ بات درست ہے کہ تم نے پاکیشیا میں مش
مکمل کیا ہے اور تم نے وہاں پاکیشیائی سائنس دان کو ہلاک کیا ہے
اور اس کے فارمولے کو جلا کر اس کی لیبارٹری تباہ کی ہے اس لئے
ہو سکتا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں اس لئے آ رہا ہو کہ
تم دونوں سے اس سائنس دان کی ہلاکت کا انتقام لے سکے۔ ایسی
صورت میں اس کا نکراو تم سے ناگزیر ہے اور مجھے اس بات کا بھی
لیقین ہے کہ عمران چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو تم دونوں یہاں اس کے
لئے موت کا پھنڈہ بن سکتے ہو لیکن یہاں تک میں عمران کو جانتا
ہوں وہ صرف اس مقصد کے لئے یہاں نیم لے کر نہیں آئے گا۔“
ثارسن نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ وہ کسی اور مشن پر یہاں آ رہا ہے۔“ راسن
نے کہا۔

”یا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جس فارمولے کو تم نے جلایا ہے
وہ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے یہاں آ رہا ہو تو اس
فارمولے سے ہمارا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہم اس
کے راستے میں نہیں آئیں گے۔“ ثارسن نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”باس۔ اگر عمران کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ اس سائنس
دان کو ہم دونوں نے ہلاک کیا ہے تو وہ یہاں چہلے ہمارے بارے

ہیں معلومات حاصل کرے گا تاکہ ہمارے ذریعے اصل بات تک پہنچ

سکے۔ اس کے بعد ہی کوئی کارروائی کرے گا۔“..... ڈیزی نے کہا۔

”اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم دونوں اس دوران جیزہ، ہوائی پر
پہلیاں گزار لو تاکہ تمہارا نکراو عمران سے نہ ہو سکے اور وہ تمہاری
طرف سے مایوس ہو کر کسی اور طرف کا رخ کرے۔“..... ثارسن نے
کہا۔

”ٹھیک ہے راسن۔ باس درست کہہ رہے ہیں۔ ہمیں خواہ مخواہ
کسی سے الجھنے سے کیا ملے گا۔ ابھیت تو بہر حال اپنے کام کرتے ہی
ہتھے ہیں۔“..... ڈیزی نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تو باس پھر ہمیں اجازت ہے جیزہ، ہوائی
ہانے کی۔“..... راسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یا۔ اور اب تمہارا یہ ہی مون سرکاری طور پر منایا جائے گا
لیکن اب میں تمہیں بھیج رہا ہوں اس لئے تمام اخراجات بھی تنظیم
ہی ادا کرے گی۔“..... ثارسن نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس
پڑے۔ ان کے چہرے صرفت سے چمک اٹھے تھے اور پھر ان دونوں
لے باس کا شکریہ ادا کیا اور آفس سے باہر آگئے۔

کھا تھا اس نے اس نے سارے رسائلے اور اخبارات بند کر کے
سامنے والی سیٹ کے عقب میں بنے ہوئے مخصوص پاکس میں ڈالے
اور عمران سے مخاطب ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ کو اتنی طویل نیند کیسے آجاتی ہے۔"
صلدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے غلط الفاظ بولے ہیں۔ نیند تو نیند ہی ہوتی ہے۔ البتہ
رسد طویل اور مختصر ہو سکتا ہے۔..... عمران نے اسی طرح آنکھیں
بند کئے کہنے کے لئے اس طرح جواب دیا جسیے وہ جاگ رہا ہو لیکن اس نے
صرف آنکھیں بند کی ہوئی ہوں۔

"تو آپ جاگ رہے ہیں لیکن پھر آپ آنکھیں بند کر کے کیا سوچتے
ہے؟"..... صدر نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"خواب دیکھا رہتا ہوں جو قسمت نے میرے مقدر میں لکھ دیئے
گئے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"خواب۔ لیکن خواب تو نیند میں ہی نظر آتے ہیں اور آپ کی آواز
اور اپہر بتا رہا ہے کہ آپ سرے سے سوئے ہی نہیں۔"..... صدر نے
کہا۔

"نیند والے خوابوں کے علاوہ بھی دو قسم کے خواب ہوتے ہیں۔
ماں آنکھوں کے خواب اور بند آنکھوں کے خواب۔ جاگتی آنکھوں
والے خواب تو سب دیکھتے ہیں لیکن اصل لطف بند آنکھوں والے
آپ دیتے ہیں۔ جو چاہو خواب دیکھ لو۔ ہمارے بچپن میں لگیوں

ہوانی جہاز کی کشادہ سیٹوں پر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔
عمران کے ساتھ والی سیٹ پر صدر تھا جبکہ ان سے آگے جو لیا اور
صالہ دونوں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں اور عقی سیٹوں پر متوجہ اور
کیپشن شکل میں موجود تھے۔ عمران اپنی عادت کے مطابق پشت پر سر تنکا
کر آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا اور جب سے پاکشیا سے فلاٹس روائے ہوئی
تھی عمران مسلسل اسی پوزیشن میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔ راستے میں دو
بجگہ جہاز نے قیوں لینے کے لئے لینڈ کیا لیکن چونکہ مسافر باہر نہیں
گئے تھے اس نے عمران اور اس کے ساتھی بھی جہاز کے اندر ہی
موجود رہے تھے اور عمران مسلسل سوتا ہی رہا تھا جبکہ دوسراے
ساتھی آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے اور صدر چونکہ وہاں
بیٹھ کر ان سے بات نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ رسائلے اور اخبارات
پڑھنے میں ہی مصروف رہا تھا لیکن اب وہ رسائلے پڑھ پڑھ کر متگ آ

اور محلوں میں ایک بڑا ساذبہ اٹھائے لوگ پھرتے رہتے تھے جس کے ایک طرف گول ساشیشہ لگا ہوا ہوتا تھا اور وہ پکوں سے ایک آنے لے کر انہیں ایک شیشے سے آنکھ لگانے کی اجازت دیتے اور ساتھ ساتھ ایک ہینڈل سا بھی گھماتے رہتے تھے اور زبان سے کمثری کرتے رہتے تھے کہ بارہ من کی دھو بن دیکھو، تاج محل کا منظر دیکھو، ناگن کا ناج دیکھو۔ وغیرہ وغیرہ اور اس میں نجات کرنے آنے خرچ کر دیتے کہ بارہ من کی دھو بن دیکھ سکوں لیکن وہاں ایک دلی پتلی عورت ہی نظر آتی تھی جو کپڑے دھو رہی ہوتی اور میں سوچتا رہتا کہ آخر یہ دلی پتلی عورت بارہ من کی کیسے ہو سکتی ہے۔ لیکن آج تک میری بھی میں ہی نہیں آسکا۔ اگر تمہیں معلوم ہو تو تم بتاؤ۔..... عمران کی زبان روایت ہوئی تو پھر مسلسل روایتی ہی رہی۔

اوہ۔ اب سمجھا ہوں۔ آپ اس طرح اپنی زبان کو آرام دیتے ہیں ورنہ آپ کی زبان رک ہی نہیں سکتی۔..... صدر نے ہستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے کیس کے سلسلے میں جو بیٹھنگ دی ہے اس کے مطابق لارچ ویو پراجیکٹ ڈیکھو شیا جیرے میں مکمل ہو رہا ہے اور آپ ولنگن جا رہے ہیں جبکہ ڈیکھو شیا جیرہ تو یونان کے قریب سمندر میں ہے۔..... صدر نے کہا۔

”ہم نے پراجیکٹ کے خلاف کوئی مشن مکمل نہیں کرنا۔ کیونکہ پاکیشیا کا کوئی ارادہ اسرائیل پر سنار میراں فائز کرنے کا نہیں ہے۔

سنتا۔ البتہ ہم نے پاکیشیا کے ڈیفنس کے لئے تاکہ کافرستان اور اسرائیل مل کر یا صرف کافرستان پاکیشیا پر سنار میراں فائز کریں۔ لارچ ویو کا فارمولہ حاصل کرنا ہے اور یہ فارمولہ پاکیشیا میں فائل ہونے کے قریب تھا کہ ایکریمین ڈیجنٹوں نے اس ساتھ دان کو ہمی ہلاک کر دیا اور فارمولہ بھی جلا دیا اور لازماً یہ فارمولہ ایکریمیا میں ہی ہو سکتا ہے۔ ڈیکھو شیا میں نہیں۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”انہوں نے جب ہمارے ملک میں یہ اہم مشن مکمل کیا ہے تو لازماً وہ اب پوری طرح اور ہر طرف سے ہوشیار بھی ہوں گے۔ صدر نے کہا۔

”ظاہر ہے انہیں ایسا ہونا بھی چاہئے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”اس کے باوجود ہم اپنی اصل شکلوں میں وہاں جا رہے ہیں۔ صدر نے کہا۔

”اس نے تاکہ انہیں ہماری ایکریمیا آمد کی پیشگی اطلاع مل جائے اور وہ ہمارا شایان شان استقبال کر سکیں۔ اب تم خود سوچو صدر پیار ہیٹگ ہبادر اور اس کے ساتھ ساتھ سبران پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمیا جا رہے ہوں اور ایسے پورٹ پر ان کا استقبال کرنے والا بھی کوئی نہ ہو۔..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہمیں تو کوئی چہچانتا بھی نہیں ہو گا۔ اصل مسئلہ تو آپ کا ہے۔

صفدر نے ہستے ہوئے کہا۔

"بھج غریب کو کون جانتا ہے۔ تین میں نہ تیرہ میں۔" عمران نے جواب دیا تو صدر نے اختیار ہنس پڑا۔

"تین تیرہ کی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ مسئلہ وہاں کام کرنے کا ہے اور آپ کے بارے میں اگر انہیں اطلاع مل چکی ہو گی تو پھر ظاہر ہے وہ ہر قدم پر رکاوٹیں کھڑی کریں گے۔ ایکریمیا کے پاس بلا مبانغ سینکڑوں چھوٹی بڑی سرکاری سمجھنیاں ہوں گی۔ ہم کس کس کے ساتھ لا ریں گے۔" صدر نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم وہاں جا کر اخبار میں اشتہار دیں کہ ہمیں فلاں فارمولہ چاہئے۔ جو صاحب اس کی نشاندہی کرے گا اسے انعام دیا جائے گا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے آنکھیں کھول لی تھیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تو آپ اس طرح انہیں سامنے لانا چاہئے ہیں۔" صدر نے کہا۔

"سامنے لانے کی ضرورت نہیں ہے صدر یا جتنگ بہادر۔ کیونکہ اگر ہمارا استقبال کوئی کرے گا تو وہ ایک ہی سمجھنی کے امتحنہ ہوں گے۔ نارسن سمجھنی۔ جس کا چھیف نارسن کلب کا مالک اور میخ نارسن ہے اور جس کے سمجھنوں راسن اور ڈیزی نے پاکیشیا میں اپنے طور پر مشن مکمل کیا ہے اور ہمارے لحاظ سے واردات کی ہے۔ یہ بھی بتاؤں کہ ایک ایکریمیا میں وہاں پاکیشیا میں ایکرپورٹ پر موجود تھا اور

"اس قدر بے چین واقع ہوا تھا کہ ابھی ہم وہیں موجود تھے کہ اس نے باقاعدہ انٹر نیشنل فون بوخہ سے ایکریمیا فون کر کے نارسن کو ہمارے بارے میں اطلاع دے دی تھی۔"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن وہاں تو آپ ہمارے ساتھ تھے۔ آپ کو کیسے اس بات کا علم ہو گیا۔"..... صدر نے چونکہ کھریت بھرے لجھ میں کہا۔

"ہمارے ساتھ دوغیر شادی شدہ خواتین تھیں اور تم جانتے ہو کہ ایکرپورٹ پر ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ان کی حفاظت ضروری تھی اور اسی حفاظت کے لئے نائیگر سے زیادہ مناسب اور کون ہو سکتا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"نائیگر وہاں ایکرپورٹ پر تھا۔ نہیں عمران صاحب۔ وہاں اگر وہ اوتا چاہے میک اپ میں ہی کیوں نہ ہوتا مجھے معلوم ہو جاتا اور پھر اس نے آپ کو کب رپورٹ دی تھی۔"..... صدر نے کہا۔

"میں آج تک تمہیں نظر نہیں آیا۔ نائیگر تو پھر میرا شاگرد ہے۔"

"کیسے نظر آ سکتا ہے۔ ویسے اگر تم اس سپروائزر کو عنور سے دیکھتے جو ہماری نیبل کے ارد گرد موجود تھا اور جس نے فلاٹ کی روائگی کا اعلان ہونے اور ہمارے اٹھنے پر ہمیں باقاعدہ سی آف کیا تھا۔ سی آف کا مطلب تھا کہ ہمارے بارے میں رپورٹ ایکریمیا پہنچ چکی ہے اور میں نے اس بات کا شکریہ ادا کیا تو اس نے کہا کہ جتاب ایکریمیا میں اکر ہم نارسن کلب میں جائیں تو وہ معنوں ہو گا اور میں نے سرہلایا تھا اور یہ ساری کہانی مکمل ہو گئی۔"..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ انتہائی حریت انگیر۔ تو وہ نائینگر تھا۔ لیکن وہ اس روپ میں کیوں تھا۔ کیا آپ کو خطرہ تھا کہ ہم پر حملہ ہو سکتا ہے۔“ صدر نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہم بے چاروں پر کسی نے کیا حملہ کرنا ہے۔ مجھے اصل فکر جو یا اور صالح کی تھی۔“..... عمران نے جواب دیا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو آپ نہیں بتانا چاہتے۔ ٹھیک ہے آپ کی مرضی۔“ صدر نے کہا۔

”کمال ہے۔ ابھی سے ہتھیار ڈالنے کی عادت ڈالنا شروع کر دی ہے۔“..... عمران نے حریت بھرے لمحے میں کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑا۔

”ہتھیار ڈالنے۔ کیا مطلب۔“..... صدر نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”شادی کے بعد تو ظاہر ہے شوہر کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑتے ہیں۔ لیکن تم نے ابھی سے ہی ریہر سل شروع کر دی ہے۔ بعد میں کیا ہو گا۔“..... عمران نے بڑے سادہ سے لمحے میں کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں نے ہتھیار نہیں ڈالے بلکہ اپنا خون جلانے سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ آپ سے اس معاملے پر اصرار کرنا صرف اپنا خون جلانے کے ہی مترادف ہے۔“..... صدر نے کہا تو اس بار عمران بے

اختیار ہنس پڑا۔

”تیل کی بجائے خون جلانا۔ واہ۔ کیا آئینہ میں سچونیشن ہے۔“ بہر حال تمہارا خون جلا کر میں صالح کی بد دعائیں نہیں لینا چاہتا کہ بے خون کا آدمی اس کے حصے میں آگیا ہے۔ اس لئے بتا دتا ہوں کہ مجھے اطلاع ملی تھی کہ ایکریمین ایجنت ہماری نگرانی کر رہے ہیں اور ایک ایجنت نے ریسٹوران کے بیرون سے بات پیش کی ہے اور ظاہر ہے فلاںٹ کے انتظار میں ہم نے ریسٹوران میں یہیضا تھا اس لئے مجھے شک پڑ گیا کہ ہو سکتا ہے کہ ویٹر کی مدد سے وہ ہماری کافی میں کوئی گودڑنہ کر دیں اس لئے میں نے نائینگر کو کہا تھا کہ وہ سیر و امزور کی جگہ لے لے تاکہ اس ویٹر پر نگاہ رکھی جاسکے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ شاید اس ایجنت نے ویٹر سے بات کی تھی کہ وہ ہماری میز پر کوئی ڈکنا خون نصب کر دے لیکن ویٹر کو ہمت نہیں پڑی ہو گی۔“

عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”لیکن عمران صاحب۔ کیا نارسن کے پاس فارمولہ ہو گا یا نارسن کو معلوم ہو گا کہ فارمولہ کہاں ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”نہیں۔ انہیں اس بارے میں معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔“..... عمران نے کہا۔

”جبکہ میرا خیال ہے کہ انہیں فارمولے کے بارے میں علم ہو گا اور یہ فارمولہ انہیں باقاعدہ سمجھایا جی گیا ہو گا۔“تب ہی انہوں نے پاکشیا کے ساتھ دان کے فارمولے کو بچان کر اسے جلا یا تھا ورنہ

وہ آپ کی طرح سائنس دان تو نہیں تھے کہ از خود اس فارمولے کو
سمجھ سکتے۔ صدر نے کہا۔

فارمولے کی فائل پر لارج دیو فارمولہ لکھا ہوا ہو گا۔ عام طور پر
سائنس دانوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ فائل پر باقاعدہ اس فارمولے
کا نام لکھتے ہیں۔ بہر حال تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن اب
تو یقیناً ان کے پاس فارمولہ موجود نہیں ہو گا۔ عمران نے کہا۔

”تو پھر ان کے خلاف کیا کارروائی کریں گے۔ کیا صرف پاکیشیانی
سائنس دان کی ہلاکت کا انتقام لیں گے۔ صدر نے کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ میں صرف اپنے مشن پر نظر رکھتا ہوں۔
باتی رہا انتقام تو انہیں بہر حال اس ہلاکت کا خمیازہ تو بھلگتا ہی ہو گا
لیکن ابھی نہیں۔ بعد میں ہی۔ عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر آپ کو اس نارسن کی تنظیم سے لٹک کر کیا فائدہ ہو گا جبکہ
آپ چہلے سے جاتے ہیں کہ نارسن چیف ہے۔ وہ نارسن کلب کا مینیز
ہے۔ صدر اب باقاعدہ برج پر اتر آیا تھا۔

”نارسن کے رابطے یقیناً ایسے لوگوں کے ساتھ ہوں گے جو اس
فارمولے کے بارے میں جانتے ہوں گے کہ یہ فارمولہ کہاں ہے۔
عمران نے کہا۔

”تو آپ اس ذریعے سے فارمولے تک پہنچا چلہتے ہیں۔ لیکن کیا
نارسن آپ کے ساتھ تعاون کرے گا۔ صدر نے کہا۔
”وہ تو نہیں کرے گا کیونکہ وہ بھی بہر حال ہجنسی کا چیف ہے اور

چیف چاہے تمہارا ایکسٹو ہو یا فورسٹارز کا چیف صدیقی ہو۔ سب ہی
تعاون نہیں کرتے۔ ہزاروں بار کہا ہے کہ تعاون کرو اور موٹی رقم کا
چیک دے دو۔ لیکن تمہارا چیف سنتا ہی نہیں اور صدیقی تو بس
صرف صدیقی ہی ہے۔ عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا
اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی جہاز کی اندر ورنی روشنیاں جل
اٹھیں اور اس کے ساتھ ہی جہاز کے ونگز ایئر پورٹ پر لینڈ کرنے کا
اعلان پائنسٹ کی طرف سے ہونے لگا اور اعلان کے ساتھ ہی جہاز میں
بھی زندگی جاگ اٹھی۔ سب لوگ بیٹھے وغیرہ باندھنے اور اپنے
وستی بیگ وغیرہ سنبھالنے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی در بعد وہ
سب ضروری چیزیں کے بعد پیک لاؤخ میں داخل ہوئے تو عمران
نے انہیں وہیں ٹھہرنا کے لئے کہا اور خود وہ ایک پیک فون بوقت
کی طرف پڑھ گیا۔ اس نے سائینیڈ کاؤنٹر سے فون کارڈ خریدا اور پھر
فون چیس کے مخصوص خانے میں کارڈ ڈال کر بٹن دبایا اور پھر
مخصوص لائٹ آن ہونے پر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر
پر لیں کرنے شروع کر دیتے۔ لیکن دوسرا طرف سے گھنٹی بجتی رہی
اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا
اور کارڈ کو مزید دبا کر اس نے لائٹ آن ہونے پر دوبارہ نمبر پر لیں
کرنے شروع کر دیتے۔

”نارسن کلب۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز ستائی

کہا۔

”ڈیزی نے راسن سے شادی کر لی ہے اور وہ دونوں ہی مون منانے آج ہی جزیرہ ہوانی روانہ ہوئے ہیں اس نے ڈیزی کا فلیٹ تو بند ہو گا۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم ڈیزی سے کیا کام لینا چاہتے ہو۔ تم ہمارے ہمہ ان ہو۔ مجھے تمہارا کام کر کے بے حد سرست ہو گی۔“
ثارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کام تو کچھ نہیں تھا۔ میں تو صرف اس نے اسے فون کر رہا تھا کہ ہم ہمہاں کچھ روز رہیں گے۔ وہ مجھے آکر مل لے کیونکہ اگر میں اسے نہ بتاتا تو اسے شکایت ہوتی۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”کہاں ٹھہرنے کا رادہ ہے۔“..... ثارسن نے پوچھا۔

”ہوٹل گرانڈ میں کمرے بک ہیں۔ دوسو آٹھ سے دوسو بارہ تک۔ میرا روم نمبر دو سو آٹھ ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میری طرف سے محلی آفر ہے عمران۔ کسی قسم کی بھی کوئی ضرورت ہو تو تم مجھے کال کر سکتے ہو۔ مجھے تمہارا کوئی بھی کام کر کے بے حد خوشی ہو گی۔“..... دوسری طرف سے ثارسن نے کہا۔

”شکریہ۔ آپ جیسے ہم بانوں کے شہر میں بھلا ہمیں کیا مشکل پیش آسکتی ہے۔ گلڈ بانی۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ کالا اور پھر فون بوتھ سے باہر آگیا۔

”کے فون کیا ہے۔ کیا چیف کو۔“..... جو یا نے کہا۔

”کرنے لگا تھا ڈیزی کو تاکہ اسے اطلاع دے سکوں کہ ہم لوگ

”مسٹر ثارسن سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔
”پاکیشیا کا علی عمران۔ کیا مطلب۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میرا نام آپ کے باس اچھی طرح جانتے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”ہو ہو لڑ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہمیلو۔ میں ثارسن بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“
”عمران نے کہا۔

”اوہ۔ عمران تم۔ کیا پاکیشیا سے بول رہے ہو۔“..... دوسری طرف سے چونک کہ حریت بھرے لجھ میں کہا گیا۔

”نہیں۔ ولنگن ایئر پورٹ سے بول رہا ہوں۔ ہم چند ساتھی یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں۔ میں نے ڈیزی کے فلیٹ پر فون کیا لیکن وہاں پر کوئی رسیور ہی نہیں اٹھا رہا۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ اس نے فلیٹ تبدیل کر لیا ہو اور آپ کو اس کا نیا نمبر معلوم ہو کیونکہ ڈیزی اور راسن جب پاکیشیا نے تجھے تو ڈیزی نے مجھے بتایا تھا کہ وہ رائزنگ سٹار کو چھوڑ کر اب آپ کی تنظیم میں باقاعدہ طور پر شامل ہو چکی ہے۔“..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے

ہے اور ہمیں یہ معلوم نہیں کہ فارمولہ کہاں موجود ہے اور شہی کوئی بتانے والا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ایکریکا تو سرپاور ہے سہماں تو لاکھوں کی تعداد میں فارمولے ہوں گے اور بجانے کتنے سور ہوں گے اور کتنی تیزی میں سہماں کسی ایک فارمولے کو تلاش کرنا ایسے ہے جیسے بھوسے کے ڈھیر سے سوئی تلاش کرنا۔..... اس بار صالح نے کہا۔

"جذبہ صادق ہو تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔..... جو یا نے کہا۔

"آج تک تو ہوا نہیں۔..... عمران نے فوراً ہی کہا تو جو یا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ تم تو کم از کم یہ بات نہ کرو۔..... جو یا نے حریت ہرے لمحے میں کہا۔

"صدر خطبہ تک حیاد نہیں کر سکا۔ پھر کیسے ناممکن ممکن ہو سکتا ہے۔..... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کی تو سب بے اختیار اس پڑے۔

"تم پر پھر دورہ پڑنے لگا ہے۔..... جو یا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں خلکی کا عنصر نمایاں تھا لیکن سب نے ہی ٹھوس کیا کہ خلکی بہر حال مصنوعی تھی اور پھر اس سے ہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

سہماں پہنچ گئے ہیں لیکن اس کے نمبر پر رابطہ ہی نہ ہوا اس لئے میں نے اس کے چیف مارسن کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ ڈیزی نے راسن سے شادی کر لی ہے اور آج ہی وہ ہی مون منانے جزیرہ ہوائی گئے ہیں۔..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ نے اس طرح مارسن کو اپنے سہماں پہنچنے کی باقاعدہ اطلاع دی ہے۔..... صدر نے ہنسنے ہوئے کہا تو باقی ساتھی بھی حریت سے اسے دیکھنے لگے کیونکہ جہاز میں عمران اور صدر کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی اس بارے میں دوسروں کو کوئی علم نہیں تھا اور ان کے اس طرح حیران ہونے پر صدر نے محقر طور پر انہیں بھی بتا دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسیوں کے ذریعے وہ سب ہوٹل گرائنز پہنچ گئے۔ غسل کرنے اور نیچے ڈانتنگ ہال میں کھانا کھانے کے بعد کافی پینے کے لئے وہ سب عمران کے کمرے میں اکٹھ ہو گئے۔

"اب مشن کا کیا ہو گا۔..... جو یا نے کہا۔
"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔..... عمران نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے برجستہ جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب مشن کے سلسلے میں خود ہی واضح نہیں ہیں۔..... خاموش بیٹھے ہوئے کیپشن شکیل نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ اس لئے کہ مشن فارمولے کا حصول

”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (السن) بول رہا ہوں۔“
عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لجھ میںہے۔

”البرٹ بول رہا ہوں عمران صاحب۔“..... دوسری طرف سے
ایک ہروپاں آواز سنائی دی تو عمران نے ہاڑ بڑھا کر لاڈڑ کا بٹن
پر میں کر دیا۔

”کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ اتنی ملدي۔“..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں عمران صاحب۔ آپ نے نارسن کو کال کیا تو اس کے بعد
نارسن نے ڈیفنس سیکرٹری کو کال کیا اور انہیں آپ کے بارے میں
 بتایا اور کہا کہ آپ یقیناً لارچ ویو فارمو لے سلسے میں ہی ایکری میا
 تباچے ہیں۔ اس لئے ڈیفنس سیکرٹری صاحب سپیشل ایس وی سور کو
 خصوصی ہدایات جاری کر دیں کہ وہ لارچ ویو فارمو لے کی خصوصی
 حفاظت کریں۔ جس پر ڈیفنس سیکرٹری نہ کہا کہ عمران کو کیے
 معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ فارمولہ سپیشل ایس وی سور میں ہو سکتا ہے
 تو نارسن نے انہیں بتایا کہ ایسی باتیں عمران کو کسی نامعلوم
 ذریعے سے خود بخود معلوم ہو جاتی ہیں جس پر ڈیفنس سیکرٹری نے کہا
 کہ وہ آرڈر کر دیں گے۔“..... البرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ویری گڈ۔ تو میرا اندازہ درست ثابت ہوا کہ نارسن کو اس
 بارے میں یقیناً معلوم ہو گا لیکن یہ سپیشل ایس وی سور ہے
 کہاں۔“..... عمران نے کہا۔

”میں نے ڈیفنس سیکرٹری آفس میں ایک آدمی سے بات کی ہے
 اور اسے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ وہاں کمپیوٹر پر پرستال کر
 کے مجھے تفصیل بتائے گا تو میں آپ کو فون کر دوں گا۔“..... دوسری
 طرف سے کہا گیا۔

”فوراً فون کرنا سہماں میرے ساتھی فارغ بیٹھ کر بے حد بور ہو
 رہے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں فوراً کال کر دوں گا۔“..... دوسری طرف سے
 کہا گیا تو عمران نے اسکے کہہ کر رسیور کھد دیا۔

”یہ صاحب کیا نارسن کے کلب میں کام کرتے ہیں۔“..... صدر
 نے فوراً ہی کہا۔

”نہیں۔ ان کا تعلق معلومات فروخت کرنے والی ایک بین
 الاقوامی تنظیم سے ہے لیکن یہ اپنے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔ میں
 نے پاکیشی سے سہماں آنے سے چھٹے انہیں باقاعدہ ہائر کیا تھا کیونکہ وہ
 نارسن ایک انجنسی کا چیف ہے اور میں اسے جانتا ہوں وہ اہتمامی
 اریت یافتہ آدمی ہے اس لئے احمحقوں کی طرح اس پر چڑھ دوزنے
 سے کچھ معلوم شہ ہو سکتا تھا اور چونکہ اس کی انجنسی نے اس
 نارمو لے کے سلسے میں پاکیشی میں کام کیا ہے اس لئے لامحالہ اسے
 اس بارے میں بنیادی معلومات حاصل ہوں گی۔ اس سارے سیٹ
 آپ کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے البرٹ سے بات کی تو البرٹ
 نے وعدہ کر لیا کہ وہ نارسن کے ذاتی فون کو اس طرح چکیک کرے گا

کہ نارسن کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کیونکہ لا محلہ نارسن نے بطور
بجھنی چیف اپنے فون کی حفاظت کا خصوصی امظام کر رکھا ہو گا
لیکن اب تم نے دیکھا کہ وہ بہر حال نارسن کے بارے میں کامیاب
رہا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”تو آپ نے پہلے اس لئے جان بوجھ کر نارسن کو کال کیا تھا لیکن
کیا یہ ضروری تھا کہ وہ ڈیفس سیکرٹری کو کال کرتا۔..... صدر نے
کہا۔

”ہماری فیلڈ میں کوئی بات ضروری نہیں ہوتی۔ تمام کام
امکانات پر کئے جاتے ہیں۔..... عمران نے جواب دیا اور سب نے
اشبات میں سرہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد فون کی گھنٹی^{گھنٹے}
ایک بار پھر نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھالیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“
عمران نے اپنے خصوصی لجج میں کہا۔

”البرٹ بول رہا ہوں عمران صاحب۔“..... ڈیفس سیکرٹری
صاحب کے آفس سے روپرٹ ملی گئی ہے۔ یہ سپیشل ایس وی سور
ولنگلن میں ہی ہے۔ ولنگلن کے شمال مغرب میں ایک علاقہ ہے جسے
راسٹر فیلڈ کہا جاتا ہے اور راسٹر فیلڈ میں ایک بڑی فوجی چھاؤنی ہے
جسے مارشل ایئریا کہا جاتا ہے۔ سپیشل ایس وی سور اسی مارشل
ایئیسے میں چھاؤنی کے اندر ہے اور اسے اہتمائی محفوظ ترین سور سمجھا
جاتا ہے۔..... البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس مارشل ایئریسے کا انچارج کون ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔
”اس کا انچارج جنرل فرینک ہے اور جنرل فرینک اہتمائی سخت
ان ادمی ہے۔..... البرٹ نے جواب دیا۔

”اس سور سے اگر فارمولہ نکالنا ہو تو کون اسے نکلا سکتا ہے۔“
ان نے کہا۔

”یہ تو مجھے نہیں معلوم عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ ڈیفس
لاری صاحب نکال سکتے ہوں یا کوئی اور بھی نکلا سکتا ہے۔ حتی
کہ پہلے نہیں کہہ سکتا۔..... البرٹ نے جواب دیا۔

”کیا تم یہ پوانت معلوم کر سکتے ہو۔ یہ میرے لئے اہتمائی اہم
انٹ ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”معاوضہ ڈبل دینا ہو گا آپ کو۔“..... البرٹ نے کہا۔
”ٹھیک ہے۔ بے فکر ہو۔ ڈبل مل جائے گا۔“..... عمران نے

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر ایک گھنٹہ مزید انتظار کریں۔ میں
کل کر دوں گا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور
دیا۔

”میرا خیال ہے کہ ڈیفس سیکرٹری تمام چھاؤنیوں کا انچارج ہو
۔ نارسن نے بھی اسے ہی کہا ہے کہ فارمولے کی حفاظت کی جائے
۔ پھر ڈیفس سیکرٹری کے آرڈر سے ہی وہ نکل سکتا ہو گا۔“..... صدر
لے کہا۔

"دیکھو۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ فارمولہ کی اگر ڈیگوشیاں کام کرنے والے سائنس دانوں کو ضرورت ہو ان کا تو کوئی تعلق ڈیفسن سیکرٹری سے نہیں ہو سکتا۔ ڈیفسن سیکرٹری شاید صرف اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہو گا کیونکہ یہ سڑا بہر حال فوجی چھاؤنی میں موجود ہے"..... عمران نے کہا اور سب اشیات میں سر بلادیے کیونکہ عمران کی بات بھجے میں آگئی تھی اور ایک گھنٹے بعد جب فون کی گھنٹی بھی تو عمران نے رسیور اٹھایا۔ دوسری طرف البرٹ ہی تھا۔

"عمران صاحب۔ پیشل ایس وی سور سے فارمولہ صرف پرائم منسٹر کے خصوصی اجازت نامے سے ہی نکلا جاسکتا ہے۔ ڈیفسن سیکرٹری صاحب صرف اس سور کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ سور کے اندر موجود فارمولوں سے اس کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے"..... البرٹ نے کہا۔

"لیکن اگر کسی کو کوئی فارمولہ چاہئے ہو تو پھر وہ کیا پرائم منسٹر سے رابط کرتا ہے"..... عمران نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے انہیں خصوصی اجازت نامے دیئے جاتے ہیں جن پر ان کے تصدیق شدہ دستخط ہوتے ہیں۔ اس اجازت نامے کی مدد سے وہ مطلوبہ فارمولہ حاصل بھی کر لیتے ہیں اور اسے واپس جمع بھی کر دیتے ہیں"..... البرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ وہاں مارشل ایریئے میں اس سور کا

اہم کون ہے جو سور کھول کر فارمولے نکال کر دیتا ہو گا۔"

عمران نے کہا۔

"بجزل فرینک۔ یہ سارا سسٹم کمپیوٹر کے تحت ہے اور جزل ایک (اتی) طور پر کمپیوٹر کے خصوصی کوڈ جانتا ہے جن کی مدد سے اس سور سے فارمولہ باہر آتا ہے اور واپس جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کو معلوم نہیں۔ لیکن عمران صاحب یہ بتا دوں کہ خود جزل ایک بھی اگر چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا۔ کمپیوٹر میں پرائم منسٹر صاحب کے خصوصی دستخطوں والا کارڈ ڈالا جاتا ہے تو جزل فرینک کو کام کرتے ہیں اور اگر صرف کارڈ ڈالا جائے اور جزل فرینک استعمال نہ کریں تو بھی کچھ نہیں ہوتا"..... البرٹ نے جواب

ہو نہہ۔ واقعی فول پروف انتظامات ہیں۔ ٹھیک ہے۔ بے حد

کریں"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا تیجہ نکلا ہے"..... جو لیا نے کہا۔

"ٹائیں ٹائیں فش"..... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب"..... جو لیا نے من بناتے ہوئے کہا۔

"فارمولہ فوجی چھاؤنی کے اندر سور میں ہے اور کارڈ کمپیوٹر کھول سکتا ہے اور جزل فرینک کے بغیر کوئی اور اسے کھول نہیں سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ پرائم منسٹر اور جزل فرینک دونوں جب اسے واپس جمع بھی کر دیتے ہیں"..... البرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ وہاں مارشل ایریئے میں اس سور کا

"ہی ہے کہ ہم اس چھاؤنی میں جا کر اس سور کو کسی بھی سے ازادی اور پھر سور کھول کر اس میں سے اپنے مطلب کا فارمولہ لے آئیں لیکن ایسا ہوتا ناممکن ہے کیونکہ ایسے سور اس انداز میں تعمیر کے جاتے ہیں کہ ان پر ایسی بھی اثر نہیں کرتے۔ اس لارج فارمولے کو باہر نکلنے کے لئے ہمیں چہلے ڈیگو شیا جانا ہو گا۔ وہاں اس سائنس دان کے پاس اس کا خصوصی کارڈ ہو گا اسے ساخت کرہم مارشل ایریسے میں پہنچیں اور پھر وہ سائنس دان کا رڈ جنل فرینک کو دے اور جنل فرینک اس کارڈ کی مدد سے سور کھول کر اس میں سے فارمولہ نکال کر اس سائنس دان کو دے اور پھر "سائنس دان یہ فارمولہ ہمارے حوالے کرے۔ تب جا کر مشن مکمل ہو گا"۔ عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار منہ بنالئے کیونکہ سب بھگنے تھے کہ جو کچھ عمران کہہ رہا ہے وہ درست ہے اور اس انداز میں فارمولہ بہر حال انہیں نہیں مل سکتا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"..... جو یا نے کہا۔

"مری بات مانیں تو، ہم اس مارشل ایریسے پر پریڈ کر دیتے ہیں۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"..... اچانک تغیر نے کہا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھا رہا تھا اچانک بول چڑا۔

"پوری چھاؤنی ازا دو گے لیکن پھر بھی سور نہیں کھلے گا"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ چہلے ڈیگو شیا چلیں۔ وہاں سے اس سائنس دان

کو کارڈ سیست اغا کر کے ہہاں لے آئیں اور جنل فرینک کو بجور کر کے فارمولہ حاصل کریں"..... صالح نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ایک اور آسان حل بھی ہے"..... عمران نے کہا تو سب بے اچانک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کون سا"..... جو یا نے کہا۔

"کہ ہم فارمولے پر لعنت بھیجیں اور سی دتفتح کے بعد واپس ہے جائیں اور چھیف کو کہہ دیں کہ سفار میراںک تو ہم بنا ہی رہے ہیں۔ اگر کافستان نے ہم پر سفار میراںک فائز کئے تو ہم بھی کر دیں گے۔ حساب برابر"..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر آپ کو چیک کیسے ملے گا"..... صدر نے مسکراتے ہوئے

"تم سب مل کر میری مدد کرو دینا۔ میں شکریہ کے ساتھ قبول کروں گا"..... عمران نے جواب دیا۔

"تو تم اب اس حد تک گرچکے ہو کہ دوسروں سے مالی مدد مانگتے ہو"..... جو یا نے یکخت کاٹ کھانے والے لمحے میں کہا۔

"بجوری میں حرام بھی حلال ہو جاتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"مران صاحب۔ یہ زیادتی ہے کہ آپ ہماری تشویہوں کو حرام رہے ہیں"..... صدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہا ہے عمران"..... جو یا نے حیران ہو کر کہا۔

شاید صدر نے عمران کے بولے ہوئے محاورے کا جو ہیلو ٹکالا تھا
جو یا کی بجھ میں نہیں آیا تھا۔

”عمران صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ کا حرام مال ان کے
حلال ہے“..... صدر نے کہا۔

”کیا واقعی۔ کیا تم نے بھی کیا ہے“..... جو یا نے عمران
آنکھیں نکلتے ہوئے کہا۔

”حرام حلال کا فیصلہ تو تم خود کر سکتے ہو۔ میں نے صرف ایک
بات کی ہے کہ مجبوری میں حرام بھی حلال ہو جاتا ہے“..... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آئندہ سوچ بجھ کر بات کیا کرو“..... جو یا نے کاث کھانے
والے بچے میں کہا لیکن پھر اس سے چہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
عمران نے رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر
کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیری سے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔

”میکنزی سٹور“..... ایک نسوی آواز سنائی دی۔
”وکی سے بات کراؤ۔ میں پرنس بول رہا ہوں“..... عمران نے
ایک بیمن بچے میں کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو۔ وکی بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

”گرانڈ ہوٹل۔ روم نمبر دو سو آنھ سے پرنس بول رہا ہوں۔ کیا
تم ہاں آسکتے ہو“..... عمران نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے میں پرنس بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے
کہ کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ ذات شریف کون ہیں“..... جو یا نے حیران ہو کر کہا۔

”تمہارے چیف کے فارن ایجنٹ کا سب فارن ایجنٹ“..... عمران
نے کہا۔

”اس سے آپ نے کیا کہنا ہے عمران صاحب“..... صدر نے
کہا۔

”جب وہ آئے گا تو تمہارے سامنے ہی بات ہو گی“..... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک خوش شکل
نو جوان ہاں پہنچ گیا۔ وہ وکی تھا۔ میکنزی سٹور کا اسٹنٹ مینجر۔

”تمہیں ہمارے بارے میں اطلاع تو مل چکی ہو گی“..... عمران
نے کہا۔

”جی ہاں۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ آپ ولنگٹن پرنس ہو رہے ہیں اور آپ
ام سے بھی رابط کر سکتے ہیں اس لئے ہم الٹ تھے“..... وکی نے
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”وکی۔ ایک اہم مسئلہ درپیش ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ فوج سے
تمہارے کافی تعلقات ہیں اور ہمارا مسئلہ بھی فوج سے متعلق ہے۔“
عمران نے کہا۔

"کیا مسئلہ ہے۔ پہلے مجھے بتائیں"..... وکی نے اہتمائی سمجھیدہ لجے میں کہا۔

"راسٹر فیلڈ میں ایک فوجی چھاؤنی ہے مارشل ایریا۔ اس کے انچارج جزل فرینک کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں۔"

عمران نے کہا تو وکی بے اختیار چونک پڑا۔
"کس قسم کی تفصیلات"..... وکی نے کہا۔

"کیا تم جزل فرینک کو جانتے ہو"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح۔ وہ ہمارے سور کا کلاسٹ ہے۔ جب بھی وہ ولگشن آتا ہے تو ہمارے سور پر بھی آتا ہے۔ ویسے وہ مشہور آدمی ہے۔ آدھے سے زیادہ ولگشن اسے جانتا ہو گا کیونکہ وہ اپنے دور میں فٹ بال کا بہترین کھلاڑی رہ چکا ہے اور ہمہاں کے لوگ فٹ بال کے اچھے کھلاڑیوں کو قومی ہمیز کا درجہ دیتے ہیں"..... وکی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہم میں سے کس کا اس سے قرواقامت ملتا ہے"..... عمران نے کہا تو وکی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ نہیں۔ وہ تو چھوٹے قد اور بھاری جسم کا آدمی ہے۔ وہ جب فٹ بال کھیلتا تھا تو بے حد سمارٹ تھا لیکن فٹ بال سے ریشار ہونے کے بعد اس کا وزن کافی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ وہ موٹا ہو چکا ہے"..... وکی نے جواب دیا۔

"لیکن ایسے موٹے آدمی کو فوج میں کیسے برداشت کیا جاسکتا

..... عمران نے کہا۔

"اتنا بھی موٹا نہیں ہے لیکن بہر حال سمارٹ بھی نہیں ہے اور نامے بھاری جسم کا آدمی ہے"..... وکی نے کہا۔

"اس کی فیملی کہاں رہتی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"اس کی فیملی بھی وہیں چھاؤنی میں ہی رہتی ہو گی۔ مجھے معلوم ہیں ہے کیونکہ نہ ہی بھی وہ فیملی کے ساتھ سور پر آیا ہے اور نہ ہم اس سے اس بارے میں کچھ پوچھ سکتے تھے"..... وکی نے جواب دیا۔

"کوئی ایسی شپ کہ جزل فرینک کو چھاؤنی سے باہر کسی جگہ سیرا جاسکے"..... عمران نے کہا تو وکی بے اختیار چونک پڑا۔

"سپر کلب میں جزل فرینک روزانہ آتا ہے۔ اس کا معمول ہے۔ وہ کئی گھنٹے سپر کلب میں رہتا ہے اور پھر واپس چلا جاتا ہے"..... وکی نے کہا۔

"کیا یہ کلب اوپن ہے یا صرف ممبرزٹک ہی محدود ہے"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ اوپن کلب ہے۔ آپ بھی ہاں جاسکتے ہیں"..... وکی نے جواب دیا۔

"اس جزل کا حلیہ بتاؤ اور وقت بھی جب وہ سپر کلب میں جاتا ہے"..... عمران نے کہا تو وکی حلیہ اور وقت بتا دیا۔

"اوکے شکریہ۔ اب تم جاسکتے ہو"..... عمران نے کہا تو وکی نے سلام کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اب آپ لوگ آرام کریں۔ رات کو سپر کلب جائیں گے اور
دہانہ جنل فرینٹ سے ملاقات کریں گے"..... عمران نے کہا۔
"لیکن تم اس جنل کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا اسے انداز
کرو گے"..... جویا نے کہا۔

"میں اس جنل سے اس سور اور اس کے اندر لگے ہوئے کمپیوٹر
کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں"..... عمران نے
کہا۔

"کیا وہ بتاوے گا"..... جویا نے حیران ہو کر کہا۔

"کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے"..... عمران نے کہا تو سب
نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ اپنے
اپنے کمروں میں آرام کر سکیں۔

ثارسن اپنے کمرے میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے
اٹھا کر رسیور اٹھایا۔
"یہ ہے۔ ٹھارسن بول رہا ہوں"..... ٹھارسن نے کہا۔
"بجم بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز
سلالی دی۔

"یہ۔ کیا پورٹ ہے"..... ٹھارسن نے کہا۔
"باس۔ آپ کے فون کو میپ کیا گیا ہے اور آپ نے ڈیفنس
سیکرٹری سے جو بات کی ہے اس کی تفصیل کسی البرٹ نے عمران کو
دی ہے۔ پھر عمران نے اس سے پوچھا کہ وہ یہ معلوم کرے کہ سور
کہاں ہے تو البرٹ نے دوبارہ فون کر کے اسے بتایا ہے کہ سور
راستر فیلڈ میں واقع مارشل ایسیٹ میں ہے اور عمران کی فرمائش پر اس
البرٹ نے تیسری بار فون کر کے اسے بتایا ہے کہ ساتھ دان اور

جزل فرینک مل کر سور سے فارمولائکال سکتے ہیں۔ اس کے بعد عمران نے میکنیزی سور کے اسٹریٹ پیجروکی کو فون کیا اور اسے لپنے کر کے میں بلایا۔ وکی نے عمران کو بتایا ہے کہ جزل فرینک سپر کلب میں رات کو روڑانہ جاتا ہے۔ اس نے جزل فرینک کا حلیہ اور تدوقامت کی تفصیل بھی بتائی اور اب عمران نے لپنے ساتھیوں سے ہکا ہے کہ وہ رات کو سپر کلب جا کر جزل فرینک سے معلوم کریں گے کہ سور کی کیا تفصیلات ہیں اور اس میں کس قسم کا کمپیوٹر نصب ہے۔ جم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو نارسن کے پھرے پر بے اختیار مسکراہٹ رنگنے لگی۔

"ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام جاری رکھو۔" نارسن نے کہا اور پھر اس نے کریڈ دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے تیری سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ البتہ اس سے پہلے اس نے فون کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا تھا۔ اس بٹن کو پریس کرنے کے بعد اس فون پر ہونے والی گفتگو کسی صورت سوائے اس نمبر کے جہاں ڈائل کیا گیا ہو کسی اور جگہ سنائی نہ دے سکتی تھی اور ایسا نارسن نے اس لئے کیا تھا کہ کہیں وہ البرٹ اس کاں پر ہونے والی گفتگو سن کر عمران تک نہ ہنچا دے۔

"مارشل ایریا۔" ایک سخت سی مردابہ آواز سنائی دی۔ "نارسن بول رہا ہوں۔ جزل فرینک سے بات کراؤ۔" نارسن نے تھکمانہ لجھ میں کہا۔

"ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اہلو۔ جزل فرینک بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک اماری سی آواز سنائی دی۔

"جزل فرینک آج رات سپر کلب میں تم سے پاکیشیانی اجتنب ملاقات کریں گے۔ وہ تم سے پسپیش ایسی وی سور کی ساخت، علاقوائی انتظامات اور اس کمپیوٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کریں گے جو اس میں نصب ہے اور تم نے انہیں سب کچھ درست بتا دیتا ہے۔" نارسن نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ نے اپنی پلائٹنگ کے مطابق کام شروع کر دیا ہے۔" جزل فرینک نے کہا۔

"ہا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اس سور سے لارج ویو فارمولائیس کر کے واپس چلے جائیں۔" نارسن نے کہا۔

"لیکن اس ساتھ دان کے کارڈ کا کیا ہو گا۔" جزل فرینک نے کہا۔

"کارڈ تم تک پہنچ نہیں گیا۔" نارسن نے چونک کر کہا۔

"پہنچ گیا ہے۔ لیکن کیا انہیں معلوم ہے کہ کارڈ پہنچ گیا ہے۔"

جزل فرینک نے کہا۔

"ہا۔" تم نے اپنے آپ کو دولت کا پچاری ظاہر کرتا ہے اور اہیں اس فارمولے کی کاپی دینے پر رضا مندی ظاہر کر دینا۔ کہانی تم کو دہنالیتا لیکن کہانی ایسی ہونی چاہئے کہ انہیں یقین آجائے۔"

اور کھا اور انہ کھدا ہوا۔ اس نے آفس کی عتبی دیوار میں موجود
دروازے کے ہینڈل کو گھما یا تو دروازہ کھل گیا اور وہ دوسرا طرف
اوکو گرے میں چکن گیا۔ پھر جب وہ ایک گھنٹے بعد واپس آفس میں
ا تو اس کی خصیت مکمل طور پر تبدیل ہو چکی تھی۔ اس نے کلامی پر
ادھی ہوتی گھری میں وقت دیکھا اور پھر تیز تیر قدم اٹھاتا دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سر کلب کی طرف
اچی چلی جا رہی تھی۔ سپر کلب کی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے
ا تو پارکنگ بوائے دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس نے احتیا
دو دبادہ انداز میں اسے سلام کیا۔

"کار کا خیال رکھنا"..... نارسن نے تحکمانہ لجھے میں کہا اور بغیر
لوگن لئے وہ تیز تیر قدم اٹھاتا کلب کے میں گیٹ کی طرف بڑھتا چلا
کیا۔ اس وقت وہ کلب کے مالک کے روپ میں تھا کیونکہ کلب کا
مالک والٹر تھا جو نارسن کا ہنسنی تھا اور وہ بہت کم کلب جایا کرتا تھا۔
تھوڑی دیر بعد نارسن میخبر کاف کے کمرے میں موجود تھا۔

"جزل فریپک جس میز پر بیٹھے ہیں اس کے ساتھ والی میز میرے
لئے ریزو کر دینا"..... نارسن نے کہا۔

"وہ میز نمبر بارہ پر ہی بیٹھے ہیں اس لئے گیارہ نمبر ریزو کر دینا
ہوں"..... میخبر نے موبدانہ لجھے میں کہا۔

"ایک منٹ۔ کیا تمہارے پاس ٹریم ون ہے"..... نارسن نے
پونک کر کہا۔

نارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک کر لوں گا"..... جزل
فرینک نے کہا۔

"اوکے۔ جب کاپی انہیں دے دی جائے تو مجھے کاں کر کے
پورٹ دے دینا"..... نارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... دوسرا طرف سے کہا گیا تو نارسن نے رسیور
رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"عمران کو اس بار پتہ چلے گا کہ عیاری کے کہتے ہیں۔ وہ اپنے آپ
کو دیبا کا سب سے بڑا عیار سمجھتا ہے"..... نارسن نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا۔

"مجھے خود اس کلب میں جانا چاہئے تاکہ میں چیک کر سکوں کہ
بڑل فرینک کس طرح اداکاری کرتا ہے"..... نارسن نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"سپر کلب"..... دوسرا طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارسن بول رہا ہوں گاف"..... نارسن نے کہا۔

"اوہ۔ میں سر"..... دوسرا طرف سے موبدانہ لجھے میں کہا گیا۔

"میں والٹر کے روپ میں سپر کلب آ رہا ہوں۔ ایک احتیا
ضروری کام ہے"..... نارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے جتاب"..... دوسرا طرف سے کہا گیا تو نارسن نے

"لیں سرہے میخنے جواب دیا۔

"تم اسے بارہ نمبر میز کے نیچے لگا دو۔ میں ہبھاں بینچ کر گفتگو سن لوں گا۔ یہ زیادہ محفوظ رہے گا۔" نارسن نے کہا تو میخنگ کاف نے اشبات میں سرہلا دیا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے اور کسی کو میر نمبر بارہ کے نیچے ٹرمیم دون لگانے کے احکامات دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب جزل فرینک کے لئے روم نمبر فور ریزو کر دو اور جزل فرینک کو بھی اطلاع دے دینا اور روم نمبر فور کی سپیشل مشیزی آن کر دینا۔" نارسن نے کہا۔

"لیں سر۔ پھر تو آپ کو سپیشل روم میں بینٹھنا ہو گا کیونکہ سپیشل مشیزی کو آپ دیں بینچ کر چیک کر سکیں گے۔" میخنگ کاف نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ ٹرمیم دون کا رسیور بھی وہی ہے چنانچہ دینا۔" نارسن نے کہا تو میخنگ کاف نے اشبات میں سرہلا دیا۔ اب نارسن پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا کہ جزل فرینک جوبات کرے گا وہ اس تک نیچے بھی جائے گی اور سپیشل روم میں موجود جدید ترین مشیزی کی مدد سے وہ ان کو سکرین پر بھی دیکھ سکے گا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت بھی کسی قسم کا شک بھی نہ پڑ سکے گا۔ اس نے اصل میں عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس کو ڈان دیتے کے لئے خصوصی پلاتنگ کی تھی۔ اس پلاتنگ کے تحت اس نے لارج دیو

فارمولے میں مستحلقہ سانتس داں کے ذریعے ایسی تبدیلی کر ادی تھی کہ بلالہر یہ فارمولہ ہر لحاظ سے درست لگتا تھا لیکن جب اس پر فاستل گربات کئے جانتے تو پھر معاملات اور ہو جانتے جبکہ اصل فارمولہ ایک شایا ہے چنانچہ دیا گیا تھا۔ جب نارسن کو عمران نے خود فون کیا تھا تو نارسن سمجھ گیا کہ اس نے یہ بات اس لئے کی ہے تاکہ اس کے ذریعے وہ فارمولے تک پہنچ سکے۔ چنانچہ اس نے پوری پلاتنگ سپیشل دے لی۔ وہ سپیشل ایس وی سور پہنچ گیا اور جزل فرینک سے ساری بات طے کر لی گئی اور پھر معاملات بالکل ایسے ہی ہوتے ہلے گئے جیسے نارسن نے سوچے تھے اور اسے یقین تھا کہ سب معاملات ایسے ہی ہوں گے جیسے کہ اس نے سوچے ہیں اور جزل فرینک فارمولے کی کافی لاکر عمران کو دے دے گا اور عمران مطمئن ہو کر واپس چلا جائے گا۔ پھر اس فارمولے پر طویل عرصے بعد فاستل گربات کئے جانتے۔ تب وہاں کے سانتس داونوں کو اس کے غلط اونے کا علم ہو سکتا تھا اور اس طرح فارمولے سے کسی صورت پاکیشیا فائدہ حاصل نہ کر سکے گا اور اسرا ایل کا مقصد حل ہو جائے گا کیونکہ اسرا ایل کا پلان یہی تھا کہ جب لارج دیو پر اجیکٹ ڈیکو شیا ہبھرے پر کمل ہو جائے گا تو وہ کافرستان سے ملن کر اس کے ذریعے سفار میرا ایک سے پاکیشیا پر حملہ کر دے گا اور اس طرح پاکیشیا سفار میرا تلوں کی زد میں آ کر کمل طور پر تباہ و برباد ہو جائے گا اور اپنے دفاع کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے گا۔

او اس قدر اہم بات بتائے گا۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔
 صدر نے حریت پھرے لجھ میں کہا۔

"قابو ہے اب صالحہ ساتھ ہے اس لئے اب تمہاری سمجھ کا کنشروں
او اس کے پاس ہی ہو گا"..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس

۔۔۔

"صدر صاحب کو آپ کی بات اس لئے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ
لے کھل کر بات ہی نہیں کی جبکہ ہم نے جس حد تک عورت کیا ہے
آپ اس جزل فرینک سے دوستی کر کے اس سے اس انداز میں
علوم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ کچھ نہ کچھ بتا
دے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماشاء اللہ"۔ چشم بدور۔ وہ کیا کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے
بات۔ صدر کی عمر گزر گئی اس دشت کی سیاحتی میں لیکن وہ تو سمجھ
ہیں سکا اور تم ہو جو ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے سیکرت امینٹ
ہوئے ہوئے تم ساری بات سمجھ بھی گئیں"..... عمران نے مسکراتے
اوئے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ نے یہ بات میری تعریف میں کبی ہے
تو میری طرف سے شکریہ قبول کریں اور اگر آپ نے طنز کیا ہے تو پھر
اس کے جواب میں یہی کہہ سکتی ہوں کہ آپ نے میرے بارے میں
فلط اندازہ لگایا ہے"..... صالحہ نے کہا۔

"ارے طنز نہیں۔ تم نے درست بات کی ہے"..... عمران نے

"عمران صاحب۔ آخر آپ نے یہ کیسے سوچ لیا ہے کہ جزل
فرینک آپ کو تمام تفصیلات بتادے گا"..... صدر نے عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب اس وقت سپر کلب کے وسیع و عریض ہال
میں ایک میز کے گرد موجود تھے۔ انہوں نے کاؤنٹر سے معلوم کر لیا تھا
کہ ابھی جزل فرینک نہیں آیا اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ
جزل فرینک کے لئے میز نمبر بارہ ریزو روہتی ہے اور وہ اسی میز پر
بیٹھتا ہے اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ساتھ والی میز پر بیٹھ
گیا تھا جو ریزو نہیں تھی۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ وہ بتادے گا۔ میں نے تو کہا تھا کہ
میں معلوم کرنے کی کوشش کروں گا"..... عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ اور ہم اصل شکلوں میں ہیں۔ وہ کسیے ایشیائی لوگوں

ساتھیوں کے لئے لا تُم جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔
”فوجی چھاؤنیوں میں ان دونوں ساتھی سشورز بنانے کا بڑا رواج
اگیا ہے۔“..... عمران نے کہا تو جزل فرینک بے اختیار چونک پڑا۔
”جبی ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ ہماری چھاؤنی میں بھی ایک
ساتھی سشور موجود ہے جو ہمارے لئے درود سربراہ ہوا ہے۔“..... جزل
فرینک نے جواب دیا۔

”درو در کیوں۔“..... عمران نے چونک کر کہا۔
”میں بار بار اسے کھوںنا اور بند کرنا پڑتا ہے اور پھر یہ کام مجھے خود
کرنا پڑتا ہے اس لئے میں سخت بور ہوتا ہوں۔“..... جزل فرینک نے
شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”ایک سشور کھولنے میں کیا مشکل ہو سکتی ہے جزل صاحب۔“
مران نے بڑے سادہ سے لمحے میں کہا تو جزل فرینک بڑے طنزہ
الدار میں بنس پڑا۔

”یہ کوئی عام سشور نہیں بھاپ۔ یہ ایکری میما ہے۔ کوئی پسمندہ
ایشیائی ملک نہیں ہے۔ سہماں تو سارا کام کمپیوٹرائزڈ ہوتا ہے۔ اس
ملوک کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ کمپیوٹر کے ذریعے ہی فائل نکالی جاتی
ہے اور کمپیوٹر کے ذریعے ہی فائل سشور میں جمع ہوتی ہے لیکن آپ
کیوں اس بات میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات
ہے۔“..... جزل فرینک نے کہا۔

”نہیں۔ ہمارا کسی ساتھی سشور سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ مجھے

الیے انداز میں کہا کہ سب کے ساتھ اس بار صالح بھی بے اختیار ہنس
پڑی لیکن اسی لمحے ایک درمیانے قد اور بھاری جسم کا آدمی بارہ نمبر میں
پڑا کر بیٹھ گیا۔ اس نے نیلے رنگ کا سوت ہبنا ہوا تھا۔ چہرے پر
سفاکی اور سختی کا تاثر نہیاں تھا۔ وکی نے جو حلیہ بتایا تھا اس کے
مطابق یہی جزل فرینک تھا۔ مارشل ایریا اور اس میں موجود سشور کا
انچارج۔ اس کے بیمثتے ہی ویزرنے شراب کی بوتل اور گلاس لا کر
اس کے سامنے رکھ دیا۔ عمران اٹھا اور اس کی میز کی طرف بڑھ گیا۔
”کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔“..... عمران نے کہا تو جزل
فرینک نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

”بیٹھیں۔ آپ ایشیائی ہیں شاید۔“..... جزل فرینک نے کہا۔
”جبی ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔“
”مران نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
”میرا نام جزل فرینک ہے اور میں ملٹری مارشل ایریے کا انچارج
ہوں۔ آپ ایشیا کے کس ملک کے رہنے والے ہیں۔“..... جزل فرینک
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہمارا تعلق پاکیشی سے ہے۔“..... عمران نے کہا۔
”اوہ اچھا۔ میں نے نام تو سننا ہوا ہے۔ آپ کیا پہنیا پسند کریں
گے۔“..... جزل فرینک نے کہا۔
”میرے لئے لا تُم جوس ملگوالیں۔ میں شراب نہیں پیا کرتا۔“
”مران نے کہا تو جزل فرینک نے ویزر کو عمران اور اس کے

تو بس ویسے ہی خیال آگیا تھا۔..... عمران نے کہا۔

”آپ نے خصوصی طور پر میری میزپر آنے کی تکلیف گوارہ کی ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کے پیچے کیا مقصد ہو سکتا ہے۔..... جزل فرینک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔“
بھج گیا تھا کہ جزل فرینک بے حد فہم آدمی ہے۔

”میں دراصل آپ کو قریب سے دیکھنا چاہتا تھا۔..... عمران نے کہا تو جزل فرینک بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے پھرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیوں۔ وجہ۔..... جزل فرینک نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”اس لئے کہ آپ کو دیکھ کر مجھے ایک فٹبالر یاد آتا ہے۔ اس کا نام بھی فرینک ہی تھا۔ وہ میرا پسندیدہ فٹبالر تھا۔ جب آپ اس میں بیٹھے تو اسی تجسس میں انھ کر میں بھاں آگیا۔..... عمران نے کہا۔
”آپ فٹ بال میچ دیکھتے ہیں۔ کیا وہاں پا کیشیا میں یہ کھیل شوق سے دیکھا جاتا ہے۔..... جزل فرینک نے کہا۔

”ہمارے پا کیشیا میں فٹ بال کی بجائے کر کر اور ہاکی کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے لیکن مجھے ذاتی طور پر فٹ بال زیادہ پسند ہے اس لئے میں نہ صرف اس کے خاص میچ دیکھتا ہوں بلکہ ان کی وڈیو فلمیں بھی دیکھتا رہتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”تو پھر آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔..... جزل فرینک نے

سکرتے ہوئے کہا۔

”بس لگتا تو ایسے ہے کہ جیسے آپ ہی معروف فٹبالر فرینک ہیں۔

اُن یقین سے نہیں کہہ سکتا۔..... عمران نے کہا۔

”تو پھر سن لو کہ میں ہی وہی فٹبالر ہوں۔ اب میں فٹ بال سے اپنائز ہو چکا ہوں۔..... جزل فرینک نے کہا تو عمران بے اختیار اپنے پڑا۔ اس کے پھرے پر یقینت اہتمائی سرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویری گذ۔ یہ تو میرے لئے اہتمائی لگی

اے ہے کہ میں اپنے پسندیدہ فٹبالر کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔

مرمان نے اہتمائی جذباتی لجھ میں کہا تو جزل فرینک بے اختیار

مسکرا دیا۔

”مجھے بھی آپ سے مل کر بے حد سرت ہوئی ہے۔ میں سوچ بھی

سکتا تھا کہ اتنی دور بھی میرے کھیل کو پسند کرنے والے ہو سکتے

ہیں۔ ویسے آپ کام کیا کرتے ہیں۔..... جزل فرینک نے کہا۔

”اب آپ سے کیا چھپانا۔ آپ تو میرے پسندیدہ فٹبالر ہیں۔ میرا

اور میرے ساتھیوں کا تعلق پا کیشیا کی ایک آجنسی سے ہے اور ہم

ہمابن ایک خاص فارموں کی کالی کے حصوں کے لئے آئے ہوئے

ہیں لیکن ابھی ہم یہاں سری و تفریح کرتے پھر رہے ہیں۔..... عمران

نے لاٹم جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”تو آپ سیکرٹ ایجنت ہیں۔..... جزل فرینک نے حریت

بھرے لجھ میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
”بجنگی سے تعلق کا یہ مطلب نہیں ہوتا جو آپ نے لیا ہے۔
”بجنگی ایک نیم سرکاری ادارہ ہوتی ہے جو مختلف شعبوں میں کام
کرتی ہے۔ ہمارا تعلق اس کے ایسے شبے سے ہے جس میں رقم وغیرہ
دے کر مال حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر سودا ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے
ورثہ پھر سیکرت بجنگوں کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ ویسے میں نے دیکھا
ہے کہ بتانوے فیصد ہم کامیاب رہتے ہیں کیونکہ موجودہ دور میں
سب سے زیادہ اہمیت دولت کی ہوتی ہے۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ واقعی یہ ایک نئی بات ہے۔ ویسے بھی جب دولت سے کام
ہو جاتا ہو تو پھر لڑائی کس بات کی۔ ویسے آپ لتنی دولت دیا کرتے
ہیں۔ جزل فرینک نے کہا۔

” یہ تو حالات پر محصر ہوتا ہے جزل صاحب۔ عام طور پر ایک دو
لاکھ ڈالرز میں کام ہو جاتا ہے۔ کبھی بھی اس سے زیادہ بھی دینے
پڑتے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔

” آپ کو فارمولے کی ضرورت ہے یا اس کی کامی کی۔ جزل
فرینک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا
تیر نشانے پر لگا ہے۔ جزل فرینک کے دل میں لانچ پیدا ہو گیا تھا اور
اس کی اس کوچھ سے توقع تھی کیونکہ جزل فرینک کی نہوڑی کی
بناؤٹ بتا رہی تھی کہ وہ لانچ اور دولت پرست آدمی ہے۔

” ایک فارمولہ ہے جس کا کوڈ نام لارج ویو ہے۔ عمران نے
کہا۔

” اوہ۔ اوہ۔ یہ فارمولہ تو مارشل ایریا کے خصوصی سوری میں موجود
ہے۔ میری نظروں سے گورچا ہے۔ جزل فرینک نے جو نک کر
کہا تو عمران بھی مصنوعی طور پر جو نک پڑا۔

” اوہ اچھا۔ پھر تو آپ سے بھی بات ہو سکتی ہے۔ عمران نے
کہا۔

” لیکن یہاں نہیں۔ ہمیں سپیشل روم میں جانا ہو گا۔ یہ اوپن جگہ
ہے۔ جزل فرینک نے اوہرا اوہر دیکھتے ہوئے کہا۔

” ٹھیک ہے تھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ عمران نے کہا تو
جزل فرینک اٹھ کردا ہوا۔

” آئیے میرے ساتھ۔ جزل فرینک نے کہا تو عمران بھی اٹھ
کردا ہوا۔

” میں ابھی آرہا ہوں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور
پھر جزل فرینک کے پیچے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جزل فرینک نے
کاؤنٹر سے کسی سپیشل روم کی چابی طلب کی تو روم نمبر چار کی چابی
اسے دے دی گئی اور جزل فرینک عمران کو ساتھ لے کر سپیشل
روم نمبر چار میں آگیا۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ تھا۔

” دیکھیں عمران صاحب۔ تھجے دولت کا لانچ نہیں ہے۔ اصل
بات یہ ہے کہ میری آبائی جانیدا اور ایک لارڈ کے پاس رہن ہے اور

اپ ہاں کریں یا ناں اور یہ بھی بتاؤں کہ فارمولہ تو بہر حال سکرٹ
انہفت حاصل کر لیں گے لیکن آپ ایک اچھا موقع ضائع کر بیٹھیں
گے۔..... عمران نے کہا۔

" ہے تو کم۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ دین دو لاکھ ڈالر"..... جزل
فرینک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے وہ
بھوراً اتنی کم رقم میں سودا کر رہا ہو۔

" یہ رقم کم نہیں ہے جzell فرینک۔ میں نے اپنے رسک پر یہ
سودا کیا ہے۔ اب تجھے مزید رقم کے لئے اپنے چیف سے طویل بحث
کرنا پڑے گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جو ہو گیا سو گیا۔ دین رقم"..... جzell فرینک نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" آدمی رقم چھٹے اور آدمی بعد میں۔ یہی ساری دنیا کا اصول
ہے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوت کی
اندر ورنی جیب سے ایک چیک بک نکالی اور اس کا ایک چیک علیحدہ
کر کے اس نے جzell فرینک کی طرف پڑھادیا۔

" یہ بغیر نام کا گارنٹیڈ چیک ہے"..... عمران نے کہا تو جzell
فرینک نے چونک کر چیک لیا اور اسے غور سے دیکھا اور اس کے
ساتھ ہی اس کے چھرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" ٹھیک ہے۔ کل آپ کو یہیں فارمولے کی کاپی مل جائے
گی"..... جzell فرینک نے کہا۔

میری تنخواہ میں سے اتنی رقم نہیں بھتی کہ میں اس جائزیاً کو حاصل
کر سکوں جبکہ یہ میرا خواب ہے۔ فارمولے تو سینکڑوں ہزاروں
ہوتے ہیں اور نئے سے نئے بنتے رہتے ہیں اور پھر فارمولے کی کاپی ہی
تو دینی ہے۔ اصل فارمولہ تو پھر بھی سنور میں یہ موجود رہے گا اس
لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اس فارمولے کی کاپی دے کر آپ سے
رقم لے کر اپنی آبائی جائزیاً واپس حاصل کروں لیکن شرط یہ ہے کہ
آپ کسی کو اس بارے میں نہیں بتائیں گے۔..... جzell فرینک
نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ رازداری ہماری ہہلی اور بنیادی شرط
ہے"..... عمران نے کہا۔

" تو پھر بتائیں۔ اگر میں اس فارمولے کی کاپی آپ کو دوں تو آپ
مجھے کتنی رقم دیں گے"..... جzell فرینک نے کہا۔

" دیکھو جzell فرینک۔ اس فارمولے کے لئے ہمیں حکومت کی
طرف سے جو زیادہ سے زیادہ رقم دینے کی اجازت ہے وہ ایک لاکھ
ڈالر ہے اور میں آپ سے کوئی سودے بازی نہیں کرنا چاہتا اس لئے
میں آپ کو ایک لاکھ ڈالر دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ فارمولہ اور یہ جعل
ہو۔ کوئی دھوکے بازی قابل برداشت نہیں ہو گی اور اس کا نقصان
بھی آپ کو ہو گا"..... عمران نے کہا۔

" دس لاکھ ڈالر"..... جzell فرینک نے جواب دیا۔
" نہیں۔ آخری بات کر رہا ہوں۔ دو لاکھ ڈالر دوں گا اور بس۔"

"ایک منٹ۔ یہ بتائیں کہ کیا آپ بغیر کسی ساتھ دان کی رضامندی کے یہ فارمولہ سور سے نکال سکتے ہیں"..... عمران نے کہا تو جزل فرینک بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں۔ سور کو کھولنے کے لئے پرام مشر صاحب کے دستخطوں سے جاری خصوصی کارڈ کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کارڈ اس ساتھ دان کو جاری کیا جاتا ہے جس نے اس فارمولے پر کام کرنا ہوتا ہے اور حسن التفاق سے ڈیگوشیاں میں کام کرنے والے ساتھ دان ڈاکٹر ولیم کو اس لارج ویو فارمولے کا کارڈ ملا ہے اور اس نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ وہ کل جمع مارشل ایریسے میں پہنچ رہا ہے۔ اس نے فارمولے سے کچھ پوانتس دیکھنے ہیں اس لئے جب وہ پوانتس دیکھ کر فارمولہ واپس کرے گا تو میں اس کی کاپی کر کر فارمولہ واپس سور کر دوں گا اور کارڈ اسے واپس دے دوں گا اور وہ مطمئن ہو کر چلا جائے گا۔ اصل فارمولہ بھی سور میں جمع ہو جائے گا اور اس کی کاپی بھی آپ کے پاس پہنچ جائے گی"..... جزل فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کل کس وقت"..... عمران نے کہا۔

"کل اسی وقت"..... جزل فرینک نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں دروازہ کھول کر سپیشل روم سے باہر آگئے۔ دونوں کے پھر دوں پر اطمینان کے گھرے تاثرات نیایاں تھے۔

عمران ہوٹل گر انڈ کے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی سہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب سپر کلب سے ابھی واپس آئے تھے۔ عمران نے انہیں راستے میں جزل فرینک سے ہونے والی تمام بات چیت بتا دی تھی اور ان سب کے پھرے بے اختیار چک اٹھے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ مشن بغیر یا تھویر پر بلالے مکمل ہو گیا۔ ویری گذ۔ یہ تو شاید ہماری زندگی کا سب سے آسان مشن ثابت ہوا ہے"۔

جو یا نے سرت بھرے مجھ میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا پھرہ بتا رہا ہے کہ آپ اس سودے پر اٹھجئے ہوئے ہیں"..... اچانک کیسپن شکل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ دراصل جس انداز میں یہ سب کچھ

ہوا ہے اس پر مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ میں نے بس ویسے ہی علم قیاس کی رو سے اس جزل فرینک کی ٹھوڑی کی بناوٹ دیکھ کر انہیم سے میں تیرپھینکا تھا کہ وہ فطری طور پر لاچی آدمی ہے اس لئے وہ سکتا ہے کہ وہ لامبے میں آجائے اور میرا تیر اس قدر ٹھیک نشانے پر لگا کہ اب میں خود لٹھ گیا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

"اس میں الجھنے کی کیا بات ہے۔ تم خود سانتس دان ہو اس فارم لے گو اچھی طرح چھیک کر لینا۔ ویسے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کو خود اس پر یقین نہیں آتا کہ یہ سب اس نے کیا ہے۔..... جو یا نے کہا اور پھر باری باری سب نے اپنی اپنی رائے کا الہار کیا تو عمران نے فون میں کے نیچے موجود بٹن پریس کیا اور پھر رسیور الٹا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ - چونکہ فون ڈائریکٹ کرنے والا بٹن چھٹے سے یہی پریس تھا اس لئے اسے دوبارہ اسے پریس کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"البرٹ بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے البرٹ کی آواز سنائی دی۔

"علیٰ عمران بول رہا ہوں البرٹ۔ کیا نارسن کی چینگ جاری ہے یا نہیں۔..... عمران نے کہا۔

"جاری ہے جتاب اور جب تک آپ روکنے کا حکم نہیں دیں گے یہ جاری رہے گی۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی خاص بات۔..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ آپ کے مطلب کی کوئی بات نہیں ہوئی۔..... البرٹ نے جواب دیا۔

"narson نے مارشل ایریا کے جزل فرینک سے دوبارہ بات کی ہے یا نہیں۔..... عمران نے کہا۔

"نہیں جتاب۔ وہی چھٹے جو بات ہوئی تھی کہ وہ الٹ رہے۔ پھر وہ کوئی بات نہیں ہوئی اور نہ ہی نارسن نے اسے کال کیا ہے۔" - دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بہر حال ابھی چینگ جاری رکھنا۔..... عمران نے کہا اور رسیور کھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری الجھن بے فائدہ ہے۔ جزل فرینک والقی لاچی آدمی ہے۔..... عمران نے کہا اور پھر اچانک ہی وہ ایک بات سوچ کر چونکہ پڑا۔ اس نے جلدی سے دوبارہ رسیور اٹھا کر ٹیکی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ - چونکہ فون ڈائریکٹ کرنے والا بٹن چھٹے سے یہی پریس تھا اس لئے اسے دوبارہ اسے پریس کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"البرٹ بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی البرٹ کی آواز سنائی دی۔

"علیٰ عمران بول رہا ہوں۔ میں نے اس لئے دوبارہ کال کی ہے کہ تم سے جزل فرینک کا فون نمبر چھ سکوں۔..... عمران نے کہا۔

"کیا آپ اسے فون کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی کس حیثیت سے کر پس گے۔..... البرٹ نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"ارے نہیں۔ ویسے کسی بھی وقت کام آ سکتا ہے۔..... عمران

نے کہا تو البرٹ نے فون نمبر بتا دیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے رسپورر کھ دیا۔ پس چند لمحوں بعد تک وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ اس کے ساتھی بھی خاموش بیٹھے تھے کیونکہ وہ سب عمران کے مزاج شناس تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ عمران جب کسی گھری سوچ میں ہو تو اسے ڈسرٹ بہنیں کرنا چاہتے۔ پھر عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسپور اٹھایا اور البرٹ کے بتائے ہوئے نمبر پر میں کر دیتے۔

”لیں“..... ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”جزل فرینک سے بات کرائیں میں ثارسن بول رہا ہوں۔“
عمران نے ثارسن کی آواز اور لجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو“..... چند لمحوں بعد جزل فرینک کی آواز سنائی دی۔

”ثارسن بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”اوہ آپ۔ فرمائیے“..... جزل فرینک نے چونک کر کہا۔ اس کے لجے میں ہلکی سی حریت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ کل کوئی ساتس دان مارشل ایریا میں رہا ہے اور آپ نے سٹور کھونا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ آپ کو درست اطلاع ملی ہے۔ کل ڈاکٹر ولیم ڈیکٹر سے آرہے ہیں“..... جزل فرینک نے جواب دیا۔

”لیکن پاکیشی اجنبی بھی تو ہاں موجود ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ“..... عین موقع پر آن پلکیں“..... عمران نے کہا۔

”آپ فکر مت کریں۔ میں نے ہاں ریڈ الرٹ کر رکھا ہے۔ کچھ ایسی ہو گا۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔
”اوکے۔ بہر حال آپ ہر طرح سے محتاط رہیں۔ گذ بانی۔“..... عمران کہا اور رسپور کھ کر اس نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔
”لکھ تیجھ پر پہنچ ہیں آپ۔“..... صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”معاملات درست ہیں۔ میں نے چینکنگ کی تھی لیکن جزل فرینک نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے اس نے مجھے یقین ہے کہ کل ایسی فارمولے کی کاپی مل جائے گی اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے۔“..... عمران نے کہا تو سب نے اطمینان بھرا سانس لیا اور پھر کواری دیر تک گپٹ شپ کرنے کے بعد وہ سب انھ کر اپنے اپنے لمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"کہا تو جزل فرینک بے اختیار ہش"

"میرے لئے یہ واقعی اہتمائی دلپٹ تجربہ تھا۔ ویسے یہ شخص واقعی
دعا عمار ڈھن کا مالک ہے۔ اس نے تمام ہم لوگوں پر تسلی کرنے کی
کاشش کی اور اگر ہم اس کے لئے تیار ہے ہوتے تو وہ یقیناً اصل بات
لی آتے ہیں۔ اس سب سے سچ جاتا۔ آپ وہ فارمولہ لے آتے ہیں۔" - جزل
فرینک نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی یہ اصل فارمولہ ہے اور یہ ڈاکٹر ولیم کا کارڈ۔ اسے
آپ سثور میں رکھ دیں۔" نارسن نے ایک سائیڈ پر رکھ
لئے بریف کیس کو انھا کر کھولتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک فائل
کیل کر اس نے جزل فرینک کو دے دی۔ ساتھ ہی ایک سرخ
کا کارڈ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے سثور کر کے واپس آتا ہوں۔" جزل
فرینک نے کہا اور انھیں کر آفس سے باہر آگیا۔ اس نے مخصوص انداز
میں سثور کے کمپوٹر کو آپریٹ کر کے فائل کو سثور کیا اور پھر سثور
کر کے وہ کارڈ انھا کر واپس مزا اور آفس میں پہنچ گیا۔

"یہ بھی کارڈ۔ فارمولہ واپس سثور ہو چکا ہے۔" جزل فرینک
کہا اور کارڈ نارسن کی طرف بڑھا دیا۔

"اب یہ بھی فارمولے کی وہ کانپی جس میں تبدیلیاں کی جا چکی ہیں
یہ کانپی آپ نے عمران کو دینی ہے۔" نارسن نے ایک اور

ہیلی کا پڑا شل ایریسے کے مخصوص ہیلی پیڈ پر اترا تو اس میں
موجود نارسن نے بھی اتر آیا۔ جزل فرینک بذات خود اس کے استقبال
کے لئے موجود تھا اور پھر وہ دونوں جزل فرینک کے آفس میں آکر
بیٹھ گئے۔

"آپ نے واقعی کمال کی اداکاری کی ہے جزل فرینک۔" - نارسن
نے کہا تو جزل فرینک بے اختیار ہش پڑا۔
"آپ نے میری اداکاری کیسے دیکھ لی۔" جزل فرینک نے
ہنسنے ہوئے کہا۔

"اس میز پر جو باتیں ہوئیں وہ بھی میں نے سنی ہیں اور سپیشل
روم نمبر فور میں نہ صرف میں آپ کی باتیں سن رہا تھا بلکہ آپ ا
سکرین پر بھی دیکھ رہا تھا۔ آپ نے واقعی کمال کر دیا۔ عمران جسے
شاطر آدمی کو آپ نے ایسے شیئے میں اتارا کہ آخری لمحے تک ا

فائل اٹھا کر جزل فرینک کو دیتے ہوئے کہا۔
”ٹھیک ہے“..... جزل فرینک نے کہا اور فائل لے کر اس
نے میز کی دراز میں رکھی اور دراز کو لاک کر دیا۔

”اب یہ بتائیں جتاب کہ جور قم مجھے دی جا رہی ہے اس کا کیا کیا
جائے“..... جزل فرینک نے کہا۔

”کسی فلاجی ادارے میں جمع کر ادیں“..... نارسن نے کہا۔
جزل فرینک نے اشبات میں سر ملا دیا۔

”تو اب معاملہ طے ہو گیا۔ کل یہ فائل عمران تک پہنچ جائے گی
اور ہمارا منصوبہ مکمل ہو جائے گا“..... جزل فرینک نے اطمینان
بھرے لمحے میں کہا۔

”آپ ابھی مطمئن نہ ہوں۔ عمران بے حد ہوشیار اور وہی آدمی
ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جس طرح آسانی سے یہ ڈیل ہوتی ہے اس سے
وہ شک میں پچگیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی اندا
میں تصدیق کرے“..... نارسن نے کہا۔

”کس قسم کی تصدیق“..... جزل فرینک نے چونک کر پوچھا۔
”اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ دوسروں کے لمحے اور آوازا
کی ہو، ہو نقل کر لیتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ میری آواز میں
کسی دوسرے کی آواز میں آپ سے بات کرے کہ وہ دوسری بات یہ ہو
سکتی ہے کہ وہ کل فارمولہ اوصول کر کے کسی بھی ذریعے سے
علوم کرانے کی کوشش کرے کہ واقعی ڈاکٹر ویلم ہیہاں آیا ہے۔

”ایں“ سثارسن نے کہا۔

”اوہ واقعی۔ یہ خیال تو مجھے بھی نہیں آیا جبکہ ڈاکٹر ویلم تو ہیہاں
میں آ رہا ہے“..... جزل فرینک نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔ کل باقاعدہ ڈاکٹر ویلم ہیلی کا پڑپر ہیہاں آئے
کا اور تقریباً ایک گھنٹہ ہیہاں گزار کر واپس جائے گا“..... نارسن نے
سکراتے ہوئے کہا۔

”کیا واقعی۔ لیکن“..... جزل فرینک نے حریت بھرے لمحے میں
کہا۔

”واقعی نہیں۔ نقلی ڈاکٹر ویلم۔ یہ میری ہجنسی کا آدمی ہو گا ڈاکٹر
ویلم کے میک اپ میں“..... نارسن نے کہا تو جزل فرینک نے بے
اشیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
تی فون کی گھنٹی نہ اٹھی تو جزل فرینک نے رسیور اٹھایا۔

”لیں“..... جزل فرینک نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔
”جتاب نارسن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں“..... دوسری طرف
جسل فرینک کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ کراو بات“..... جزل فرینک نے چونک کر کہا اور ساختہ
اس نے لاڈر کا بٹن پر لیں کر دیا۔

”بات کریں جتاب“..... چند لمحوں بعد سیکرٹری کی آواز سنائی
ای۔

”ہیلو“..... جزل فرینک نے کہا۔

"..... نارسن نے کہا تو جزل فرینک نے اشبات میں سر ملا دیا اور
وہ دونوں ہیلی پیڈپر ٹھنچے اور نارسن اس سے مصافحہ کر کے جب
ایلی کا پڑیں سوار ہوا تو جزل فرینک واپس لپنے آفس میں آگیا۔
اس بات کی خوشی تھی کہ وہ مفت میں دولاکھ ڈالر کا مالک بن
گا ہے کیونکہ دولت بہر حال اس کی کمزوری تھی۔

"..... نارسن بول رہا ہوں" دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو
کل لیک کے ساتھ وہاں موجود نارسن بھی بے اختیار چونکہ پڑا۔
اوہ آپ۔ فرمائے "..... جزل فرینک نے حریت بھرے لجے
کہا اور پھر کچھ دیر تک ان دونوں کے درمیان بات چیت ہوتی
رہی اور ہب کال ختم ہوتی تو جزل فرینک نے رسیور رکھ دیا۔
حریت ہے۔ اس قدر کامیاب نقل۔ اگر آپ میرے سامنے نہ
ہوتے اور آپ نے مجھے پہلے سے نہ بتایا ہوتا تو شاید میں زندگی
اس بات پر یقین نہ کرتا" جزل فرینک نے اہتمائی حریت
لے لیجے میں کہا۔

"میں خود اپنی آواز سن کر حیران رہ گیا ہوں۔ واقعی یہ شخص
اور اپنی صلاحیتوں کا مالک ہے" نارسن نے کہا۔
لیکن آپ بھی اس سے کم نہیں ہیں۔ آپ نے جس انداز میں
اے چکر دینے کی منصوبہ بندی کی ہے وہ بھی لا جواب ہے۔" - جزل
فرینک نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ اب مجھے اجازت دیں۔ کل ڈاکٹر ولیم آ
جائیں گے اور پھر شام کو آپ نے فائل اسے دینی ہے" نارسن
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی واقعی بے حد ہو شیار ثابت ہوا ہے" جزل فرینک
نے اٹھتے ہوئے کہا۔
آپ فکر مت کریں۔ میں نے بھی ہر ہلکا پر سوچ بھج کر کام کیا

کھن منش مکمل ہو گیا ہو۔۔۔ صدر نے اہتمائی حریت بھرے بجھ میں کہا تو سب نے اس انداز میں سرہلا دیئے جیسے وہ سب صدر کی تائید کر رہے ہوں۔

” تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے کہ یہ واقعی اصل فارمولہ ہے ”۔۔۔ جو لیانے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے جیب میں سے تہہ شدہ فائل نکالی اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ باقی سب کے پھر وہ پر امید کے تاثرات نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے۔ وہ سب عمران کے چھرے کو اس انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے عمران کے چھرے پر ابھر آنے والے تاثرات سے ہی وہ فیصلہ کر لیں گے کہ کیا واقعی منش کامیاب رہا ہے یا نہیں۔ گو فائل میں زیادہ صفحے نہیں تھے لیکن عمران نے انہیں پڑھتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ لگا دیا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے فائل بند کر کے سامنے میز پر رکھ دی۔

” کیا ہوا ”۔۔۔ جو لیانے چونک کر پوچھا۔

” وکرٹی ”۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ ان کے سنتے ہوئے چھرے عمران کی بات سن کر بے اختیار کھل انٹھے تھے۔

” نہ صرف فارمولہ اصل ہے بلکہ مکمل بھی ہے ”۔۔۔ عمران نے ہواب دیا۔

” اس کا مطلب ہے کہ اب ہم نے واپس جانا ہے اور بس ”۔۔۔ جو لیا

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل گر انڈ کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ تھوڑی درجھلے سپر کلب سے واپس آئے تھے جہاں عمران نے مارشل ایریا کے جزل فرینک سے دوبارہ ملاقات کی تھی اور جزل فرینک نے اسے سپیشل روم نمبر فور میں بیٹھ کر لارج ویو فارمولے کی کاپی دے دی تو عمران نے اسے سرسری طور پر دیکھ کر تسلی کر لی تھی کہ یہ واقعی فارمولے کی ہی کاپی ہے اور مکمل ہے تو اس نے ایک لاکھ ڈالر کا گارینٹی چیک جزل فرینک کے حوالے کر دیا۔ جزل فرینک نے اسے رازداری رکھنے کی ایک بار پھر درخواست کی اور عمران نے اسے تسلی دی اور پھر سپیشل روم سے نکل کر وہ دوبارہ ہال میں آکر بیٹھ گئے۔ تھوڑی در بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت سپر کلب سے واپس گر انڈ ہوٹل پہنچ گیا جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ ” کمال ہے۔ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ اس آسانی سے اس ق

اس انداز میں بات کی جائے کہ اصل بات سامنے آجائے۔ عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یکن کیا آپ کو اس کا نمبر معلوم ہے..... صدر نے کہا۔
”نمبر میں نے جزل فرینک سے معلوم کر دیا ہے۔ چھلے تو اس نے
صاف انکار کر دیا یکن پھر میرے اصرار پر کہ یہ صرف یہ جانتے کے
لئے کہ کیا واقعی وہ ہمہ مارشل ایریسے میں آ رہا ہے تو پوچھ رہا ہوں۔
اگر وہ آ رہا تھا تو لا محال جزل فرینک کو نمبر معلوم ہو گا ورنہ نہیں۔
میری اس بات پر اس نے نمبر بتا دیا اور ساتھ ہی یہ بات بھی کہی کہ
اس سے بات نہ کی جائے کیونکہ اس طرح یہ راز کھل بھی سکتا
ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے فون کو
ڈائریکٹ کیا اور ساتھ ہی اس نے لاوزر کا بہن بھی پریس کر دیا اور پھر
انکو اتری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”میں۔ انکو اتری پلیز۔..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”ڈیگوشیا جنرے کامیاب سے رابطہ نمبر دے دیں۔..... عمران
نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا
اور پھر ٹوں آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

”یں۔ لارج ویو پراجیکٹ۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نوافی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر ولیم سے بات کرتیں۔ میں جزل فرینک بول رہا ہوں

”اہ۔ یکن۔..... عمران نے کہا تو اس کے منہ سے یکن کا لفظ
”سب بے اختیار چونک پڑے۔
”اہ کیا۔..... ان سب نے ہی بے اختیار ہو کر پوچھا۔
”اہ ایسا ہے کہ آخری چینگ بھی کر لی جائے۔ دراصل جس
میں یکن نہیں آ رہا کہ اتنی آسانی سے یہ اہتمائی مشکل مشن
کیلے اکاہے اسی طرح مجھے بھی یکن نہیں آ رہا۔ میں چاہتا ہوں کہ
”کم کے مدد ہات دور کر کے جائیں۔..... عمران نے کہا۔
”کام مطلب۔..... جو یا نے کہا۔

”اب اظری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ڈیگوشیا جنرے پر ڈاکٹر
”کام بات کی جائے کہ کیا وہ مارشل ایریا میں آیا ہے یا نہیں اور
”کام اس نے سورہ نکلا بھی ہے یا نہیں۔..... عمران نے کہا۔
”کام آپ کس حیثیت سے اس سے بات کریں گے۔۔۔۔۔ صدر
”کام۔

”جسل فرینک کے حوالے سے۔..... عمران نے کہا۔
”کام جسل فرینک سے تو وہ مل کر گیا ہے۔ پھر جسل فرینک کو
کیوں ہاتے گا کہ کیا ہوا اور کیسے ہوا۔..... اس بار جو یا نے کہا۔
”کام کے علاوہ تو اور کوئی ایسا آدمی میرے ذہن میں نہیں ہے جو
”کام سے بات کر سکے اور میں نے جزل فرینک کی آواز بھی سنی ہوئی
”کام۔ لارسن کا کوئی تعلق اس سے نہیں ہو گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ

"ڈاکٹر ویم۔ آپ کو جو فارمولے دیا گیا ہے کیا آپ نے اسے اچھی طرح پڑھا ہے؟"..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں"..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"اس لئے کہ اس فارمولے کی کامی کرنے والی مشین کے بارے میں ابھی معلوم ہوا ہے کہ اس میں نقش تھا۔ میں نے سوچا کہ کہیں کاپی میں کوئی نقش نہ پڑ گیا ہو اور آپ تو ساتھ دان ہیں اس لئے زیادہ اچھی طرح مجھ سکتے ہیں کہ معمولی سے نقش سے الفاظ بدلتے ہیں اور اس طرح گزبرد ہو سکتی ہے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے اسے پڑھا ہے۔ یہ ہر لحاظ سے یہ صحیح اور درست ہے۔ آپ کی تشویش کا شکر یہ"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"اب شنک کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اس لئے اب ہماری واپسی ہو گی اور بس۔ مشن مکمل ہو چکا ہے"..... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار لبے اور اطمینان بھرے سانس لئے۔

"آپ اس فارمولے کو کسی کویر سروس سے بھجوادیں"۔ صدر نے کہا۔

"اڑے نہیں۔ اس کی ضرورت ہی نہیں۔ کسی کو ہیاں علم ہی نہیں ہے کہ ہم نے فارمولے کی کامی حاصل کر لی ہے اس لئے کوئی ہمارے یچھے نہیں آئے گا"..... عمران نے کہا تو سب نے اشتباہ

مارشل ایسا ایکریمیا سے"..... عمران نے جزل فرینک کی آواز اور لجھ میں کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ویم بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جزل فرینک بول رہا ہوں ڈاکٹر ویم۔ کیا آپ بخیریت پہنچ گئے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"میں نے آپ کو اپنے بخیریت پہنچنے کی تو باقاعدہ اطلاع دے دی ہے۔ پھر آپ کیوں دوبارہ پوچھ رہے ہیں"..... دوسری طرف سے اہتمامی حریت بھرے لجھ میں کہا گیا۔

"اس لئے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ راستے میں آپ کا جہاز غراب ہو گیا تھا"..... عمران نے کہا۔

"جہاز۔ کیا مطلب۔ میں تو ہیلی کا پٹر پر آیا تھا۔ یہ جہاز کا کیا مطلب ہوا"..... دوسری طرف سے مزید حریت بھرے لجھ میں کہا گیا۔

"مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ آپ ہیلی کا پٹر چھوڑ کر جہاز پر ڈیگو شیا لئے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ کو غلط اطلاعات مل رہی ہیں۔ میں تھیک ہوں ر۔ بخیریت پہنچ گیا ہوں"..... دوسری طرف سے اس پار قدرے اپنے سے لجھ میں کہا گیا۔

میں سرپلادیتے اور پھر اس کے بعد واپسی کا پروگرام بننے لگا۔ کچھ فوری طور پر جانے کے حق میں تھے جبکہ کچھ کل شام کی فلاٹس سے واپس جانا چاہتے تھے تاکہ اس دوران میں اطمینان بھرے انداز میں سیر تفریح کر سکیں کہ اچانک پاس پرے ہوئے فون کی گھنٹی نجاحی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اخبارا۔

"یہ۔ علی عمران بول رہا ہوں"..... عمران میں کہا۔

"البرٹ بول رہا ہوں"..... دوسرا طرف سے ہبھا گیا۔

"اوہ البرٹ۔ میں تمہیں فون کرنے ہی والا تھا کہ اب ثارسن کی نگرانی اور چینگ کی ضرورت نہیں رہی۔ ہم دیسے بھی واپس جا رہے ہیں کیونکہ ہمارے چیف نے مشن ختم کر دیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"مشن ختم ہو گیا ہے یا مشن مکمل ہو گیا ہے"..... دوسرا طرف سے ہبھا گیا تو عمران بے اختیار چونکہ پڑا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ثارسن نے اپنے آفس کی بجائے آفسائز کلب کے فون سے راسن کو جزیرہ ہوانی میں کال کیا ہے۔ سچونکہ ہم اس کی نگرانی کر رہے تھے اور ہمارے پاس لائگ ریچ چینگ موجود تھا اس لئے ثارسن اور راسن کے درمیان ہونے والی گفتگو، ہم نے مانیز کر لی ہے۔ اس گفتگو کے لحاظ سے ثارسن نے راسن کو بتایا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مشن مکمل ہو گیا ہے اور وہ اب مطمئن ہو کر

وہ اپس چلے جائیں گے۔ راسن کے پوچھنے پر کہ یہ سب کیسے ہوا ہے، اپلے تو نارسن نے تفصیل بتانے سے انکار کر دیا لیکن پھر راسن کے ہے حد اصرار پر نارسن نے صرف اتنا کہا کہ عمران کو فارمولہ ہمیا کر دیا گیا ہے اس لئے اس کا مشن مکمل ہو گیا ہے اور اب وہ مطمئن ہو گا کہ واپس چلا جائے گا۔ البتہ اس امر کا علم تو بہت بعد میں عمران ہو گا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ اس سے زیادہ بات نہیں کی اور یہ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا کہ جب وہ ایکریمیا واپس آئے گا تو پھر تفصیل سے بات ہو گی۔ یہ گفتگو سن کر میں نے اپ کو کال کیا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ مشن ختم کر دیا گیا ہے اس لئے میں نے پوچھا تھا کہ مشن ختم ہوا ہے یا مکمل ہو چکا ہے"..... البرٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ گفتگو ٹیپ کی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"بھی ہاں"..... البرٹ نے جواب دیا۔

"کیا تم فون پر مجھے یہ ٹیپ سنوا سکتے ہو"..... عمران نے کہا۔ "بھی ہاں۔ کیوں نہیں۔ کیونکہ اب آپ کے کمرے کا فون چیک نہیں ہو رہا حالانکہ ثارسن کے ایجنت اسے چیک کر رہے تھے لیکن آپ مجھے روپورٹ ملی ہے کہ وہ لوگ چینگ کچوڑ کر جا چکے ہیں"۔ البرٹ نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی البرٹ کی بات سن کر بے اختیار چونکہ پڑے۔

"اوہ۔ کیسے معلوم ہوا تمہیں کہ ہمارا فون چیک ہو رہا ہے۔"

اور کس طرح چیک ہو رہا تھا۔ عمران نے حیرت بھرے بے
میں کہا۔

جب وہ چھوڑ کر گئے ہیں تب معلوم ہوا ہے میرے آدمی آپ
کی نگرانی کر رہے تھے لیکن وہ ان نارسن کے آدمیوں کو چیک نہ کر
سکے کیونکہ انہوں نے آپ کے کمرے کے ساتھ والا کمرہ یا ہوا تھا اور
وہاں انہوں نے باقاعدہ ایسی مشینی ذیوالائس نصب کی ہوئی تھی کہ
آپ کے کمرے میں ہونے والی تمام بات چیت اور فون پر ہونے والی
تمام گفتگو وہ بیپ کرتے رہے تھے جبکہ ہم صرف وہ لائیں چیک
کرتے تھے۔ ان کے جانے کے بعد کمرہ خالی ہوا تو اس کی اصول کے
مطابق صفائی ہوئی تو وہاں سے ایسے خالی سپوز ملے جو ایسی مشینی
میں استعمال ہوتے ہیں۔ ہمارے آدمیوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے
ان سپوز کو چیک کرنے کے بعد کمرہ چیک کیا تو یہ بات حتیٰ طور پر
سامنے آگئی کہ ایسا ہو رہا تھا اور یہ سب کچھ کرنے والے نارسن کے
آدمی تھے کیونکہ وہاں سے نارسن کلب کے پیڈ کا ایک صفحہ بھی مڑے
ترے انداز میں ملا ہے۔ البرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہس۔ ٹھیک ہے۔ بہر حال وہ بیپ سنوا۔“ عمران نے
کہا اور پھر تھوڑی در بعد دوسرا طرف سے نارسن کی آواز سنائی دی۔
پھر راسن کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد ان دونوں کے درمیان
بات چیت ہونے لگی۔ سچوں نکلے لاڈڑ کا بنن پر یہ سندھا اس لئے عمران کے
ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی ان دونوں کے درمیان ہونے گشتگو بخوبی

اپ نے سن لی بیپ۔ بیپ ختم ہونے کے بعد البرٹ نے

ہاں۔ اور اب یہ بتا دو کہ یہ نارسن کس کلب میں یہ ملتا ہے۔
ان نے کہا۔

افسریز کلب میں۔ وہ اس وقت بھی وہاں موجود ہے۔ البرٹ
اپ دیا۔

”ہمارے آدمی بھی وہاں موجود ہیں۔“ عمران نے پوچھا۔
ایسا ہاں۔ وہ اس کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ دوسری
سے کہا گیا۔

نارسن کتنا وقت مزید وہاں گزارے گا۔“ عمران نے پوچھا۔
اہمی دو تین گھنٹے وہ وہیں رہے گا۔ یہ اس کارروزانہ کا معمول
البرٹ نے جواب دیا۔

افسریز کلب کہاں ہے اور کیا یہ اوپن کلب ہے یا یہاں جانے
فھوسی کارڈ کی ضرورت پڑتی ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

سہر ز اور سہمانوں کے علاوہ اور کوئی وہاں نہیں جا سکتا۔ اگر
اہن جاتا چاہیں تو اس کا انتظام ہو سکتا ہے۔“ البرٹ نے

کیسے۔“ عمران نے پوچھا۔
یہے آدمی وہاں موجود ہیں۔ وہ سہمانوں کے کارڈ رقم دے کر

بیان کر لیں گے اور آپ کو کلب کے باہر پہنچاویں گے۔ ان کا..... عمران نے کہا اور پھر البرٹ کا شکریہ ادا کر کی مدد سے آپ آسانی سے کلب میں جا سکتے ہیں۔..... البرٹ..... اس نے رسیور رکھ دیا۔
اواب دیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب"..... صدر نے کہا۔

"ہوتا کیا ہے۔ ہم مکمل طور پر احمق بنائے گئے ہیں"..... عمران
نے جواب دیا۔

"اس کی بہانش گاہ کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا۔
"اس کی بہانش گاہ سپیشل آفیسرز کالونی میں ہے جو ٹراؤ.....
ہے۔ کوئی نمبر ایک سو ایک بی بلاک۔ لیکن وہاں چیک پو
چے ہے جو بغیر اجازت کسی مہمان کو اندر نہیں جانے دیتے".....
لے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ اس فارمولے میں باقاعدہ
ایسی گوبڑی گئی ہے کہ آخر میں وہ نتیجہ نہ تکل کے جو نکلنا چاہئے اور یہ
مارا کھیل اس نارسن کا ہے۔ اس نے واقعی شاندار انداز میں یہ
کھیل کھیلا ہے اور ہم حقیقتاً احمق بن گئے ہیں۔ اگر البرٹ یہ کال نہ
کرتا اور میرے منہ سے لفظ ختم نہ نکلتا تو واقعی اہتمامی شرمناک
فلکت کا سامنا ہو جاتا"..... عمران نے کہا۔

"لیکن کھیل کیا کھیلا گیا ہے۔ نارسن تو کسی سینچ پر سامنے نہیں
اپا۔ آپ نے جزل فرینک کے مارشل ایریسٹ میں فون کر کے چیک
لیا اور پھر ڈیکوشا میں ڈاکٹر دلیم کو فون کر کے چیک کیا ہے۔ اس
باوجود دیہ سب کچھ کیسے ہو گیا"..... صدر نے کہا۔

"یقیناً نارسن نے اس کھیل کو ڈاکٹر دلیم کیا ہے اور ویسے بھی وہ

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ۔ بہر حال اب نگرا
ضرورت نہیں ہے کیونکہ مشن واقعی مکمل ہو چکا ہے۔ تمہیں

"نارسن کی بہانش گاہ کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا۔
"اس کی بہانش گاہ سپیشل آفیسرز کالونی میں ہے جو ٹراؤ.....
ہے۔ کوئی نمبر ایک سو ایک بی بلاک۔ لیکن وہاں چیک پو
چے ہے جو بغیر اجازت کسی مہمان کو اندر نہیں جانے دیتے".....
لے کہا۔

"ہاں جانے کا کوئی ایسا طریقہ کہ نارسن کو اس کی اطلاع
پہنچانا چاہئے"..... عمران نے کہا۔
"اس کالونی کے عقب میں ویسٹرن مارکیٹ ہے۔ اس مارکیٹ
کے اندر سے ایک چھوٹا سارا ستہ کالونی میں جاتا ہے جس پر
چینگنگ نہیں کی جاتی۔ یہ راستہ ناپ شار موٹرز کے شوروم سے
ایک سڑیت میں ہے"..... البرٹ نے جواب دیا۔

"تمہارے آدمی وہاں بھی نگرانی کرتے ہیں"..... عمران
کہا۔

"نہیں جتنا بہ۔ وہاں نگرانی کا کوئی فائدہ نہیں ہے".....
لے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ۔ بہر حال اب نگرا
ضرورت نہیں ہے کیونکہ مشن واقعی مکمل ہو چکا ہے۔ تمہیں

اور ڈاکٹر ولیم دونوں اس کھیل کے اداکار تھے اور یقیناً اس نارسن
ہر ہملو کا خیال رکھا ہے۔ بہر حال اب تفصیل بھی نارسن خود بتا
گا۔..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ نارسن سے کیا پوچھنے جائیں۔.....
اچانک صالحہ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اس فارمولے کے بارے میں اور کیا پوچھتا ہے۔..... عمران
نے چونک کر جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ نہیں معلوم۔
کہ فارمولہ مارشل ایریا میں موجود ہے۔۔۔ وہ لوگ مطمئن ہو چکے ہیں
کہ ہم الحق بن چکے ہیں اس لئے اب نارسن کو چھیڑنے کی بجائے
کیوں نہ ہم بظاہر ہمہاں سے واپس پا کیشیا طلے جائیں تاکہ یہ لوگ
پوری طرح مطمئن ہو جائیں اور پھر راستے میں ڈرپ ہو کر
کاغذات اور نئے میک اپ میں ہمہاں ہٹکیں اور جنل فرینک کو قا
میں کر کے اصل فارمولہ حاصل کر لیں۔..... صالح نے کہا۔

"گذشتہ واقعی تم نے ہترین تجویز دی ہے لیکن مسلک یہ ہے کہ
شور کو اوپن نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ڈاکٹر ولیم کا کارڈنے ہوا
ڈاکٹر ولیم ڈیکھیا میں ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو بات سیدھی ہے کہ ہمہاں دھکے کھانے کی بجائے ڈیکھی
بنجیں۔۔۔ وہ ڈاکٹر ولیم تو ظاہر ہے اصل فارمولے لے گیا ہو گا۔۔۔ جو بارہ
بھی جائیں۔۔۔ اگر نارسن نے پہلے کارڈ منگوا کر کھیلا ہے تو وہ دوبارہ بھی

"میرا خیال ہے کہ نارسن نے وہاں سے کارڈ منگوا لیا ہو گا اور
اسے ولیے ہی بریف کر دیا گیا ہو گا تاکہ وہ ہمیں ڈاچ دے سکے ورنہ
اگر اصل فارمولے کی کاپی وہاں رکھی جاتی تو کام پہلے بھی ہو سکتا
ہے۔۔۔ ولیے بھی اب ڈاکٹر ولیم سے ہونے والی لفتوں مشکوک ہو گئی
ہے۔۔۔ شک تو مجھے پہلے بھی پڑ رہا تھا کہ ہمہاں سے ڈیکھیا جیرے کا
ٹولیں فاصلہ ہیلی کا پتیر کیوں طے کیا گیا لیکن پھر میں خاموش ہو گیا
تھا کہ شاید کسی خاص سیکورٹی کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہو گا۔۔۔ عمران
نے کہا۔

"تو پھر اس سور کو تباہ کر دیا جائے اور پھر وہاں سے فارمولہ
حاصل کیا جائے۔۔۔ صدر نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ اس سے وہ فائل بھی ساختہ ہی تباہ ہو جائے گی۔۔۔ عمران
نے جواب دیا۔

"پھر ایسا ہے کہ پہلے ڈیکھیا ہے نچا جائے۔۔۔ وہاں سے کارڈ حاصل کیا
جائے اور پھر ہمہاں واپس آکر فارمولہ حاصل کیا جائے۔۔۔ اس کے علاوہ
اور تو کوئی صورت نہیں ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔

"اس طرح صالحہ کی تجویز بھی پیش نظر رہے گی کہ بظاہر ہم ہمہاں
سے مطمئن ہو کر واپس طلے گئے ہیں۔۔۔ لیکن ہم ڈیکھیا سے کارڈ حاصل
کر کے واپس آ جائیں گے اور پھر ہمہاں سے فارمولہ حاصل کر لیں
گے۔۔۔ جو بارہ نے کہا۔

"اگر نارسن نے پہلے کارڈ منگوا کر کھیلا ہے تو وہ دوبارہ بھی

کارڈ مٹکو اسکتا ہے۔۔۔۔۔ اچانک تغیر نے کہا۔

"وہاں سے کارڈ آنے میں کافی وقت لگے گا اور اتنے طویل عرصے تک نارسن کو پابند نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ ہم براہ راست مارشل ایریا میں ریڈ کریں باور پھر وہاں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کارڈ پر اکم مندرجہ کے صرف دستخط سے کمپیوٹر اپن نہیں ہوتا ہو گا بلکہ اس کارڈ پر کوئی خصوصی نمبر الات کیا گیا ہو گا اور یہ سسٹم اس نمبر سے اپن ہوتا ہو گا۔ البتہ یہ نمبر پر اکم مندرجہ دستخطوں سے جاری کردہ کارڈ پر ہوتے ہوں گے۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ویری گذ کیپشن شکیل۔ تم نے واقعی ہترین بات سوچی ہے۔ نجانے کیا بات ہے اس مشن میں واقعی میرا ذہن کام نہیں کر رہا درد یہ بات مجھے سوچنی چاہئے تھی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا ذہن صرف فتح کی طرف سوچتا ہے۔ اس بار چونکہ تمہارے ذہن کو احساس ہوا ہے کہ صرف تم ہی ذہین نہیں ہے بلکہ تم سے بھی زیادہ ذہین لوگ موجود ہیں تو اس نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا۔۔۔۔۔ تغیر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے اور عمران بھی ان میں شامل تھا۔

ثارسن اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے راسن اور ڈیزی ڈیزی ہوئے تھے۔ وہ دونوں ابھی تھوڑی دیر ہٹھے جیرہ ہوانی سے واپس آئے تھے اور ایرپورٹ سے سیدھے آفس پہنچتے۔ نارسن کا بہرہ فتح مندی اور کامیابی سے بھرپور مسکراہٹ سے جگہ کارہا تھا جبکہ راسن اور ڈیزی ڈیزی دونوں کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کوئی دیوالائی کہانی سن رہے ہوں۔ ایسی کہانی جس میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات عام و میا میں وقوع پذیر ہو سکتے ہوں۔

"عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ نارسن کے خاموش ہوتے ہی راسن نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ وہ واپس چلا گیا ہے۔۔۔۔۔ میرے آدمی انہیں باقاعدہ ایرپورٹ پر حکیم کرتے رہے ہیں۔۔۔۔۔ نارسن نے جواب دیا۔

"آپ نے کمال کر دیا بآس۔۔۔ آپ نے اس زمانے کے سب سے

شاطر آدمی کو بھی ایسا چکر دیا ہے کہ جس کا شاید وہ کبھی تصور بھی کر سکے۔ اور وہ سمجھ رہا ہو گا کہ اس نے چکر دے کر فارمولہ حاصل کیا ہے۔..... نارسن نے اہتمانی مرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ اصل گیم تو یہی تھی کہ اسے آخری لمحے تک یہ معلوم ہو سکے کہ اسے باقاعدہ ٹریپ کیا جا رہا ہے۔..... نارسن نے کہا۔

”باس۔ کیا آپ نے معلوم کیا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس پاکیشیا پہنچ چکا ہے یا نہیں۔..... اچانک ڈینی نے کہا جو شروع سے اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور اس کی بات سن کر نارسن اور راسن دونوں بے اختیار چونک چڑے۔

”کیوں۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے اب فارمولے کر اس نے پاکیشیا جانا ہے اور ہماں جانا ہے۔..... نارسن نے من بناتے ہوئے کہا۔

”مجھے دراصل اب تک یقین نہیں آ رہا کہ عمران کو اس طرح ڈاچ بھی دیا جاسکتا ہے لیکن بظاہر حالات ہی نظر آتے ہیں کہ وہ مکمل طور پر ڈاچ کھا گیا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ خوش قسمتی بھی عمران کے ساتھ ساتھ چلی ہے اس لئے بعض اوقات ایسے امکانات ہو جاتے ہیں کہ اسے ان باتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے جن کے بارے میں شاید پہلے اسے کبھی بھی علم نہ ہو سکے اس لئے اگر وہ راستے میں ڈریپ ہو گیا ہے تو یہ سمجھ لیں کہ اس کی سہاں سے روائی صرف آپ کو ڈاچ دینے کے لئے تھی اور اسے اصل بات کا علم ہو چکا ہے۔..... ڈینی

نے کہا۔

”اے کیسے معلوم ہو سکتا ہے ڈینی۔ آخر کوئی وجہ بھی تو ہو۔۔۔ راسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ڈینی کی بات درست ہے۔ عمران کے ساتھ واقعی ایسے ہی ہوتا ہے۔ مجھے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔ بہر حال ابھی معلوم ہو جائے گا۔..... نارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

”راجر بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”narson بول رہا ہوں راجر۔..... نارسن نے کہا۔

”یں سر۔..... دوسری طرف سے بولنے والے کا بھج یکٹ اہتمانی موڈ بانہ ہو گیا تھا۔

”ایرپورٹ حکام سے معلوم کرو کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا چہنچے ہیں یا راستے میں کہیں ڈریپ ہو گئے ہیں۔ انہیں کہو کہ وہ مکمل انکو اسی کر کے رپورٹ دیں اور رپورٹ جلد از جلد حاصل کرو۔..... نارسن نے کہا۔

”یں سر۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارسن نے رسیور رکھ دیا۔

”ابھی تھوڑی دری میں معلوم ہو جائے گا کیونکہ مسافروں کے بارے میں رپورٹ ایرپورٹ سے مل جاتی ہیں۔..... نارسن نے

کہا تو راسن اور ڈیزی دنوں نے اشبات میں سرپلا دیتے۔ پھر وہ اور ادھر کی باتیں کرتے ہے۔ تقریباً ادھر گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو نارسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”narson bol reha hoon“..... نارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاڈر کا بین پریس کر دیتا کہ ڈیزی اور راسن دنوں راجر کی طرف سے دی گئی رپورٹ سن سکیں۔

”rajer bol reha hoon bas“..... عمران اور اس کے ساتھیوں نے مہاں سے پاکیشا کے لئے سیمیں بک کرائی تھیں لیکن وہ پہلے شاپ آسٹرودم میں ہی ڈریپ ہو گئے ہیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارسن کے ساتھ ساتھ راسن بھی بے اختیار اچھل پڑا جبکہ ڈیزی کے پھرے پر بلکل سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

”آسٹرودم میں کیوں“..... نارسن نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

”bas“..... میں نے آسٹرودم میں ہماری ہجنسی کے لئے کام کرنے والے آدمی کے ذریعے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے مطابق یہ لوگ جو ڈریپ ہوئے تھے ایرپورٹ سے ہوٹل اسمیسڈر پہنچے اور پھر چند گھنٹوں بعد ہوٹل سے چلے گئے۔ البتہ یہ بات بھی حتی طور پر سامنے آئی ہے کہ وہ لوگ آسٹرودم سے باہر نہیں گئے کیونکہ ایرپورٹ سے ان کے کہیں جانے کا ریکارڈ نہیں مل سکا۔..... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ویری بیٹھ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ لازماً میک اپ

گر کے اور نئے کاغذات بناؤ کر کہیں گے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ واپس ایکریمیا ہی آگئے ہوں۔ تم فوراً آسٹرودم کے امتحنت سے کہو کہ وہ اس کی تفصیلی انکو اتری کرے۔ فوراً اور جلد از جلد۔..... نارسن نے کہا۔ ”یہ بس“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارسن نے بھی رسیور رکھ دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ڈیزی کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ عمران کو اصل بات کا عالم ہو گیا ہے۔ اگر ایسا ہوا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ اب تک کی ہماری تمام محنت خالی چلی گئی“۔ نارسن نے کہا۔

”باس۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ایسا ہوا ہے تو پھر اب موجودہ پوزیشن میں عمران کسیے فارمولہ حاصل کر سکتا ہے۔“ راسن نے کہا تو نارسن بے اختیار چوتک پڑا۔

”ہا۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے۔ ہمارے لئے چند پو اسٹش موجود ہیں جنہیں پیش نظر رکھ کر ہم اس معاملے پر غور کر سکتے ہیں۔“ ہبھی بات تو یہ ہے کہ اب عمران کو معلوم ہو چکا ہے کہ فارمولہ مارشل ایریا کے خصوصی سورہ میں ہے اور اس مارشل ایریا کا انچارج جنرل فریٹک ہے۔ دوسری بات یہ بھی عمران کو معلوم ہو چکی ہے کہ جب تک ڈیکھیشا کے پر اجیکٹ انچارج ڈاکٹر ولیم کا کارڈ مارشل ایریے میں نہیں پہنچ گا تب تک فارمولہ سورہ سے باہر نہیں آ سکتا۔ نارسن نے کہا۔

"اور اگر وہ سٹور کو تباہ کر دیں تب"..... نارسن نے کہا۔

"نہیں۔ اول تو سٹور تباہ ہی نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات یہ کہ اگر تباہ کر دیا جائے تب تو فارمولہ بھی ساقطہ ہی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے عمران اسے تباہ کرنے کی بجائے باقاعدہ آپسیت کر کے فارمولہ باہر نکلنے کی کوشش کرے گا"..... نارسن نے کہا۔

"میرا خیال ہے بس کہ عمران بھاں سے گیا ہی اس لئے ہے کہ آپ مطمئن ہو جائیں اور وہ آسٹروم سے ڈیکوشا پہنچ۔ بھاں سے کارڈ حاصل کرے اور پھر واپس بھاں آ کر وہ سٹور سے فارمولہ حاصل کرے"..... ڈیزی نے کہا۔

"بھا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اور عمران اپنی صلاحیت بھی استعمال کر سکتا ہے کہ وہ پرائم منسٹر کی آواز یا میری آواز کی نقل کر کے ڈاکٹر ولیم سے کارڈ حاصل کرے اس لئے ڈاکٹر ولیم کو اس بارے میں الرٹ کرنا ہو گا"..... نارسن نے کہا اور اس کے ساقطہ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ "یہ۔ لارج ویو پراجیکٹ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نارسن بول رہا ہوں ایکریمیا سے۔ ڈاکٹر ولیم سے بات کرائیں"۔ نارسن نے کہا۔

"یہ سر۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے موبدانہ لجے میں ہلا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ڈاکٹر ولیم کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ولیم۔ آپ کو میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ ہم نے پاکیشی بھجنوں کو ڈاچ دینے کے لئے جو سکیم بنائی تھی وہ ناکام رہی ہے اور انہیں ہماری سکیم کے بارے میں علم ہو گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اب وہ مارشل ایریا سے لارج ویو کا فارمولہ حاصل کرنے کے لئے دوبارہ کوشش کریں اور آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے کارڈ کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے اور اس بات کا علم انہیں بھی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ڈیکوشا پہنچ کر پراجیکٹ پر روپیہ کریں یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ پرائم منسٹر صاحب یا میری آواز میں آپ سے کہیں کہ آپ کارڈ ایکریمیا بھجوادیں یا اور بھی کوئی دوسری بات کریں تو آپ نے اس محاذے میں اب انتہائی الرٹ رہنا ہے"..... نارسن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے علم ہو گیا انہیں حالانکہ انہوں نے ہمہ بھی جزل فرینٹ کی آواز میں مجھ سے بات کی تھی جس کے بارے میں، میں نے آپ کو روپورث دی تھی اور آپ نے بتایا تھا کہ یہی وہ الجتن ہے"۔ ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"معلوم نہیں۔ اچانک اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ چوکنا ہو گئے ہیں۔ بہر حال آپ نے ہر طرح سے محاط رہنا ہے کیونکہ آپ کے کارڈ کے بغیر وہ کسی صورت بھی فارمولہ حاصل نہیں کر سکتے"۔ نارسن

نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ نہ صرف میں محاط رہوں گا بلکہ اب میں پرا جنکٹ پر ریڈ الٹ کر دیتا ہوں تاکہ اگر وہ سہماں آئیں تو سیکورٹی کے ہاتھوں ختم ہو جائیں۔" ڈاکٹر ڈلیم نے جواب دیا۔

اگر آپ کہیں تو میں اپنی بھجنی کے ماہر اسجنت حفاظت کے لئے بھجوادوں" ثارسن نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے سہماں سیکورٹی کا کام دیے بھی بلکہ بھجنی کے سپرد ہے۔" ڈاکٹر ڈلیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ گذبانی۔" ثارسن نے اطمینان بھرے لجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹوں آنے پر اس نے تیزی سے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

"مارشل ایریا۔" ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ثارسن بول رہا ہوں۔ جزل فرینک سے بات کرائیں۔" ثارسن نے کہا۔

"یہ سر۔ ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جزل فرینک بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد جزل فرینک کی آواز سنائی دی۔

"ثارسن بول رہا ہوں جزل فرینک۔" ثارسن نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیانی بھجنوں کو اس فارمولے پر شک پڑ گیا ہے اس لئے اطلاع ملی ہے کہ وہ ایکریمیا سے پاکیشیا جانے کی بجائے آسٹروم میں دراپ ہو گئے ہیں اور پھر وہاں سے غائب ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ کسی بھی وجہ سے مشکوک ہو گئے ہیں اور اب تھیں انہوں نے خود فارمولہ یا اس کی کافی حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اب وہ براہ راست مارشل ایریا کے سور پر محمد کریں اس لئے آپ مارشل ایریے میں نہ صرف ریڈ الٹ کر دیں بلکہ آپ پلیز خود بھی مارشل ایریا سے باہر نہ جائیں جب تک معاملات فائل نہ ہو جائیں۔" ثارسن نے کہا۔

"لیکن وہ بغیر ڈاکٹر ڈلیم کے کارڈ کے فارمولہ کسی صورت بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ پھر وہ کیا کریں گے۔" جزل فرینک نے کہا۔

"میں نے ڈاکٹر ڈلیم کو بھی الٹ کر دیا ہے لیکن آپ پھر بھی محاط رہیں۔ وہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ترکیب سوچ لیں اور ہم اطمینان سے بیٹھ رہ جائیں۔" ثارسن نے کہا۔

لیکن میں کب تک مارشل ایریا میں محدود ہو کر رہ جاؤں۔ آخر اس کی کوئی حد تو ہو۔" جزل فرینک نے الجھے ہوئے لجھ میں کہا۔

"صرف چند روز کی بات ہے۔" ثارسن نے کہا۔

"نہیں جتاب۔ یہ چند روز کی بات کسیے ہو سکتی ہے۔ نجانے وہ لوگ کب مہماں آئیں۔ آپ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیں تاکہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔" جزل فریٹک نے کہا۔

"میرے امتحنٹ ان کے خلاف کام کریں گے لیکن بہر حال انہیں ٹریس کرنے میں وقت لگے گا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں اپنے امتحنٹ مارشل ایریا میں بھجو دوں کیونکہ وہ جہاں بھی ہوں گے اور جس روپ میں بھی ہوں گے بہر حال پہنچیں گے وہ آپ کے پاس ہی۔" نارسن نے کہا۔

"نہیں۔ مہماں ان کی ضرورت نہیں ہے۔ مہماں چھٹے ہی ریڈ الرٹ ہے۔ آپ انہیں باہر ہی ٹریس کرا کر ختم کریں۔" جزل فریٹک نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ بہر حال آپ محتاط رہیں۔ گذ بانی۔" نارسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ آپ ہمیں حکم دیں۔ ہم ان کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیتے ہیں۔" راسن نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے ڈیزی۔" نارسن نے ڈیزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ اب واقعی آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم انہیں ٹریس کر کے ختم کر دیں ورنہ یہ لوگ تو مستقل سردار بننے رہیں گے۔" ڈیزی نے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم دونوں اپنے طور پر کام کرو اور ان کا خاتمه کر دو۔ میں تمہارے سیکشن کو آرڈر کر دیتا ہوں۔" نارسن نے کہا تو راسن اور ڈیزی دونوں نے اشتباہ میں سر بلادیئے۔

ہی بخ گئے۔ عمران نے آسڑوم میں موجود فارن امجنٹ کو اس لامبی میں کال کر کے اسے لپٹنے میک اپ کے لحاظ سے نئے الہات بنانے کے لئے کہا اور اب وہ سب اس کوٹھی میں بیٹھے الہات کا انتظار کر رہے تھے۔

”تو اب ہم دوبارہ ولگشن جائیں گے اور مارشل ایریسے پر ریڈ کر کے وہاں سے فارمولہ حاصل کریں گے۔ صدر نے کہا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کہ پہلے ڈیگوشیا جانا چاہئے۔ وہاں سے کارڈ حاصل کریں یا پھر اگر وہاں فارمولہ موجود ہو تو فارمولہ وہیں سے حاصل کر کے واپس پاکیشیا چلے جائیں ورنہ مارشل ایریسے پر ریڈ ٹھوول جائے گا۔“..... صالح نے کہا۔

”جو کچھ مجھے جزل فرینک نے بتایا ہے اس لحاظ سے تو براہ راست مارشل ایریا کے سورپر جملے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لیکن یہ بات بھی ان میں رکھیں کہ اگر ہم نے ڈیگوشیا سے کارڈ حاصل کیا تو اس کی اطلاع فوراً وہاں بخج جائے گی اور پھر شاید ایکریمیا مارشل ایریا میں اپنے ملک کی پوری فوج ہی پہنچا دے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آخر گم نے کیا سوچا ہے۔“..... جو یا نے زرج ہو جانے والے لجھ میں کہا۔

”کیپشن شکلیں بتائے گا کہ میں نے کیا سوچا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاموش بیٹھا ہوا کیپشن شکلیں عمران کی بات

آسڑوم کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں عمران لپٹے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ سب ایکریمیں میک اپ میں تھے۔ انہوں نے لپٹے پلان کے مطابق ایکریمیا سے پاکیشیا کے لئے سینیں ریزو رو کرائی تھیں اور پھر ایرپورٹ پر ہی انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ چند لوگ ان کی باقاعدہ چینگ کر رہے ہیں اور انہوں نے بکنگ کاؤنٹر سے معلومات بھی کی تھیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کہاں کے لئے بکنگ کرائی ہے اور پھر وہ آسڑوم میں ہی ڈریپ ہو گئے اور ایرپورٹ سے پہلے ایک ہوٹل میں گئے لیکن پھر صدر نے مارکیٹ جا کر وہاں سے میک اپ کا سامان خریدا اور پھر ہوٹل میں ہی انہوں نے ایکریمیں میک اپ کئے۔ عمران نے آسڑوم کی ایک پر اپرٹی ٹیبلنگ کمپنی کے ذریعے ہوٹل سے ہی ایک کوٹھی کی بکنگ کرائی اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے علیحدہ علیحدہ ہوٹل سے نکلے اور اس کوٹھی

سے کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے بوس پر ہلکی سی مسکراہت
ترنے لگی۔

"میری سوچ کے مطابق"..... کیپشن شکیل نے بولنا شروع کیا۔

"تم اپنی نہیں میری سوچ کی بات کرو"..... عمران نے اس کی
بات کاشتہ ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کی سوچ کے بارے میں صرف اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور

میرے اندازے کے مطابق آپ نے یہ پلان بنایا ہے کہ پہلے مارشل

ایریسے کے سورپر کام کیا جائے۔ اگر تو فارمولہ وہاں سے تکل سکا

ہے تو ٹھیک ورنہ دوسری صورت میں سورپر کو تباہ کر دیا جائے اور

پھر ایکریسیا سے ڈیکوشیا ہنچا جائے اور وہاں لارچ ویو پر اجیکٹ کو جائے

کر کے وہاں سے ان کا درکٹ فارمولہ حاصل کر کیا جائے۔ درکٹ

فارمولے پر ساتھ دان کام کر کے اصل فارمولے تک پہنچ سکے

ہیں"۔ کیپشن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے جبا

عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھ سے سر پکڑ لیا۔

"کیا کیپشن شکیل کی بات درست ہے"..... جو یا نے حریت

بھرے لجھے میں کہا۔

"میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ کہیں میرے سر کے اوپر کوئی سکریں

تو نصب نہیں ہو گئی کہ جو میں ذہن کی گہرائیوں میں سوچتا ہوں"۔

باہر سکریں پر آ جاتا ہے اور کیپشن شکیل اسے دیکھ کر بتا دیتا۔

عمران نے کہا۔

"کیا واقعی عمران صاحب۔ آپ نے یہی پلان بنایا تھا"۔ صدر
نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"بنایا تھا نہیں، بنایا ہوا ہے۔ واقعی میرا پلان تھی ہے اور موجودہ
صورت حال میں اس سے بہتر پلان بن ہی نہیں سکتا"..... عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کیا بات ہوتی۔ اگر آخر میں ڈیکوشیا میں ہی کام کرنا ہے تو پھر
کیوں نہ صرف وہیں کام کیا جائے۔ پھر مارشل ایریسے میں کام کرنے کا
کیا فائدہ"..... جو یا نے کہا۔

"اصل فارمولہ تو مارشل ایریسے میں ہی ہے اس لئے ہمیں چھٹے
وہیں کو شش کرنی چاہتے۔ بفرض محال اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر
ہم ورکنگ فارمولے تک اپنے آپ کو محدود کر لیں گے"..... عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ یہ بات تو ٹھیک ہے"..... جو یا نے اشتات میں سر
ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے چھٹے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل
بجھنے کی آواز سنائی دی تو صدر اٹھا اور تیر تیز قدم اٹھاتا کر کے سے باہر
چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ آسٹریوم میں فارن
امبینٹ جیکب بھی تھا۔ جیکب نے جیب سے کاغذات نکالے اور
عمران کی طرف بڑھا دیئے۔

"بیٹھو"..... عمران نے کاغذات لیتے ہوئے کہا تو جیکب سر ہلاتا
ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران کافی دیر تک کاغذات کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر

اس کے پھرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

”گذشو چیکب۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔
”شکریہ جتاب۔ آپ کی یہ تعریف میرے لئے اعزاز ہے۔“..... چیکب
نے صرف بھرے لمحے میں کہا۔

”اب یہ بتاؤ کہ ایکریسیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں ایک فوجی
چھاؤنی ہے جسے مارشل ایریا کہا جاتا ہے۔ اس مارشل ایریا میں کسی
آدمی کو تم جانتے ہو یا تمہارے ذہن میں اس بارے میں کوئی شب
ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”میرا براہ راست تو کوئی تعلق نہیں ہے مسٹر مائیکل۔ البتہ
ولنگٹن میں ایک کلب ہے جس کا نام تو بیکڑم ہے لیکن اسے عرف
عام میں فوجی کلب کہا جاتا ہے کیونکہ کرنل اور سمجھ رینک کے
افسران کا یہ پسندیدہ کلب ہے۔ اس کا مالک اور جنگل یخیر ہو سشن
میرا کہرا دوست ہے اور ہو سشن کے تعلقات فوج کے اعلیٰ ترین
افسروں کے ساتھ احتیانی گھرے ہیں۔ وہ آپ کی مدد کر سکتا ہے۔“
چیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا ہو سشن اپنے دوستوں کے خلاف ہماری مدد کرے گا۔“
عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ اگر اسے بھاری معاوضہ دیا جائے تو ضرور کرے گا۔
اس کا انوہی دولت کہانا ہے لیکن ایک بات ہے کہ وہ اگر کام کرنے
پر آمادہ ہو جائے تو پھر کسی قسم کی بے ایمانی نہیں کرتا۔ یہ اس کی

(ندگی کا اصول ہے۔..... چیکب نے جواب دیا۔

”کیا تم اس سے فون پر بات کر سکتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔
”جی ہاں۔ لیکن آپ نے وہاں کرنا کیا ہے۔“..... چیکب نے کہا۔
”مارشل ایریا میں ایک سپیشل سٹور ہے جو مارشل ایریا کے
انچارج جنگل فرینک کی کنٹلڈی میں ہے۔ وہی اسے آپسیت کر سکتا
ہے اور جنگل فرینک کو کسی طرح بھی ہم اپنے کام کے لئے آمادہ نہیں
کر سکتے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں خصوصی انتظامات کے گئے
ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہاں اس طرح داخل ہو جائیں کہ جنگل
فرینک اور اس کے عملے کو یا وہاں کی سیکورٹی کو اس کا عالم نہ ہو سکے۔
باقی کام ہم خود کر لیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ کام وہ
آسانی سے کر لے گا۔“..... چیکب نے کہا اور اس نے رسیور اٹھایا اور
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاڈوڑ کا بٹن
پریس کر دیا۔

”بیکڑم کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی
وی۔

”میں آسٹریوم سے چیکب بول رہا ہوں۔ ہو سشن سے بات کرو۔“
چیکب نے کہا۔

”ہو لڑ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ہو سشن بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ

اوہ سنائی دی۔

"اوہ سٹن۔ میں آسٹریوم سے جیکب بول رہا ہوں۔ کیا تمہارا فون
ٹھالا ہے۔"..... جیکب نے کہا۔

"محفوظ۔ اوہ کیا کوئی خاص بات ہے۔"..... دوسری طرف سے
پوچھ کر کہا گیا۔

"ہاں۔ میں چاہتا ہوں تمہیں بھاری دولت کمانے کا موقع مہیا
کروں۔"..... جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تیکی اور پوچھ پوچھ۔ تم واقعی اچھے دوست ہو۔ ایک
جھٹ۔"..... دوسری طرف سے اتنا ہی صرت بھرے لجے میں کہا گیا
اور عمران سمجھ گیا کہ، ہو سنن کی زندگی کا مقصد ہی دولت کمانا ہے۔

"ایلو۔ اب فون محفوظ ہے۔ کھل کر بات کرو۔"..... چند لمحوں
بعد ہو سنن کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"میرے دوستوں کا ایک گروپ مارشل ایریا میں کام کرنا چاہتا
ہے۔"..... جیکب نے کہا۔

"کیا کام ہے۔"..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تم انہیں کسی بھی انداز میں مارشل ایریا میں ایڈ جسٹ کراؤ۔
کسی بھی انداز میں۔ کام وہ خود کر لیں گے۔ تمہارا نام سامنے نہیں
آئے گا۔"..... جیکب نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں جیکب۔ ایسا ان دونوں ممکن نہیں ہے کیونکہ وہاں
ریڈ الرٹ ہو چکا ہے اور اب نہ وہاں کوئی ریڈ پاس کے بغیر داخل ہو۔

ستا ہے اور نہ باہر آ سکتا ہے اور ریڈ پاس جزل فرینک جاری کرتا
ہے اور تم نہیں جلتے کہ جزل فرینک کس قدر وہی آدمی ہے حتیٰ کہ
جزل فرینک نے اپنے آپ پر پابندی لگا رکھی ہے۔ وہ باقاعدگی سے
سپر کلب جاتا تھا لیکن کل سے وہ سپر کلب بھی نہیں جا رہا اس لئے آج
کل تو ایسا ممکن ہی نہیں رہا۔ پاں جب حالات نارمل ہو جائیں گے
تو پھر کام ہو سکتا ہے۔"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران
نے ہاتھ بڑھا کر جیکب کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"سیکورٹی آفیسر اور اس کے آدمی مارشل ایریا سے باہر رہتے
ہوں گے۔ ان پر تو یہ پابندی لاگو نہیں ہوتی ہو گی۔"..... عمران نے
جیکب کی آواز اور لجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو جیکب کے چہرے
پر اتنا ہی حریت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا۔

"چھلے باہر رہتے تھے لیکن اب ریڈ الرٹ کے بعد یہ مارشل ایریا
کے اندر چلے گئے ہیں۔ اب وہ بھی باہر نہیں جا سکتے۔"..... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"کوئی صورت نکالو ہو سنن۔ معاوضہ تمہارے مطلب کامل سکتا
ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"کتنے افراد کا گروپ ہے۔"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا
گیا۔

"چار مرد اور دو عورتیں۔"..... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ سوری جیکب۔ ایک آدمی کی بھی گنجائش نہیں ہے۔"

”وہی جو چھپے تھا۔ البتہ اب یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اب وہاں تنور
ایشن کرنا پڑے گا۔ تب ہی کام ہو گا۔..... عمران نے کہا تو خاموش
پیٹھا ہوا تنور بے اختیار چونک پڑا۔
”تم یہ مش میرے ذمے لگا دو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔..... تنور
نے کہا۔

”پلاو کھائیں گے احباب والا نیجہ نلکے گا اور کیا ہو گا۔..... عمران
نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ تنور ایشن ہو گا اور خود ہی ایسی
فضول باتیں کر رہے ہو۔..... جویا نے تنور کی حمایت کرتے
ہوئے کہا تو تنور کا بگڑا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”میں نے تنور ایشن کی بات کی ہے مجسم تنور کی بات نہیں کی۔
مجھے اپنار قیب دیئے بھی بے حد عزیز ہے۔..... عمران نے کہا تو اس
بار سب کے ساتھ جویا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

لتئے افراد کیسے جاسکتے ہیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”اوکے۔ شکریہ۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
”جہارا شکریہ جیکب۔ اب ہم خود ہی کوئی راستہ نکال لیں
گے۔ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے جیکب سے کہا۔
”اب مجھے اجازت۔..... جیکب نے اشبات میں سرہلاتے ہوئے
کہا۔

”ہاں۔ تم جاسکتے ہو۔..... عمران نے کہا تو جیکب اٹھا اور سلام
کر کے واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدر بھی اس
کے ساتھ ہی اٹھ گیتا کہ بیرونی پھانک بند کر سکے۔
”اس کا مطلب ہے کہ ثارس کو معلوم ہو چکا ہے کہ اس کی سکیم
نام کام رہی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن کیسے اسے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کے مطابق تو ہم
فارموں کی کاپی لے کر واپس پاکیشیا جائے ہیں۔..... جویا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اسے ہمارے ہمہاں آسٹریوم میں ڈریپ ہونے
اور پھر ہوٹل سے غائب ہونے پر شک پڑا ہے۔ وہ بجنگی کا چیف
ہے اس لئے وہ فوراً اس شیجے پر بچ گیا ہو گا کہ ہمیں اس کی گیم کے
بارے میں شک پڑ گیا ہے اور اب یقیناً اس نے ڈیکھیا میں بھی رین
الرٹ کر دیا ہو گا۔..... عمران نے کہا تو سب نے اشبات میں سرہلا
دیئے۔ تھوڑی در بعد صدر واپس آگیا۔

”اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔..... صدر نے کہا۔

بھلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نجاحِ اٹھی اور راسن نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”آسٹروم سے ہارڈی کی کال ہے بس۔..... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موڈبائس آواز سنائی دی۔

”کراوڈ بات۔..... راسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”ہارڈی بول رہا ہوں آسٹروم سے۔..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یہ۔ راسن اینڈنگ چو۔ کیا رپورٹ ہے۔..... راسن نے کہا تو ڈیزی چونک کر سیدھی ہو گئی۔

”ایشیانی امجنٹ ایکریسیار وادھ ہو گئے ہیں۔..... ہارڈی نے کہا۔

”پوری تفصیل بتاؤ ہارڈی۔ یہ ضروری ہے۔ تم نے انہیں کیے ٹریس کیا۔ وہ کب گئے، کس طریقے سے گئے اور کس میک اپ میں ہیں اور انہوں نے اپنے نئے نام کیا رکھے ہیں۔..... راسن نے کہا۔

”میں آپ کو تفصیلی رپورٹ قیکس کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے صرف نتیجہ بتایا تھا۔ بہر حال اگر آپ فون پر ہی رپورٹ سننا چاہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ ہم نے آسٹروم میں ان کی تلاش شروع کی تو

ہمیں اطلاع مل گئی کہ چار مردوں اور دو عورتوں کے گروپ نے جو ایکریمین ہیں ایک رہائشی کالونی میں کوئی ایک مقامی پر اپرنی ڈیلر سے حاصل کی ہے۔ چنانچہ ہم نے اس کوئی کی نگرانی کی اور اس کس

راسن لپنے آفس میں موجود تھا۔ ڈیزی بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ شادی کے بعد وہ دونوں اکٹھے ہی کام کرتے تھے۔ وہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بیٹھے بات چیت کر رہے تھے۔

”کیا تمہیں یقین ہے راسن کہ ہارڈی گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسٹروم میں تلاش کر لے گا۔..... ڈیزی نے کہا۔

”ہاں۔ ہارڈی گروپ ایسے کاموں کا ماہر ہے۔ تم بے فکر ہو۔۔ راسن نے جواب دیا۔

”لیکن اگر وہ آسٹروم سے باہر جا چکے ہوں تو پھر۔..... ڈیزی نے کہا۔

”ایسی صورت میں یہ گروپ ہمیں اس کی پوری تفصیل مہیا کر دے گا۔ اس کا کام ہی تھی ہے۔..... راسن نے کہا اور پھر اس سے

کی مدد سے کوئی بھی میں ہونے والی بات چیت سنی تو اندر موجود افراد کسی ایشیائی زبان میں بات چیت کر رہے تھے اس لئے ہم اس کی بات چیت تو نہ سمجھ سکے لیکن بہر حال یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارا مطلوب گروپ ہے۔ پھر ان سے ملنے ایک مقامی آدمی بھی آیا۔ اس مقامی آدمی نے دہان سے ایک یہاں میں بیکری کلب کے مالک ہوسٹن کو کال کیا سچونکہ وہ مقامی زبان میں بات کر رہا تھا اس لئے یہ بات چیت ہم سمجھ گئے۔ اس بات چیت میں اس مقامی آدمی نے جس کا نام جیکب تھا ہوسٹن سے کہا کہ اس کے دوستوں کا ایک گروپ مارشل ایریا میں ایڈجسٹ ہونا چاہتا ہے لیکن ہوسٹن نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہاں ریڈ الرٹ ہو چکا ہے اس لئے وہ کسی صورت بھی ان کی مدد نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد وہ مقامی آدمی واپس چلا گیا۔ ہم نگرانی کرتے رہے۔ پھر اس گروپ نے ایڈجسٹ سے ولنگن کے لئے بنگ کراتی اور ابھی دس منٹ قبل یقلاسٹ آسٹروم سے ولنگن کے لئے روانہ ہوئی ہے۔ ہارڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ان کے حلیے کیا ہیں“..... راسن نے پوچھا تو دوسری طرف سے ہارڈی نے حلیوں کی تفصیل بتادی۔

”بنگ کن ناموں سے کرائی گئی ہے“..... راسن نے پوچھا۔

”وہ چار ٹرٹ طیارے کے ذریعے روانہ ہوئے ہیں اور یہ طیارہ ماںیکل کے نام سے بک کرایا گیا ہے“..... ہارڈی نے جواب دیا۔

”طیارے کی کیا تفصیلات ہیں“..... راسن نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتادی گئی۔

”اوکے۔ شکریہ“..... راسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”دیکھا تم نے یہ لوگ کس طرح کام کرتے ہیں“..... راسن نے کہا تو ذیروی نے اشبات میں سر بلادیا۔

”اب ہمارا کیا پروگرام ہے۔ کیا انہیں ایڈجسٹ پر نشانہ بنایا جائے“..... ذیروی نے کہا۔

”اوے نہیں۔ یہ شاطر لوگ ہیں۔ اگر انہیں احساس بھی ہو گیا کہ ہمیں ان کے بارے میں علم ہو چکا ہے تو یہ غائب ہو جائیں گے اور بہر حال ایڈجسٹ سے اترتے ہی سیدھے مارشل ایسیتے تو نہیں لفج جائیں گے۔ چھٹے کسی جگہ رہائش رکھیں گے۔ کارروں یا گیوں اور اٹھ کا بندوبست کریں گے پھر مارشل ایریا میں جا کر اس کا جائزہ لیں گے اور اس کے بعد کارروائی کریں گے جو نکہ انہیں یہ احساس تک نہیں ہو گا کہ انہیں مارک کر لیا گیا ہے اس لئے یہ سب کام اطمینان سے کریں گے۔ ہمارے آدمی لانگ فیلڈ ساکس سے ان کی نگرانی کرتے رہیں گے۔ جب یہ کسی رہائش گاہ پر پہنچیں گے تو وہاں بے اوش کر دینے والی اہمیتی زد اثر کسی فائز کی جائے گی اور اس کے بعد انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔“..... راسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے موجود سفید رنگ کا ایک بٹ پیس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی

سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔
”لیں۔ مار کر بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
مرداش آواز سنائی وی۔

”راسن بول رہا ہوں۔“..... راسن نے تھکمانہ لجھے میں کہا۔
”لیں بس۔“..... دوسری طرف سے مودباداں لجھے میں کہا گیا۔
”چار مردوں اور دو عورتوں کا ایک گروپ آسٹراؤم سے چارڑا
ٹیارے کے ذریعے ولگشن پہنچ رہا ہے۔ ان کے جلیسے اور فلاست کی
تفصیلات نوٹ کر لو۔“..... راسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ہارڈی کے بتائے ہوئے جلیسے اور فلاست کی تفصیلات بتا دیں۔
”لیں بس۔ میں نے تفصیلات نوٹ کر لی ہیں۔“..... مار کرنے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ پاکیشیانی ایجنت ہیں اور میک اپ میں ہیں۔ تم نے لانگ
فیلڈ ساکس کی مدد سے ان کی نگرانی کرنی ہے تاکہ انہیں معمولی سا
شک بھی نہ پڑ سکے۔ جب یہ کسی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں تو پھر تم نے
فوری طور پر کوٹھی کے اندر آ رائیکس گیس فائز کرنی ہے اور اس کے
بعد مجھے اطلاع دینی ہے۔“..... راسن نے کہا۔
”لیکن باس اگر یہ کسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہوئے تو۔“..... مار کر
نے کہا۔

”جس کام کے لئے یہ آ رہے ہیں اس کے لئے لانگیا یہ کوئی رہائش
گاہ حاصل کریں گے لیکن خیال رکھنا تم نے آ رائیکس گیس اس وقت

لاز کرنی ہے جب یہ گروپ اندر موجود ہو۔“..... راسن نے کہا۔

”لیں بس۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں تمہاری اطلاع کا شدت سے منظر رہوں گا۔ ایک بار پھر کہہ
رہا ہوں کہ پوری ہوشیاری سے کام لینا ہے۔ یہ لوگ اہتاںی
ملٹری ناک ترین ایجنت ہیں۔ تمہاری معمولی سی غفلت بہت بھیانک
ہے۔“..... راسن نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں بس۔ میں ہر لحاظ سے محاط رہوں گا۔“

”دوسری طرف سے کہا گیا تو راسن نے اس کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”آسٹراؤم سے چارڑا فلاست کس وقت ولگشن پہنچے گی۔“..... ڈیزی
نے کہا۔

”تقریباً دو گھنٹے بعد۔“..... راسن نے جواب دیا۔

”تم نے مار کر کوئی کہہ دینا تھا کہ وہ انہیں بے ہوش کرنے کے
بعد اندر جا کر انہیں ہلاک کر دیتا۔“..... ڈیزی نے کہا۔

”نہیں۔ میں خود انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔
یہ کریڈٹ میں خود لینا چاہتا ہوں۔“..... راسن نے کہا۔

”لیکن یہ خیال رکھنا کہ تم نے انہیں ہوش میں نہیں لے آنا۔ یہ
لوگ جادوگر ہیں۔ ناممکن چونچیں کو بھی تبدیل کر لیتے ہیں۔“..... ڈیزی
نے کہا۔

”ڈیزی تم ابھی میری صلاحیتوں سے پوری طرح واقف نہیں ہو
اور اب تم نے یہ بات کر کے میری انا کو ٹھیس پہنچانی ہے اس لئے

" تمہینک یو ڈیزی - بس یہ خیال رکھا کرو۔ میری انا کو ٹھیس نہ
انچایا کرو۔ پھر بات میرے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے "۔ راسن
نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے - خیال رکھوں گی "۔ ڈیزی نے کہا اور پھر وہ دونوں
شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ شراب پینے کے ساتھ ساتھ وہ ادھر
اوھر کی باتیں کرتے رہے۔ پھر تقریباً ڈیزی گھٹنے بعد فون کی گھنٹی نج
اشی تو راسن نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھایا۔
" میں "۔ راسن نے کہا۔

" مار کر کی کال ہے جناب "۔ دوسری طرف سے پی اے کی
مودبائی آواز سنائی دی۔

" کراو بات "۔ راسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
اوڑر کا بثن بھی پریس کر دیا۔

" ہیلو بس۔ میں مار کر بول رہا ہوں "۔ مار کر کی مودبائی آواز
سنائی دی۔

" میں - کیا روپورٹ ہے "۔ راسن نے اشتیاق آمیز لمحے میں
چھا۔

" بس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ یہ گروپ چارٹرڈ
لیارے پر ونگلن ہیچا۔ ہم چھلے سے ان کی ٹگرانی کے لئے تیار تھے۔
انگ رچ ساکس کی مدد سے ہم نے ان کی ٹگرانی کی۔ یہ گروپ ایر
پورٹ سے میکسیسوں میں بنیٹھ کر ہائپر کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ میں

اب میں چھلے اہمیں ہوش میں لاوں گا اور اہمیں آفر کروں گا کہ وہ اپنی
صلاحیتیں استعمال کر کے دیکھ لیں اور جب یہ ناکام ہو جائیں گے تو
پھر اہمیں ہلاک کر دوں گا "۔ راسن نے بگڑے ہوئے لمحے میں کہا
تو ڈیزی بے اختیار ہنس پڑی۔

" مجھے شادی کے بعد معلوم ہوا ہے کہ تم بے حد اناپرست واقع
ہوئے ہو اور مجھے تمہاری صلاحیتوں کا بھی بخوبی علم ہے لیکن میں
ایک بار پھر کہوں گی کہ تم اہمیں ہو ش میں لانے سے چھلے ہی ہلاک
کر دینا۔ میں یہو نہیں ہونا چاہتی "۔ ڈیزی نے کہا تو راسن کا پھر
یکخت آگ کی طرح سرخ ہو گیا۔

" اوکے - اب دیکھنا میں ان کا کیا حشر کرتا ہوں "۔ راسن نے
اہمی کی بگڑے ہوئے لمحے میں کہا تو ڈیزی بے اختیار مسکرا دی۔

" ٹھیک ہے جو مناسب سمجھو کرو۔ میرا کام صرف تمہیں آگاہ کرنا
تھا "۔ ڈیزی نے کہا اور انھی کر ایک طرف موجود ریک کی طرف
بڑھ گئی جس میں شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے شراب کی
بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں لا کر میز پر رکھا اور دوبارہ کرسی پر
بنیٹھ گئی۔

" بس اب غصہ تھوک دو۔ میں نے تمہارے لئے خلوص سے بات
کی تھی۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہیں کوئی گوئند ہنپھے "۔ ڈیزی نے
گلاس میں شراب انڈیل کر راسن کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر
کہا۔

بہنچا۔ جیسے ہی میکسیاں واپس گئیں، ہم نے اندر آرائیکس گیس فائر کر دی اور ہم نے اندر جا کر پتک کر لیا ہے اور یہ لوگ ہے، ہوش پر ہوئے ہیں۔..... مار کرنے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”تم انہیں دہاں سے اٹھا کر سپیشل پواست پر بہنچا دو۔ میں راؤش کو کہہ دیتا ہوں۔..... راسن نے کہا۔

”میں باس۔..... دوسری طرف سے ہکا گیا تو راسن نے کریڈ دبایا اور پھر ہاتھ اٹھایا۔

”لیں سر۔..... پی اے کی مودبائش آواز سنائی دی۔

”راؤش سے بات کراؤ۔..... راسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا ذیزی خاموش بیٹھی شراب پینے میں مصروف تھی۔ اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو راسن نے دوبار رسیور اٹھایا۔

”لیں۔..... راسن نے کہا۔

”راؤش لائن پر ہے جتاب۔..... دوسری طرف سے پی اے کے کہا۔

”کراوبات۔..... راسن نے کہا۔

”ہیلو۔ راؤش بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”راؤش۔ مار کر چار مردوں اور دو عورتوں کے ایک گروپ کے سپیشل پواست پر لارہا ہے۔ یہ لوگ آرائیکس سے بے ہوش کئے گے

ایں۔ تم نے انہیں راؤز چیز پر جکڑ دینا ہے اور پھر ان کے میک اپ واش کرنے ہیں لیکن خیال رکھنا انہیں ہوش میں نہیں آنا چاہئے اب میک اپ واش ہو جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔..... راسن نے کہا۔

”میں باس۔..... دوسری طرف سے ہکا گیا تو راسن نے رسیور رکھ دیا۔

”میرا خیال ہے کہ چیف نارسن کو اطلاع دے دو۔..... ذیزی نے کہا۔

”ابھی نہیں۔ میں ان کی لاشیں اس کے سامنے لانا چاہتا ہوں ارش چیف نارسن خود انہیں ہلاک کرنے پر بصد ہو جائے گا اور اس طرح ان کی ہلاکت کا کریڈٹ اسے مل جائے گا۔..... راسن نے جواب دیا تو ذیزی نے اثبات میں سہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد راؤش کی کال آگئی۔

”آپ کے حکم کی تعییل ہو چکی ہے باس۔..... راؤش نے کہا۔

”میک اپ صاف کئے ہیں ان کے۔..... راسن نے پوچھا۔

”میں باس۔ ان میں سے ایک عورت سوئس خزاد ہے جبکہ باقی افراد ایشیائی ہیں۔..... راؤش نے جواب دیا۔

”سوئس خزاد۔ وہ کہاں سے آگئی اس گروپ میں۔..... راسن نے

حیران ہو کر کہا۔

”کسی کی گرل فرینڈ ہو گی۔..... ذیزی نے کہا تو راسن نے

اشبات میں سر ملا دیا۔

"اوے راڈش۔ میں اور ڈیزی آرہے ہیں" راسن نے کہا اور رسپورٹ کر انھ کھدا ہوا۔

"آؤ ڈیزی۔ اب ان کی بے بسی اور موت کا تناشہ دیکھیں"۔
راسن نے کہا اور تیز تیز قدم انھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈیزی نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ بھی انھ کر راسن کے پیچے چل پڑی۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی میں روشنی کا ایک نقطہ منودار ہوا اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا شعور جاگ انھا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ساتھ ہی اسے لپتے پورے جسم میں درد کی انتہائی تیز ہمیں سی دوڑتی محسوس ہوئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر انھنے کی کوشش کی لیکن اس لاشعوری کوشش نے اس کے ذہن کو مزید بخنوڑ دیا اور اب اسے لپٹنے آپ کے اور ماحول کا صحیح ادراک ہونے لگا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں دیوار کے ساتھ لگی ہوئی سفید رنگ کی فولادی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کے گرد راڈز بھی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رہی کی مدد سے بھی باندھا گیا ہے۔ دوسری کرسیوں پر اس کے ساتھی بھی اسی حالت میں موجود تھے اور ایک آدمی سب سے آخر میں موجود صالح کے بازو میں

انجشن لگنے میں مصروف تھا۔ اس کی پشت عمران کی طرف تھی۔
ویسے وہ قوی ہیکل جسمات کا مالک تھا۔ اس نے جیز کی پینٹ اور
سرخ رنگ کی ڈھیلی ڈھالی شرٹ ہبھی ہوتی تھی۔ اسی لمحے وہ آدمی مزا
تو عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ اس آدمی کا ناک پچکا ہوا تھا اور
چہرے پر مندل زخمیں کے لئے نشانات تھے کہ جیسے کسی نے اس
کے چہرے پر تجیریدی آرت کی مشق کی ہے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی
آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ تنگ پیشانی اور آگے کو نکلی ہوتی
ہمتوڑے مناٹھوڑی اور بھاری جبڑوں کو دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ
انسانوں کی اس قبلی سے تعلق رکھتا ہے جو رحم، مروت اور ہمدردی
جیسی صفات سے یکسر عاری ہوتے ہیں اور جن کی فطرت میں سفاکی
اور بے رحمی کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔

”تمہارا نام پچھر ہے۔“..... عمران نے کہا تو دروازے کی طرف جاتا
ہوا وہ آدمی یلکلت چونک کر عمران کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر
سرخی کی تیز ہبھ کسی شعلے کی طرح بھری لیکن دوسرا لمحہ وہ نارمل ہو
گیا۔

”میرا نام راذش ہے لیکن تمہارے لئے میں بچہ ہی ثابت ہوں
گا۔“..... اس آدمی نے بڑے نفترت بھرے لمحے میں کہا۔

”تمہارا آقا کون ہے۔“..... عمران نے کہا تو راذش ایک بار پھر
چونک پڑا۔

”آقا۔ کیا مطلب؟“..... راذش نے کہا۔

”تم شاید اسے باس کہتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔
”راسن باس ہے اور وہ ابھی آہا ہے۔“..... راذش نے منہ بناتے
ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور کمرے
سے باہر نکل گیا۔ اسی لمحے عمران کے ساتھیوں کو بھی ہوش آنا
شروع ہو گیا۔ راسن کا نام سن کر عمران کو حیرت ہوتی تھی لیکن
بہر حال اس نے سب سے ہبھلے تو اپنی انگلیوں کے ناخنوں میں موجود
بلیڈوں کو مخصوص انداز میں باہر نکلا اور پھر ان کی مدد سے اس نے
رسیوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے راذش پر بھی
توجہ دی اور پھر ایک ہی نظر میں اسے معلوم ہو گیا کہ کرسیوں کے یہ
راڑوں میکنزم کی مدد سے آپس سے آپس سے ہوتے ہیں کیونکہ سامنے دروازے کے
ساتھ ہی سوچ بورڈ پر مخصوص ساخت کے لئے بننے ایک قطار میں
موجود تھے جتنی تعداد میں کرسیاں تھیں۔ رسیاں کاٹنے کے ساتھ
ساتھ عمران نے اپنے بوٹ کی نو سے کرسی کے دونوں پایوں کے
ساتھ اس میکنزم کی تار کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی
رسیاں اس حد تک کٹ گئیں کہ اب صرف ایک جھٹکے سے وہ کھل
کر نیچے گر سکتی تھیں تو عمران نے اب اپنی پوری توجہ میکنزم کی
آپرینٹنگ تار کی طرف کر دی۔ اس کے ساتھی ایک ایک کر کے
ہوش میں آگئے تھے لیکن عمران ابھی ان کی طرف متوجہ نہ ہوا تھا اور
پھر چند لمحوں بعد جب اس کے بوٹ کی نو نہ صرف تار کو چیک کر
لیا بلکہ اس نے اس حد تک ایڈ جست بھی کر لیا کہ عمران جب

پاہے پر کی ایک حرکت سے اس تار کو توڑ دے گا تو عمران کے
باہر سے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

”یہ اس قدر بزدل کون ہے کہ راذذ کے ساتھ ساتھ رسیاں بھی
بالدھ دی ہیں۔..... جو یا نے کہا۔ وہ سب سے آخر میں یعنی صاحب
کے ساتھ والی کرسی پر موجود تھی۔

”راسن کا نام بتایا گیا ہے۔ ویسے شکر کرو کہ اس نے بے ہوشی
کے عالم میں ہمیں گولیوں سے نہیں اڑا دیا۔..... عمران نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ ہماری باقاعدہ نگرانی ہو
ہی تھی اور ہمیں یہاں پہنچتے ہی چھاپ لیا گیا۔..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ لگتا ہے انہوں نے آسٹروم میں ہی چیک کر لیا تھا لیکن
انہوں نے وہاں ہم پر ہاتھ نہیں ڈالا کہ شاید ہم واپس چلے جائیں لیکن
بصیرہ ہی ہم نے ایکریمیا کا رخ کیا انہوں نے ہم پر ہاتھ ڈال دیا۔

”مران نے جواب دیتے ہوئے کہ مزید کوئی بات ہوتی
کرے کا دروازہ کھلا اور راسن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچے ڈیزی تھی
اور سب سے آخر میں راذش تھا جس نے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا
لکدا ہوا تھا۔ راذش دروازے کے قریب رک گیا جبکہ راسن اور ڈیزی
وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر
لے گئے۔

”واقعی چاند سورج کی جوڑی ہے۔ پاکیشیا کا چکر لگنے کا یہ فائدہ تو
اہیں ہو ہی گیا کہ تم دونوں نے شادی کر لی۔..... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے افسوس ہے عمران کہ تم نے ایکریمیا کے خلاف ایسا مشن
لے لیا جس میں ہم دونوں ملوث تھے اور تمہیں معلوم ہے کہ ہم اپنے
ملک کے مقابلے میں کسی رشتہ اور تعلقات کی پرواہ نہیں کرتے۔
ڈیزی نے اس بار اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”یہی اصول میرا بھی ہے۔ ویسے بھی تم دونوں نے پاکیشیا کے
ایک ساتھ دان کو ہلاک کیا ہے اور اس کی لیبارٹری تباہ کی ہے
اس لئے تم دونوں پاکیشیا کے مجرم ہو اور پاکیشیانی اپنے مجرموں کو
معاف کرنے کے قائل ہی نہیں ہیں۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ
میرا خیال تمہاری بجائے من کی طرف تھا ورنہ شاید میں اپنے
ساتھیوں سمیت جزیرہ ہوائی پلٹن جاتا اور اب تمہاری بد قسمتی ہے کہ
تم دونوں از خود راستے میں آگئے ہو۔..... عمران نے بھی سنجیدہ لمحے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں نے تمہیں اس لئے ہوش دلایا ہے کہ تم اپنی پوری
کوشش کر لوتا کہ تمہارے دل میں مرنے سے پہلے کوئی حسرت باقی
�ہ رہے ورنہ تو میں تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر سکتا تھا۔
لیکن اب تم نے یہ بات کر کے اپنی موت پر خود ہی مہر لگادی ہے
اس لئے اب تم مرنے کے لئے میاں ہو جاؤ۔..... راسن نے اہتمائی
مشتعل لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندر ونی
جیب سے مشین پیش باہر نکال لیا۔

"صرف ایک منٹ رک جاؤ اور میری بات سن لو۔۔۔ عمران نے کہا۔

کوشش سے بال بال بچا تھا جبکہ عمران کی قلابازی کھا کر دونوں ناگوں کی ضرب پوری قوت سے راڈش کے سینے پر پڑی اور راڈش چھٹا ہوا ایک جھکٹے سے عقبی دیوار سے جا نکلا۔ اس کے ساتھ ہی شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ذیری چیختی ہوئی اچھل کر ایک طرف جا گری۔ وہ اپنی جیکٹ کی جیب سے مشین پیش نکال چکی تھی اور پھر کرہ کوڑے کی شڑاپ شڑاپ کی تیز آوازوں اور راسن، ذیرنی اور راڈش تیونوں کی چیزوں سے گونج اٹھا۔ عمران انہیں ایک لمحے کے لئے بھی مشین پیش کا رخ سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی صاحب کی طرف کیا ہی تھا کہ یہ لفڑت کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔ راسن کھٹاک کی آواز سن کر محلی کی سی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ عمران کسی شکاری پر ندے کی طرح اڑتا ہوا اس سے نکلا یا اور راسن چیختا ہوا اچھل کر کری پر گرا اور پھر کرسی سمیت نیچے جا گرا تھا جبکہ عمران نے اس کے نیچے گرتے ہی اہمیت پھر تی سے قلابازی کھائی اور اس کی لات ساتھ والی کرسی کے سامنے حیرت سے بتیں کھڑی ذیرنی کی ٹھوڑی پر پڑی اور وہ بھی بڑی طرح چیختی ہوئی کرسی پر گری اور پھر کرسی سمیت چیختی ہوئی ایک دھماکے سے نیچے جا گری جبکہ عمران قلابازی کھا کر سیدھا دروازے کے قریب کھڑے راڈش کے سامنے جا کر سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے راڈش کے ہاتھ میں موجود کوڑا کھینچ کر اس نے محلی کی سی تیزی سے عنقه لگایا۔ اس بارہہ راسن کی الٹی قلابازی کھا کر ضرب لگانے کی

لے یکٹ بہیانی انداز میں پچھئے ہوئے کہا۔
اہمی تر چچے ہوا راڈش۔ ہمارے لئے یہ غنیمت ہے کہ تم مجھے
کوڑے کی ضرب لگانے میں کامیاب ہو گئے ہو اس لئے کہ میرا سر
دیوار سے نکرایا تھا اور دماغ پر بودھ پڑ گیا تھا۔..... عمران نے اہتائی
المینان بھرے لججے میں کہا اور پھر جسیے ہی اس کا ففترہ ختم ہوا راڈش
نے یکٹ عمران پر چھلانگ لگادی۔ اس نے اہتائی ماہر ان انداز میں
اپنے جسم کو دائیں ہاتھ سکیو کر چھلانگ لگائی تھی لیکن دوران
چھلانگ اس کا جسم اہتائی ماہر ان انداز میں باائیں طرف کو گھوم گیا
تھا۔ اس کا خیال تھا کہ عمران اس کے جسم کے زوایے کو دیکھ کر
لفیاتی طور پر باائیں طرف کو غوطہ مارے گا لیکن عمران غوطہ مارنے کی
ضرب لگانے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن عمران غوطہ مارنے کی
بجائے ساکت و جامد اپنی جگہ پر کھدا رہا اور پھر جسیے ہی راڈش کا جسم
باائیں طرف کو گھوما عمران کا جسم کسی نٹو کی طرح گھوما اور راڈش کا
جسم ہوا میں روں ہوتا ہوا پوری قوت سے سانتیڈ دیوار سے نکرا کر
نیچے جا گرا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کے فضما میں اٹھ
ہوئے جسم کو اس انداز میں ضرب لگائی تھی کہ راڈش کا جسم گھومتا
ہوا دیوار کے جا نکرایا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ راڈش نیچے فرش پر گر
کر اٹھتا عمران بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر جھکا اور دوسرے لمحے
راڈش کا دیو ہیسل جسم ہوا میں اٹھتا ہوا اس طرح گھوما جسیے پتھر کو
گھما کر سمندر میں پھینکا جاتا ہے اور اس بار کمرہ راڈش کے حلق سے

"میں تمہیں پیس کر رکھ دوں گا۔ میرا نام راڈش ہے۔" راڈش

لے یکٹ بہیانی انداز میں پچھئے ہوئے کہا۔
اہمی تر چچے ہوا راڈش۔ ہمارے لئے یہ غنیمت ہے کہ تم مجھے
کوڑے کی ضرب لگانے میں کامیاب ہو گئے ہو اس لئے کہ میرا سر
دیوار سے نکرایا تھا اور دماغ پر بودھ پڑ گیا تھا۔..... عمران نے اہتائی
المینان بھرے لججے میں کہا اور پھر جسیے ہی اس کا ففترہ ختم ہوا راڈش
نے یکٹ عمران پر چھلانگ لگادی۔ اس نے اہتائی ماہر ان انداز میں
اپنے جسم کو دائیں ہاتھ سکیو کر چھلانگ لگائی تھی لیکن دوران
چھلانگ اس کا جسم اہتائی ماہر ان انداز میں باائیں طرف کو گھوم گیا
تھا۔ اس کا خیال تھا کہ عمران اس کے جسم کے زوایے کو دیکھ کر
لفیاتی طور پر باائیں طرف کو غوطہ مارے گا لیکن عمران غوطہ مارنے کی
ضرب لگانے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن عمران غوطہ مارنے کی
بجائے ساکت و جامد اپنی جگہ پر کھدا رہا اور پھر جسیے ہی راڈش کا جسم
باائیں طرف کو گھوما عمران کا جسم کسی نٹو کی طرح گھوما اور راڈش کا
جسم ہوا میں روں ہوتا ہوا پوری قوت سے سانتیڈ دیوار سے نکرا کر
نیچے جا گرا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کے فضما میں اٹھ
ہوئے جسم کو اس انداز میں ضرب لگائی تھی کہ راڈش کا جسم گھومتا
ہوا دیوار کے جا نکرایا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ راڈش نیچے فرش پر گر
کر اٹھتا عمران بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر جھکا اور دوسرے لمحے
راڈش کا دیو ہیسل جسم ہوا میں اٹھتا ہوا اس طرح گھوما جسیے پتھر کو
گھما کر سمندر میں پھینکا جاتا ہے اور اس بار کمرہ راڈش کے حلق سے

نکلنے والی انتہائی ہونا کچھ سے گونج انھا۔ راڈش کا جسم فضائیں
گھومتا ہوا انتہائی خوفناک دھماکے سے اس دیوار سے جا نکرایا تھا
جس میں سوچ بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمران نے اس کی نانگ پکڑ کر اسے
ایک زور دار جھٹکے سے فضائیں اٹھایا اور گھما کر چھوڑ دیا تھا۔ اس بار
راڈش مجھتہ ہوا جب نیچے گرا تو اس کے جسم نے معمولی سی حرکت کی
لیکن پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا سر دو نکزوں میں تبدیل ہو گیا تھا اور
سر سے خون نکل کر فرش پر پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ عمران کے اس
اچانک وار کی وجہ سے راڈش لپٹنے سر کو دیوار سے پوری قوت سے
نکرانے سے شرچا سکا تھا اور پھر نکراڈ اس قدر زور دار اور خوفناک تھا
کہ راڈش کے نجف سر کے دو نکزوں ہو گئے تھے۔ عمران پھند لمحہ کھدا
اسے دیکھا تھا پھر وہ لپٹنے ساتھیوں کی طرف پلت گیا جو خاموش بیٹھے
یہ خوفناک لڑائی دیکھ رہے تھے۔

”یہ واقعی انتہائی پھرتیلا اور ماہر لڑاکا تھا۔“..... صفر نے کہا۔

”میرا سر دیوار میں اس انداز میں نکرایا تھا کہ چوت کی وجہ سے
میں سنجھل نہ سکتا تھا ورنہ شاید یہ کام بہت ہیلے ہو چکا ہوتا جواب ہوا
ہے۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے صدر کے عقب میں آ کر اس
نے مخصوص انداز میں بندھی ہوئی ری کی گاٹھ کا سراں کھینچ کر کھول
دیا۔

”تم باقی ساتھیوں کو رہا کراؤ اور پھر ان دونوں کو کر سیوں پر جذب
دو۔ میں باہر جا کر چیک کرتا ہوں۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے

اگے بڑھ کر اس نے فرش کے کونے میں پڑا ہوا سن کا مشین پسل
الٹایا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے
دروازے کو کھولا اور باہر آگیا۔ یہ ایک رہائشی کوٹھی تھی جس کے
امام خانے میں یہ سب کچھ ہوا تھا اور یہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔
البتہ گیراج میں دو کاریں موجود تھیں۔ عمران نے پوری کوٹھی گھوم
الی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ کوٹھی کے ایک کرے
میں باقاعدہ اسلکھہ شاک کیا گیا تھا اور دوسرے کمرے میں لاشوں کو
اکھی میں تبدیل کرنے والی برتنی بھی موجود تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ
راسن کا کوئی خفیہ پوانت ہے جہاں صرف راڈش رہتا تھا۔ عمران
اپس تہر خانے میں پہنچا تو اس کے سارے ساتھی رسیوں سے آزاد
اپکے تھے اور راسن اور ڈیزی دونوں کو کرسیوں میں جکڑا جا چکا تھا۔
”مہماں اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ تم لوگ باہر کا خیال
کھو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اچانک آجائے۔ صرف صالح اور جو لیا ہے ماں
لیں گی۔“..... عمران نے کہا تو سوائے جو لیا اور صالح کے باقی سب
کمرے سے باہر چلے گئے۔

”ڈیزی کو ہوش میں لے آوجو لیا۔“..... عمران نے جو لیا سے کہا تو
اویسا سر پلاتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر اس نے ڈیزی کا ناک اور منہ
دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ پھر دونوں بعد جب ڈیزی کے جسم میں
حرکت کے تاثرات ابھرنے لگے تو وہ یچھے ہست گئی۔ اس کے یچھے ہستے
ہی عمران کھدا ہو گیا اور اس نے راسن کی ناک اور منہ دونوں

اگھوں سے بند کر دیا۔ پھر جب راسن کے جسم میں حرکت
نہ اڑات نہ دار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے دونوں ہاتھ ہٹا
اویس پیچے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا اور صالحہ چہلے ہی کرسیوں
پیچے چکی تھیں۔

"تمہیں زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔ ویسے آج سے ہٹلے تو تمہاری
حالت کبھی نہ ہوئی تھی۔"..... جولیا نے اہتاں پر لیشان سے لجھے۔
عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ
انتیار مسکرا دی۔

"آج جو کچھ ہوا ہے اس سے مجھے احساس ہونے لگ گیا ہے کہ
میں اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں اس لئے اب مجھے ریشاڑ ہو کر صرف
گاف کھیلنا چاہئے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"عمران صاحب۔ یہ گاف کھیلنے کی بات آپ نے خصوصی طور
کیوں کی ہے۔"..... جولیا کے بولنے سے ہٹلے صالحہ نے کہا۔

"یہ کہا جاتا ہے کہ چور چوری سے چلا جائے تب بھی، ہیرا پھری
سے نہیں جاتا۔ ہماری ساری عمر دوسروں سے لڑنے اور انہیں چوٹیں
لگانے میں گزر گئی ہے تو ریشاڑ منٹ کے بعد ہیرا پھری کے طور
گیند کو ضرب لگانے سے تو نہیں رہا جا سکتا۔ اس مقصد کے لئے گاف
جیسا کھیل ہی کام دے سکتا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن گاف ہی کیوں۔ ہاکی اور فٹ بال میں بھی تو یہ کام ہوتا
ہے۔ میرا مطلب ہے کہ گیند کو ضرب لگانے کا۔"..... صالحہ نے کہا۔

"جو ہاکی اور فٹ بال کھیلنے کے قابل ہو وہ ریشاڑ کیسے ہو سکتا
ہے۔ یہ تو واحد کھیل گاف ہے جس میں ریشاڑ آدمی اپنی حرست
واری کر سکتا ہے۔"..... عمران نے کہا اور اس بار صالحہ بے اختیار
لے پڑی۔

"بوڑھے گھوڑے کو گولی مار دی جاتی ہے۔"..... اس لئے آئندہ
اسی بات منہ سے نہ نکالنا۔"..... جولیا نے غرتے ہوئے لجھ میں
کہا۔

"ارے شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مرد اور گھوڑا دونوں بوڑھے
ہیں ہوتے۔ شاید گولی کھانے سے ڈرتے ہوں گے۔"..... عمران
لئے بے ساختہ جواب دیا اور اس بار جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار
لے پڑیں۔

"تم۔ تم کیسے راڑز اور رسیوں سے آزاد ہو گئے۔"..... اسی لمحے
راسن کی حریت بھری آواز سنائی دی اور وہ تینوں اس کی طرف متوجہ
ہو گئے۔ ڈیزی اور راسن دونوں ہوش میں آچکے تھے۔ ڈیزی کا پھرہ
اٹ سے بگڑا ہوا تھا جبکہ راسن کے چہرے پر حریت تھی۔

"مجھے یقین ہے کہ ڈیزی نے تمہیں بھایا ہو گا کہ ہمیں ہوش
للانے کی غلطی نہ کرنا لیکن جس طبیعت اور فطرت کے تم مالک
و تم نے اسے اپنی اندا کا مستکد بنایا ہو گا۔"..... عمران نے مسکراتے
وئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن آخر یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ میکنزیم

تم واقعی ولیے ہی ہو جیسا کہ تمہارے بارے میں بتایا جاتا ہے۔“
اس نے کہا۔

”اس تعریف کا شکریہ راسن۔ لیکن میں نے تمہیں اس لئے نہیں
کری کے راذذ میں جکڑا اور ہوش میں لے آیا کہ مجھے تمہاری طرف
سے تعریف کی ضرورت تھی۔ میں چاہتا تو راذش کی طرح تم دونوں کا
گی خاتمه کر دیتا۔“..... عمران نے کہا تو راسن اور ڈیزی دونوں اس
الداز میں چونک پڑے جیسے انہیں پہلی بار راذش کی موت کا عالم ہوا
۔“

”اوہ۔ اوہ۔ کیا راذش ہلاک ہو چکا ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ وہ بے
اوہ پڑا ہوا ہے۔“..... راسن نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”راوذش بے حد پھر تیلا، تیز اور طاقتور لڑاکا تھا لیکن پھر تی، تیزی اور
طاقت اور چیز ہوتی ہے اور مارشل آرٹ میں مہارت اور چیز ہوتی ہے
اس لئے یہ اپنا سر دو نکلوں میں تقسیم کرایا۔ بہر حال اب تم
دونوں مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے ہمارا سراغ کیسے لگایا اور ہم ہبھاں تک
لے پہنچنے تاکہ مذاکرات کو کسی حتیٰ شیخ پر ہنچایا جاسکے۔“..... عمران
نے کہا۔

”عمران۔ پلیز ہمیں معاف کر دو۔ ہم تمہاری منت کرتے ہیں۔“

”اپنی نے یہ لوگت اہتمائی منت بھرے لجھ میں کہا۔

”اس بات کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ ویسے تمہیں معلوم تو ہے کہ
بے خواہ مخواہ کی قتل و غارت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ راذش کو

آف کئے بغیر راذذ غائب ہو جائیں اور رسیاں بھی کھل جائیں۔ ایسا
ممکن ہی نہیں۔ کیا تم جادو جانتے ہو۔“..... راسن نے اسی طریقے
حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”مجھے سونچ بورڈ پر موجود مخصوص بٹن دیکھ کر ہی معلوم ہے
تحاکہ ان کرسیوں کے راذذ میکنزیم سے آپریٹ ہوتے ہیں لیکن مجھے
بھی معلوم ہے کہ جہاں اس قسم کا میکنزیم استعمال کیا جائے وہاں
فرش سے نکل کر میکنزیم کو آپریٹ کرنے والی تار کری کے
پائے کے اندر لے جائی جاتی ہے سچتا نچہ ہوش میں آتے ہی سب
پہلے میں نے اس تار کو ٹریس کیا اور پھر اپنے بوٹ کی تو اس انداز
رکھی کہ ایک جھنکے سے یہ تار توڑی جاسکے اور میکنزیم کے خاتمے
ساق تھے ہی راذذ خود بخود غائب ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک رسیوں کا تعلق
ہے تو میرے ناخنوں میں فولادی بلیڈ موجود ہیں۔ ان کی مدد
رسیاں اس حد تک کاٹ دی گئی تھیں کہ ایک زور دار جھنکے سے
ٹوٹ جائیں اور اس کام کی مہلت تمہارے راذش نے ہمیں ہے
میں لانے اور تمہاری آمد کے درمیان وقفے سے مجھے آسانی سے مل
تھی۔“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو راسن نے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تم واقعی اہتمائی حریت انگریز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ آج تک
میں نے تمہارے بارے میں صرف سنا تھا لیکن مجھے اعتراف ہے
میں، اسے صرف پر اپینگنڈہ ہی سمجھتا رہا لیکن آج مجھے احساس ہوا ہے

بھی شاید میں ہلاک نہ کرتا لیکن اس نے خود ہی مجھ پر حملہ کر
حمافت کر ڈالی۔ اگر تم لوگ مکمل تعاون کرو گے تو ہو سکتا
تمہارے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا جائے ورنہ دوسری صورت میں
جانتے ہو کہ تم نے بہر حال ہمارے ملک کے ساتھ دان کو
کیا ہے..... عمران نے اہمیتی خشک اور سخنیدہ لمحے میں کہا۔
”جہاں تک ساتھ دان کی ہلاکت کا تعلق ہے تو یہ کام میں
مشن کے دوران کیا ہے اور مشن کے دوران ہونے والے کام کی
داری مشن مکمل کرنے والوں پر نہیں ہوتی۔ تم نے بھی یہی
خشک لاکھوں نہیں تو سینکڑوں ساتھ دانوں کو ہلاک کیا ہوا۔
اس انداز میں انتقام لیا جانے لگے تو شاید دنیا کا کوئی اجنبی
چیز..... راسن نے کہا۔

”میرے سیکشن کا میں گروپ ہے۔ ویسے ہم اسے ایکشن گروپ
لیکن یہ ذہن میں رکھنا کہ ہم بھی اس وقت مشن پر کام کر رہے
ہیں۔ سوزی لینڈ نامی کالونی میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور انھارہ
کسی ذاتی انتقام کے سلسلے میں نہیں۔..... عمران نے مدد
کے لئے اس کا فون نمبر کیا ہے۔..... عمران نے پوچھا تو راسن نے فون
کے لئے اس کا نمبر کیا ہے۔..... عمران نے جو لمحہ میں کہا۔

”عمران۔ ہم تم سے ہر ممکن تعاون کریں گے۔ پلیز.....
تم جا کر اپر سے فون پیس لے آؤ۔ ہمارا فون کا کنکشن موجود
ہے۔..... عمران نے جو لمحہ میں کہا۔

”میں لے آتی ہوں۔..... صالح نے کہا اور تیزی سے انٹ کر
کے لئے کر ان کے ہمراں سمت پر اس کے ایکشن گروپ
کے لئے کوئی طرف بڑھ گئی۔

”ان مارکر کی طرف سے رپورٹ سے لے کر ان کی رہائش گاہ تک
اپنے فیلڈ ساکس سے ان کی سلسلہ نگرانی اور پھر آرائیکس فائر کر
اپنے بے ہوش کر کے ہمارا سپیشل پواتٹن تک لے آنے کی
لی روتیڈ اتفاقیل سے بتا دی۔

”تم نے ثارسن کو ہمارے بازے میں کیا بتایا ہے۔..... عمران
کے پھر۔

”میں نے باس کو کچھ نہیں بتایا اور نہ ہی باس کو اس ساری
کیل کا علم ہے۔ میرا خیال تھا کہ تمہاری ہلاکت کے بعد میں
کیل کاں کروں گا۔..... راسن نے جواب دیا۔
”مارکر کے کتنے ساتھی ہیں اور ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔
ان نے کہا۔

”میرے سیکشن کا میں گروپ ہے۔ ویسے ہم اسے ایکشن گروپ
لیکن یہ ذہن میں رکھنا کہ ہم بھی اس وقت مشن پر کام کر رہے
ہیں۔ سوزی لینڈ نامی کالونی میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور انھارہ
کسی ذاتی انتقام کے سلسلے میں نہیں۔..... عمران نے مدد
کے لئے اس کا فون نمبر کیا ہے۔..... عمران نے پوچھا تو راسن نے فون
کے لئے اس کا نمبر کیا ہے۔..... عمران نے جو لمحہ میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔..... عمران
تو راسن نے اسے ہارڈی گروپ کی آسرووم میں خدمات حاصل
کرنے کے لئے کہا۔..... عمران نے کہا اور تیزی سے انٹ کر
کے لئے کر ان کے ہمراں سمت پر اس کے ایکشن گروپ
کے لئے کوئی طرف بڑھ گئی۔

"اس نے کہا یہ بجنسی سے غداری ہے اور میں غداری نہیں کر سکتا..... راسن نے جواب دیا۔

"صفدر کو بلاو"..... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ ایک بار پھر انھوں کر پیر و فی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"تم نارسن کو کیا کہنا چاہتے ہو"..... ذیزی نے بے چین سے بچے میں کہا۔

"میں اسے بھاں بلانا چاہتا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ انتہائی وہی آدمی ہے۔ وہ کسی صورت بھی بھاں نہیں آئے گا"..... ذیزی نے جواب دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے راسن۔ ولیے ایک بات پتا دوں کہ تم میکنزم کی جس تار کو اب تک انتہائی بے چینی سے تلاش کر رہے ہو وہ تمہیں نہیں مل سکے گی اس نے کہ تم نے کبھی اس میکنزم اور اس سسٹم پر غور ہی نہیں کیا ہو گا جبکہ ہمیں چونکہ ہر مشن میں ایسی کرسیوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے اس نے ہم نے نہ صرف اس سسٹم بلکہ ایسے بے شمار سسٹمز پر باقاعدہ رسیرچ کی ہوتی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو کچھ نہیں کیا"..... راسن نے قدرے گھبرائے ہوئے بچے میں کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا دایاں پیر مسلسل کرسی کے پایوں کے ساتھ حركت کر رہا ہے۔ چونکہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ میں

"مارشل ایریا کے انچارج جزل فرینک سے تمہارے تعلقات کیے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"جزل فرینک۔ وہ کون ہے۔ میں تو اسے نہیں جانتا اور نہیں میں نے کبھی فوج کے ساتھ کوئی تعلق رکھا ہے"..... راسن سے چونک کر کہا تو عمران اس کے لمحے سے ہی بکھر گیا کہ وہ بچ یوں ہے۔

"تمہارے چیف نارسن کے تو ہوں گے"..... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کیونکہ وہ بہر حال چیف ہے"..... راسن نے جواب دیا۔ اسی لمحے صالحہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ لیں فون پیش موجود تھا۔

"یہ وسیع رخص میں کام کرنے والا فون ہے اس نے میں فون پیش بھاں لانے کی ضرورت نہیں ہے"..... صالحہ نے کارڈ لیں فون پیش عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اشتباہ میں سربراہ اور فون پیش لے کر اس نے ساتھ والی تیپانی پر رکھ دیا۔

"نارسن کا براہ راست فون نمبر کیا ہے"..... عمران نے راسن سے پوچھا۔

"سوری۔ یہ میں نہیں بتا سکتا"..... راسن نے کہا تو عمران سمیت جو لیا اور صالحہ بھی بے اختیار چونک پڑیں حتیٰ کہ ذیزی کے بہرے پر بھی حریت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیوں"..... عمران نے کہا۔

نے کس طرح تار توڑ کر میکنزم کو آف کیا تھا اس لئے تم بھی
کوشش کر رہے ہو۔ ویسے کوشش کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے
لیکن میں نے تمہیں اس لئے بتایا ہے کہ تم اسے کسی صورت بھی
تلash نہ کر سکو گے۔..... عمران نے کہا۔ اسی لمحے صالحہ واپس آئی تو
اس کے پچھے صدر بھی اندر آگیا۔

”صدر تم راسن کی کرسی کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ اور اس کا
منہ بند کر دو اور جو لیا تم تھی کام ذیزی کے ساتھ کرو۔..... عمران
نے صدر اور جو لیا سے کہا تو جو لیا سرہلاقی ہوئی کرسی سے اٹھی اور
ذیزی کی کرسی کی طرف بڑھی جبکہ صدر راسن کی طرف بڑھ گیا۔
”مگر۔ مگر کیوں۔ کیا مطلب۔..... ذیزی اور راسن دونوں نے
یہ انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”گھبراو ملت۔ تمہارے منہ ہمیشہ کے لئے بند نہیں کئے جا
رہے۔“..... عمران نے کہا اور اسی لمحے صدر اور جو لیا نے عمران کی
ہدایات پر عمل کر دیا تو عمران نے فون پیس اٹھایا اور تیزی سے منہ
پریس کرنے شروع کر دیتے۔ آخر میں اس نے لاوڈر کا بنن بھی پریس
کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجئے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھایا
گیا۔

”راسن بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے نارسن کی آواز
سنائی دی۔

”راسن بول رہا ہوں بس۔“..... عمران نے راسن کی آواز اور

لمحے میں کہا۔

”میں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو تم نے اس وقت کا
کیا ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں بس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگایا
ہے۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔..... نارسن نے چونک کر کہا۔

”میں نے آسٹریوم میں ہارڈی گروپ کو ہاتر کیا ہے۔ انہوں نے
اس کا سراغ لگایا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”وہ کیسے۔ اتنے بڑے شہر میں انہوں نے کیسے سراغ لگایا۔“

نارسن نے کہا تو عمران نے راسن کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

”ویری گلڈ۔ پھر۔..... نارسن نے چھسین بھرے لمحے میں کہا۔

”اس نے اطلاع دی ہے کہ یہ لوگ چارڑی طیارے سے ولنگٹن

پہنچ چکے ہیں جس پر میں نے مار کر کے ذمے لگایا کہ وہ ان کو تلاش

کرے کیونکہ وہ جن حلیوں میں یہاں پہنچے ہیں اس کی تفصیل ہارڈی

نے بتا دی تھی اور مار کرنے روپرث دی ہے کہ یہ گروپ مارشل

ایریسے کے قریب واقع ایک ہوٹل میں موجود ہے اور سب سے حریت

انگیز بات جو بتائی گئی ہے وہ یہ کہ مارشل ایریسے کا چیف جنرل

فرینٹک ان سے ملنے آیا ہے اور وہ کافی دیر ان کے کمرے میں رہا

ہے۔..... عمران نے کہا۔

”جنرل فرینٹک۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے۔ اس کا مطلب

ہے کہ جزل فرینک لائچ میں آگیا ہے۔ جہلے بھی اس نے میرے
پلان کے تحت بھاری رقم اس عمران سے وصول کی تھی اور جس کے
بارے میں طے ہوا تھا کہ وہ اسے کسی فلاٹی ادارے کو دے دے گا
لیکن مجھے حقیقی اطلاع ملی ہے کہ اس نے یہ رقم خود رکھ لی اور اب بھی
لیقیناً وہ اس سے سازباڑ کر رہا ہو گا۔ ویری بیٹھ۔ مجھے اس کی تصدیق کر
کے ڈیفنس سکرٹری سے بات کرنا پڑے گی۔..... نارسن نے تیز بجھے
میں کہا۔

"لیکن باس جزل فرینک کیا کر سکتا ہے۔ وہ خود تو سورہ سے
فارمولہ نہیں نکال سکتا جب تک کہ پرائمِ منسٹر صاحب کا دستخط شدہ
کارڈ موجود نہ ہو اور وہ اس کے پاس موجود نہیں ہے۔ پھر وہ کیا
کرے گا۔..... عمران نے راسن کے لجھ میں کہا۔

"ادھ۔ تمہیں اس کے بارے میں کیسے علم ہو گیا۔..... نارسن
نے جونک کر حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"آپ نے خود ہی تو بتایا تھا باس۔..... عمران نے کہا۔
"ادھ اچھا۔ مجھے یاد نہیں رہا ہو گا۔ بہر حال بظاہر تو تمہاری بات
ٹھیک ہے لیکن اگر جزل فرینک چاہے تو بغیر ڈاکٹر لیم سے کارڈ
منگوائے بغیر بھی فارمولہ سورہ سے نکال سکتا ہے کیونکہ ایم جنی کی
صورت میں ایسا انظام کیا گیا ہے۔ اس کے لئے اسے صرف ڈیفنس
سکرٹری کی طرف سے اجازت کی ضرورت ہوگی اور ڈیفنس سکرٹری
سے وہ کسی بھی انداز میں اجازت حاصل کر سکتا ہے۔..... نارسن نے

۔۔۔۔۔ ادھ۔
"ادھ۔ پھر تو واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے ڈیفنس سکرٹری سے بات کرنا ہو گی لیکن ظاہر
بے جزل فرینک نے انکار کر دیا ہے اس لئے تم مارکر سے کہو کہ وہ
اس بارے میں کوئی حقیقی ثبوت حاصل کرے لیکن فوراً۔ ہمیں ایسا
ہے ہو کہ جزل فرینک اصل فارمولے کی کوئی کاپی عمران کو دے
اے۔..... نارسن نے کہا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیوں نہ ہلاک کر دیا
ہائے۔..... عمران نے کہا۔

"ایسا تو ان کی واپسی کے وقت بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر جزل
فرینک کے دل میں کھوٹ آچکا ہے تو پھر اس کا ظاہر ہونا ضروری
ہے۔ اب ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی اچانک ہوا میں تو غائب
ہو جائیں گے۔..... نارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں مارکر کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ ایسا حقیقی
ہوت ہمیا کرے جس کو ڈیفنس سکرٹری صاحب بھی تسلیم کر لیئے
رکھ گیو ہو جائیں۔..... عمران نے کہا۔

"یہ کام جلد از جلد ہو جانا چاہئے۔..... نارسن نے کہا۔

"یہ باس۔..... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور
رکھنے پر عمران نے بھی بنی آف کر دیا لیکن پھر اس نے فون آن
لیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے

”ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ فون نمبر کس جگہ اور کس نام سے نصب ہے اور یہ سن لو کہ اٹ از ڈیفنس سیکرٹ۔ اس لئے میر صرف اس بارے میں تمہاری زبان خاموش رہنی چاہئے بلکہ تم نے پوری توجہ سے معلومات مہیا کرنی ہیں۔“..... عمران نے سخت لمحے میں کہا۔

”یہ سر۔ فون نمبر بتائیں سر۔“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران نے مار کر کافون نمبر بتادیا۔
”ہولڈ کریں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔
”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں سر۔“..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ۔ کیا پورٹ ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”سر۔ یہ نمبر سوزی لینڈ کالوں کی کوئی نمبر پندرہ میں نصب ہے اور مار کر کریٹ کے نام سے ہے۔“..... آپ سڑنے جواب دیا۔
”کیا تم نے پوری تسلی کر لی ہے۔“..... عمران نے کہا۔
”یہ سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”دوبارہ یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ڈیفنس سیکرٹ۔“
عمران نے کہا۔

”نو سر۔ میں سمجھتی ہوں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی میں کہا گیا۔

ایک بار پھر لاڈر کا بن پریس کر دیا کیونکہ پہلے فون آف کرنے سے وہ پھر پہلی پوزیشن میں آگیا تھا۔

”مار کر بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”راسن بول رہا ہوں۔“..... عمران نے راسن کی آواز اور لمحے میں کہا۔

”یہ بس۔“..... دوسری طرف سے مودبائش لمحے میں کہا گیا۔
”تمہارا پورا گروپ تمہارے ہمیڈ کوارٹر میں موجود ہے یا نہیں۔“
عمران نے راسن کے لمحے میں کہا۔

”یہ بس۔ تمام گروپ موجود ہے۔ حکم فرمائیں۔“..... مار کر نے کہا۔

”تم وہیں رہو۔ میں خود آ رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے اسے دوبارہ آن کر دیا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیتے۔
”یہ انکوائری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈیفنس آفس سے بول رہا ہوں۔ پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹ۔“
عمران نے لمحے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔
”یہ سر۔ حکم سر۔“..... دوسری طرف سے اہمیتی مودبائش میں کہا گیا۔

اور عمران نے چونکہ کرفون آن کر دیا۔
 ”میں..... عمران نے راسن کے لجھے میں کہا۔
 ”مار کر بول رہا ہوں”..... دوسری طرف سے مار کر کی آواز سنائی
 دی۔

”یہ۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔”..... عمران نے راسن
 کی آواز اور لجھے میں کہا۔

”باس۔ میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ آپ نے پہلے تو کبھی
 ایسا آرڈر نہیں دیا تھا۔”..... دوسری طرف سے مار کرنے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ میں نے کیا آرڈر دیا ہے۔ مجھے۔ تفصیلی بات
 وہیں، ہوگی۔”..... عمران نے سرد لجھے میں جواب دیا۔

”یہ سر۔ تھیک ہے سر۔”..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
 کے ساتھ ہی عمران نے رابطہ ختم کر کے فون پیس سائیٹ تپانی پر رکھ
 دیا۔ وہ بچھ گیا تھا کہ مار کرنے صرف کنفر میشن کے لئے ایسا کیا ہے
 اور اب چونکہ کنفر میشن ہو گئی ہے اس لئے اب وہ مطمئن رہے گا۔

”ہاتھ ہٹا دو۔”..... عمران نے کہا تو صدر اور جو لیا دونوں نے
 راسن اور ڈیزی کے منہ سے ہاتھ ہٹائے اور پھر کرسیوں کے پیچھے سے
 نکل کر وہ عمران کی طرف آگئے۔ راسن اور ڈیزی دونوں لمبے لمبے
 سانس لے رہے تھے۔

”صدر تم دو ساتھیوں سمیت کار لے کر جاؤ۔ میں ایک کمرے
 میں اسلخ بھی موجود ہے اور بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسل

سیگریزین بھی موجود ہیں۔ تم نے سوزی لینڈ کا لونی کی کوئی نمبر
 میں لکھ جانا ہے۔ وہاں راسن کا ایکشن گروپ موجود ہے۔ باہر سے
 اندر کیس فائر کرنا اور پھر اندر جا کر ان سب کا خاتمه کر دو۔
 ان نے صدر سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔”..... صدر نے کہا اور تیری سے دروازے کی
 لپڑھنے لگا۔

”یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ تو قتل عام ہو گا۔”..... راسن نے یہ لفڑت
 لپڑھنے کہا۔

”غاموش رہو۔ یہ سب کچھ مشن کے دوران ہو رہا ہے اس لئے
 اے نظریے کے مطابق ایسا کرنا قابل جواب دی نہیں ہے۔“
 ان نے خشک لجھے میں کہا۔ اس دوران صدر کمرے سے باہر چلا

”تم نے ہمارے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے۔“..... ڈیزی نے

”جو فیصلہ تم نے ہمارے بارے میں کیا تھا۔ ویسے میں تمہیں
 لمنٹ دے رہا ہوں تاکہ تم اگر چاہو تو دس منٹ کے اندر خود
 ان کر سیوں سے نجات حاصل کر لو ورنہ دس منٹ بعد تم دونوں
 کا کر دیا جائے گا۔“..... عمران نے کہا اور انہ کھدا ہوا۔

”پلیز عمران۔ پلیز۔“..... ڈیزی نے رو دینے والے لجھے میں کہا۔
 ”سوری ڈیزی۔“..... اب تم راسن کی بیوی ہو اس لئے اب میرے

پاس جہا رے لئے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ اس سے پہلے تم
مرحوم شوہر کے ساتھ والستہ تھیں جس کے ساتھ میرے گم
تعلقات تھے لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ اس کے باوجود میں تھیں
منٹ دے رہا ہوں۔ آؤ جو لیا اور صالحہ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف ٹڑ گیا۔

"یہ دس منٹ کس خوشی میں تم نے دیتے ہیں۔ یہ لوگ تو
ایک لمحہ بھی دینے پر تیار نہیں تھے..... جو لیا نے کاٹ کھانے والے
لنجے میں کہا تو عمران نے کوئی جواب نہ دیا لیکن ابھی وہ دروازہ
تک ہی پہنچا تھا کہ جو لیا کے مشین پیش کی ریٹ ریٹ کے ساتھ
راسن اور ڈیزی کی چیخیں سنائی دیں اور عمران نے بے اختیار ہے
بھیخت لے لیکن وہ مرا نہیں بلکہ دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

نارسن کو جب یہ معلوم ہوا کہ جنzel فرینک دولت کے لانچ میں
واری پر آمادہ ہے تو وہ احتیاطی بے چین ہو رہا تھا۔ کمی بار اس کا دل
اکہ وہ جنzel فرینک سے بات کرے لیکن پھر وہ اسی لئے خاموش
لیا تھا کہ جنzel فرینک نے اس بات کو سرے سے سلیم ہی نہیں
لما اور اگر وہ فارمولے کی کاپی خاموشی سے عمران کے حوالے کر
ائے تو کوئی بھی اس کا کچھ نہیں بکاڑ سکتا تھا۔ کمی بار اس نے سوچا کہ
ڈیفنس سیکرٹی سے بات کرے لیکن پھر وہ اس لئے خاموش ہو
لما تھا کہ ڈیفنس سیکرٹی نے بغیر کسی تھی شوت کے اس کی بات پر
انتباہ نہیں کرنا کیونکہ جنzel فرینک بہر حال فوج کا ایک اہم
ہڈید بر تھا اور پھر مارشل ایریسے کا انچارج ہونے کی وجہ سے اس کی
نایاں حیثیت بھی تھی۔ گواہ معلوم تھا کہ راسن کا وست راست
کر کے حد ہوشیار اور تیزآدمی ہے وہ لازماً شوت مہیا کر دے گا لیکن

جیے جیے وقت گزرتا جا رہا تھا نارسن کی بے چینی میں اضافہ ۲۶
رہا تھا۔ اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ سے کوئی
نکتی جا رہی ہو۔ دو تین گھنٹے تو اس نے کسی شکری طرح نکال
لیکن جب معاملات اس کی برداشت سے باہر ہو گئے تو اس نے را
سے حتیٰ بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ ۲۷
اس ہولی میں جائے جہاں عمران اور اس کے ساتھی ٹھہرے
تھے اور اپنے سامنے مار کر اور اس کے آدمیوں کے ذریعے ان کا غما
کرائے۔ اس نے راسن کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے
کوشش سے اس لئے منع کر دیا تھا کہ اس کے خیال کے مطابق
عمران جواب صرف فارمولے کے حصول کے لئے کوشش کر رہا
بھر نارسن کے خلاف بھی کام شروع کر دے گا۔ اس طرح معاملہ
بگڑ بھی سکتے ہیں لیکن اب اس نے خود اپنی نگرانی میں اس کام
نمثانے کا فیصلہ کیا تھا اور اسے یقین تھا کہ اس کی نگرانی اور احکام
کے تحت جب مار کر اور اس کے ساتھی کام کریں گے تو بھر عمران
اس کے ساتھیوں کے پنج گھنٹے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہے گا اس
اس نے رسیور انھیا اور تیری سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے
”یہ..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
” نارسن بول رہا ہوں۔ راسن سے بات کراؤ۔ نارسن
تحکمانہ لججے میں کہا۔

” باس ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہیں سر۔ دوسری طرف

سے راسن کے پی اے کی مدد بانہ آواز سنائی دی۔
” کہاں ہے۔ نارسن نے چونک کر پوچھا۔
” وہ تین چار گھنٹے جبکہ یہاں سے سپیشل پواتیت پر گئے تھے۔ مادام
ایسی ان کے ساتھ تھیں۔ اس کے بعد ان کی کال نہیں آئی۔
دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
” سپیشل پواتیت کا فون نمبر کیا ہے۔ راسن نے کہا تو
دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔
” اور مار کر کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر کیا ہے۔ نارسن نے پوچھا تو
پی اے نے وہ نمبر بھی بتا دیا تو نارسن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون
آنے پر اس نے سپیشل پواتیت کا نمبر پریس کیا لیکن دوسری طرف
گھنٹی بھتی رہی لیکن کسی نے فون ایشنڈ نہ کیا تو نارسن کے چہرے پر
تریت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے حلوم تھا کہ سپیشل پواتیت
پر راسن کا خاص آدمی راڈش موجود رہتا ہے۔ کافی درست جب گھنٹی
بھتی رہی اور کسی نے رسیور نہ انھیا یا تو نارسن کے ذہن میں کھٹک سی
ہیدا ہوئی۔ اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے مار کر
کے ہیڈ کوارٹر کے نمبر پریس کر دیتے لیکن یہاں بھی وہی صورت حال
تھی۔ کوئی فون ہی ایشنڈ نہ کر رہا تھا۔

” یہ کیا، ہو رہا ہے۔ نارسن نے اہتمائی حریت بھرے انداز
میں بڑپڑاتے ہوئے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار
پر اس نے راسن کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر پریس کر دیا۔

تھا۔

"میں۔۔۔ نارسن بول رہا ہوں"..... نارسن نے تیز لمحے میں کہا۔

"ہمزی بول رہا ہوں چیف"..... دوسری طرف سے ہمزی کی اہتمائی متوجہ آواز سنائی دی تو نارسن اس کا لمحہ سن کر ہی بے انتیار اچل پڑا۔

"کیا ہوا ہے"..... نارسن نے تیز لمحے میں کہا۔

"چیف۔۔۔ سپیشل پوائنٹ پر بس راسن، مادام ڈیزی اور راڈش یون کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں"..... ہمزی نے اسی طرح متوجہ لمحے میں جواب دیا۔

"لاشیں۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"..... نارسن نے حق کے بل چھینتے ہوئے کہا۔

"میں چیف۔۔۔ میں نے وہاں بھی اپنا آدمی بھیجا تھا۔۔۔ اس نے روپورٹ دی ہے کہ نارچنگ روم میں فرش پر راڈش کی لاش پڑی تھی ہے۔۔۔ اس کا سر دو نکڑوں میں لقیم ہے۔۔۔ لگتا ہے کہ اس کے سر کو دیوار کے ساتھ مار کر پھوڑا گیا ہے جبکہ بس راسن اور مادام ڈیزی کو راڈش کے پوزیشن میں جکڑے ہوئے موجود ہیں اور ان کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے اور اس نارچنگ روم میں فون کا کارڈ لسیں پیدا ہوا ملا ہے"..... ہمزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ ویری بیڈ۔۔۔ مار کر کے ہمیڈ کو اورٹ کے بارے میں کیا روپورٹ ہے"..... نارسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی راسن کے پی اے کی آواز سنائی دی۔۔۔"

"نارسن بول رہا ہوں۔۔۔ تمہارے علاوہ یہاں اور کون موجود ہے"..... نارسن نے تیز لمحے میں کہا۔

"ہمیڈ کو اورٹ انچارج ہمزی موجود ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سے بات کراؤ"..... نارسن نے کہا۔

"یہ سر۔۔۔ ہولڈ کریں سر"..... دوسری طرف سے مودبائی میں کہا گیا۔

"ہمیڈ چیف۔۔۔ میں ہمزی بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہمزی تم فوراً سپیشل پوائنٹ پر بہنچو۔۔۔ وہاں سے کال اشٹہ نہیں کی جا رہی جبکہ راسن اور ڈیزی وہاں موجود ہونے چاہیں یا کم از کم راڈش کی وہاں موجودگی تو لازمی ہوتی ہے لیکن وہاں کوئی کال اشٹہ نہیں کر رہا اور اپنے کسی آدمی کو مار کر کے ہمیڈ کو اورٹ بہنچو۔۔۔ وہاں کا بھی کال اشٹہ نہیں ہو رہی اور پھر مجھے فوری روپورٹ دو کہ وہاں کا پوزیشن ہے"..... نارسن نے اہتمائی تھکمانہ لمحے میں کہا۔

"میں چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارسن نے رسیٹ رکھ دیا۔۔۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو نارسن کے جھپٹ کر رسیور اٹھایا کیونکہ وہ کال کا اہتمائی بے چینی سے انتفار کر

”ابھی وہاں سے روپرٹ تو نہیں آئی۔ ایک منٹ جتاب۔“
آدمی کی کال آرہی ہے۔ ہولڈ کریں جتاب۔ دوسری طرف
کھا گیا تو نارسن نے بے اختیار ہونٹ بھینٹ لئے۔ راسن اور
موت کی خبر سن کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے
”ہیلو چیف۔“ چند لمحوں بعد، ہمزی کی آواز سنائی دی۔
”میں۔“ نارسن نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو وہ کال راسن کی نہیں تھی بلکہ راسن کی آواز میں
عمران بات کر رہا تھا۔“ نارسن نے اوپنی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے
کہا گیونکہ اسے خیال آگیا تھا کہ عمران میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ
کسی بھی آدمی کی آواز اور لمحے کی ایسی نقل کر لیتا ہے کہ کوئی
دوسرے بھاچان ہی نہیں سکتا اور پھر جب یہ خیال اس کے ذہن میں آیا تو
اس کے ذہن میں خود بخود ایک نقشہ سا ابھرتا چلا گیا۔ وہ اب ساری
سچوں کی سمجھ گیا تھا کہ راسن نے لیقیناً ہارڈی گروپ کی طرف سے
اطلاع ملنے پر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہاتھ ڈالا ہو گا اور انہیں
بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر لے گیا ہو گا اور پھر اپنی اتنا کی
تسکین کے لئے اس نے انہیں ہوش دلایا ہو گا اور یہ کام لیقیناً مار کر
اور اس کے ساتھیوں کے ذریعے کرایا گیا ہو گا اور ہوش میں آنے کے
بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے سچوں کی تبدیل کر دی اور راڈش
عمران یا اس کے کسی ساتھی سے مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہو گیا اور
راسن اور ذیری کو انہوں نے راڈش میں حکڑہ کر پوچھ گئی ہو گی اور ان
سے مار کر اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر
کے عمران کے ساتھیوں نے وہاں قتل عام کر دیا ہو گا کیونکہ مار کر

”اوہ یہس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر یو جھاگما۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اطلاعات ملی ہیں کہ وہ فارمولہ حاصل کرنے کے لئے دوبارہ ونگلن پہنچ چکے ہیں اور میرے آدمی انہیں ٹریس کر رہے ہیں لیکن بہر حال ان کا مقصد فارمولہ حاصل کرنا ہے اس لئے لا محالہ وہ مارشل ایریسے پر ریڈ کریں گے اس لئے تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"..... شارون نے کہا۔ "ٹھیک ہے سہماں ولیے بھی ریڈ الٹ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ریڈ الٹ کی صورت میں یہاں کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔" جزل فرینٹ نے جواب دیا۔

" عمران اور اس کے ساتھی اہتمامی خطرناک امتحنث ہیں جنل فرینٹ - تم نے دیکھا کہ حالانکہ ہم نے ہر لحاظ سے کامیاب پلاتنگ کی تھی کہ انہیں مطمئن کر کے واپس بھیج دیا جائے لیکن اس کے باوجود انہیں اصل بات کا علم ہو گیا اور وہ دوبارہ واپس آگئے ہیں اس لئے مجھے بار بار کہنا پڑ رہا ہے کہ تم صرف ریڈ ارٹ کے بھروسے پرستہ رہ جانا ملک ہے بلکہ رمح طاقت رہنا "..... نارسن نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں اس لئے میں نے خود بھی ریڈ الرٹ کی پابندی
لپنے آپ پر لاگو کر رکھی ہے۔ میں خود بھی اب مارشل ایریسے میں
پابند ہو کر بیٹھا ہوا ہوں اس سے زیادہ اور کیا احتیاط کر سکتا ہوں۔“
جذل فرینک نے قدرے تخت لجھے میں کہا۔

اور اس کے ساتھیوں نے انہیں اس کے موجودہ حیلیوں میں ٹریس کیا تھا اس لئے عمران نے ان کا خاتمه ضروری سمجھا اور عمران نے یقیناً اس سے بات اس لئے کی کہ وہ جزل فریبیک کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہو گا اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اپنی کی ہوئی بات آگئی کہ اس نے عمران کو راسن سمجھتے ہوئے بتایا تھا کہ جزل فریبیک اگرچا ہے تو بغیرِ ذکر و لیم کو جاری کرنے کے پرائم منسٹر صاحب کے دستخطوں والے کارڈ کے فارمولہ ایجمنسی کی صورت میں سورہ سے نکال سکتا ہے۔ یہ بات یاد آتے ہی اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔ “پی اے ٹو ڈلینس سیکرٹری”..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوائی اواز ستائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں۔ ڈینفس سیکرٹری صاحب سے بات کرو۔" ٹارسن نے کہا۔

”باس تو گریٹ لینڈ کے ایک ہفتے کے دورے پر ہیں جتاب۔“
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ اچھا“..... نارسن نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمرپریس کرنے شروع کر دیئے۔

” جنل فرینک بول رہا ہوں ” رابطہ قائم ہوتے ہی جنل
فرینک کی آواز سنائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں"..... ٹارسن نے کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں۔“..... نارسن نے کہا اور پھر اس نے اس سے لے کر اب تک کے تمام واقعات مختصر طور پر ماسٹر کو بتا دیا۔

اوہ۔ اوہ بس۔ آپ نے مجھے کال کر لینا تھا۔ ذیزی کے مرحوم اب کے تو عمران سے بے حد گہرے تعلقات تھے اور یقیناً عمران نے اس تعلقات کو استعمال کرتے ہوئے ذیزی کو دھوکے میں رکھ کر یہ اوری کارروائی کی ہو گی۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ اپنے مقاوے کے لئے وہ اس کو بھی کسی بھی انداز میں استعمال کر سکتا ہے۔..... ماسٹر نے اب دیا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ بہر حال جو کچھ ہوا ہے اس کا نتیجہ اب اس عمران کو ہر حالت میں بھکتا ہو گا۔ اب میرے احکامات غور سے اس۔ عمران اور اس کے ساتھی لا محلہ مارشل ایریا پر ریڈ کریں گے وہاں جنل فرینٹ کے ریڈ الرسٹ کر رکھا ہے اس لئے وہ اندر تو اصل نہیں ہو سکتے لیکن اب ان کا خاتمه تمہارے ہاتھوں ہی ہونا ہے، اس لئے تم اپنے پورے سیکشن سمیت مارشل ایریے کو باہر کریں اور ان کو وہاں شریں کر کے ان کا خاتمه کر دو۔ فی الحال اس کے بارے میں تمہیں بھی بتایا جا سکتا ہے کہ یہ گروپ چار افراد اور دو عورتوں پر مشتمل ہے۔..... نارسن نے کہا۔

”کیا وہ اپنے اصل حلیوں میں ہیں بس۔“..... ماسٹر نے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے ماسٹر۔ وہ یقیناً ایکریمین میک اپ میں ہوں۔“

”ٹھیک ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم انہیں جلد ہی ٹریس کر کے ٹکر دیں گے۔“..... نارسن نے کہا اور کریٹل دبا کر اس نے رابطہ کر دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر ٹس کرنے شروع کر دیے۔

”ماسٹر بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی اواز سنائی دی۔

”نارسن بول رہا ہوں ماسٹر۔“..... نارسن نے تیز اور تحکماں سے میں کہا کیونکہ ماسٹر بھی راسن کی طرح اس کا دوسرا ماتحت تھا۔ اس کا سیکشن علیحدہ تھا اور وہ بھی راسن کی طرح تیز امجنٹ تھا۔ اس نارسن کی وجہ سے پہلے وہ طویل عرصے تک ایکریمین کی ریڈ امجنٹ میں کام کر چکا تھا۔

”ماسٹر۔ تم پاکیشیائی امجنٹ عمران کو تو جانتے ہو گے۔“..... نارسن نے کہا۔

”یہ بس۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت نہ صرف ولگن میں موجود ہے بلکہ اس کے ہاتھوں راسن، ذیزی، مارکر اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے۔“..... نارسن نے کہا۔

”کیا۔ کیا بس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب۔“..... ماسٹر نے اس بار بوكھلانے ہوئے لجھ میں کہا۔

"یہ بس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارسن نے اوکے کر ریسور رکھا اور پھر اٹھ کھدا ہوا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب جب تک عمران اور اس کے ساتھی ختم نہیں ہو جاتے وہ کوئی کارڈر کی بجائے سپریواتسٹ پر رہے گا تاکہ عمران یہاں اس پر روپیہ کر سکے۔

گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مارشل ایریسٹے میں داخل ہوئے لئے فوجی یونیفارمز اور گاؤں یاں کہیں سے حاصل کر لیں اس لئے نے ہر لحاظ سے محظاً رہنا ہے"..... نارسن نے تیز لمحے میں کہا۔ "ٹھیک ہے بس۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ طیلی میں بھی ہوں گے میں انہیں ٹریس کر لوں گا۔ میں نے اجنبی میں کام کے دوران کی بار اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کیا ہے اس لئے میں انہیں قدو مقامت سے ہی لوں گا"..... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ہر صورت میں کامیابی کی رپورٹ چاہئے"..... نارسن نے کہا۔

"یہ بس۔ آپ بے فکر رہیں"..... ماسٹر نے اہتمائی امید بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو۔ انہیں بے ہوش کرنے اور پھر ہوش میں لانے کے میں نہ پڑنا۔ بغیر کسی توقف کے انہیں ہلاک کر دینا"..... نارسن نے تحکماً لمحے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں بس۔ میں یہ بات اچھی طرح سمجھتا ہوں، عمران کو معمولی ساموں موقع دینا بھی اپنے آپ کے ساتھ قلم کرنا ہے۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"ساتھ ساتھ مجھے آگہ رکھنا اور میں اب مستقل طور پر پواتسٹ پر موجود رہوں گا"..... نارسن نے کہا۔

جیا کے معروف رسالوں میں شائع ہوتے رہتے تھے اور اس پر اسے اتحارٹی سمجھا جاتا تھا۔ اس کا آفس سارہ پلازہ کی منزل پر تھا۔ اس کمپنی کا انتظامی آفس تو ساتویں منزل پر تھا اپنگ شعبے کا مکمل آفس آٹھویں منزل پر ہی تھا اور اس آفس میں ڈاکٹر اسالڈو تھا اور عمران اس وقت ڈاکٹر اسالڈو سے ہی لئے آیا تھا۔ اس نے ڈیفنس سیکرٹیٹ سے معلوم کر لیا تھا ایسے کی فوجی چھاؤنی اور سٹور کی تعمیر اسار کو کمپنی نے کی اس کا نقشہ اور ڈیزاٹن ڈاکٹر اسالڈو کا تیار کر دے ہے۔ عمران

اسالڈو کے مضامین پڑھتا رہتا تھا اس نے جیسے ہی اسے اسالڈو میں علم ہوا وہ اس سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا اور پھر جو لیا ساختے لے کر وہ نیکسی میں سوار ہو کر سارہ پلازہ پہنچ گئے۔ جب ڈاکٹر اسالڈو سے ملنے کے لئے تنویر کو ساختہ چلنے کے ساتھ، کیپشن شکل اور صدر کے ساختہ ساختہ جو لیا بھی لی تھی۔ کیونکہ تنویر لپتے مخصوص انداز میں پوچھ گھن کرنے کا اور ظاہر ہے کہ ایسی پوچھ گھن کی مجرم، غندے یا سے تو کی جا سکتی تھی لیکن کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی سے مکمل کی تھی۔ اس کا چیف ڈیزاائز ڈاکٹر اسالڈو تھا۔ اسالڈو ایک بیبا کی معروف نیشنل یونیورسٹی سے ڈیفنس تعمیر ایک ٹھیکانے کی ہوئی تھی اور فوجی چھاؤنیوں کی ڈیزاائز اور ڈاکٹر اسالڈو کو زبان کھوئے پر اے گی۔ قہوہی دیر بعد وہ تینوں آٹھویں منزل پر ڈاکٹر اسالڈو کے سلسے میں اس نے ریتریج ہی نہیں کی تھی بلکہ اس کے

عمران، جو لیا اور تنویر تینوں نیکسی سے اترے۔ تنویر نے ڈایور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ تینوں سارہ پلازہ کے میں گیٹ داخل ہو گئے۔ یہ ونگٹن کا سب سے معروف کاروباری پلازہ تھا۔ اس میں ایسی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے دفاتر تھے جن کا تعلق فوجی چھاؤنیوں کی تعمیراتی کمپنی اسار کو بھی تھی۔ اسے تھا۔ ان میں ایک معروف تعمیراتی کمپنی اسار کو بھی تھی۔ اسے ڈایور کی تعمیر کے لئے نہ صرف ایک بیبا بلکہ پورے میں معروف تھی اور بے شمار ملکوں میں اس کمپنی نے بڑی اور بے شمار فوجی چھاؤنیاں نہ صرف ڈیزاٹن کی تھیں بلکہ ان کی تعمیراتی کمپنی کی ہوئی تھی اور فوجی چھاؤنیوں کی ڈیزاائز ڈاکٹر اسالڈو تھا۔ اسالڈو ایک بیبا کی معروف نیشنل یونیورسٹی سے ڈیفنس تعمیر ایک ٹھیکانے کی ہوئی تھی اور فوجی چھاؤنیوں کی ڈیزاائز اور ڈاکٹر اسالڈو کو زبان کھوئے پر اے گی۔ قہوہی دیر بعد وہ تینوں آٹھویں منزل پر ڈاکٹر اسالڈو کے سلسے میں اس نے ریتریج ہی نہیں کی تھی بلکہ اس کے

کے شاندار آفس میں موجود تھے۔ یہ ایک خاصا بڑا ہاں تھا کہ ہم خود چل کر اس سے ملنے کے لئے آئے ہیں ورنہ اگر ہم میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف اندر ٹھیکنے کا دوسرے طرف خود حل کر ہم سے ملنے کے لئے آتا پہنچنے جس کے باہر ایک بیضوی شکل کا کاؤنٹر موجود تھا جس پر سن

"..... عمران نے بگڑے ہوئے لجھے میں کہا۔
کافون رکھا اور کاؤنٹر کے پیچے ایک نوجوان ایکری پیٹھی، ہوتی تھی۔ صوفوں پر اس وقت چار مرد اور تین عورتیں ان کے اس انداز میں تعارف پر بری طرح گھبرا گئی۔ اس نے تمیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کارمن میک اپ میں تھے۔ رسمیور اٹھایا اور یہے بعد دیگرے دو نمبر پر میں کر دیئے۔
نے مار کر اور اس کے گروپ، راسن اور ڈیزی کے خاتمه کے بعد اب بھی بول رہی ہوں کاؤنٹر سے سر۔ کارمن سے ڈاکٹر اولف آپ اپنی بہائش گاہ پر جا کر میک اپ جدیل کر لئے تھے۔ عمران کے لئے تشریف لائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ بھی آپ کی ساتھیوں سیمت سید حادا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سر..... کاؤنٹر کے پیچے موجود لڑکی نے چونکہ کارمن سے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"ڈاکٹر اسالڈو سے کہو کہ کارمن سے ڈاکٹر اولف اپنے سکھا کو کاونٹر سے باہر آگئی۔

اور اسست کے ساتھ ملنے آیا ہے۔ عمران نے کارمن سے اپنے سر۔ میں آپ کو سپیشل سٹنک روم میں لے چلتی ہوں۔
بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کی اپاٹنٹمنٹ ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب بے حد معمول میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ گھولوا اور اعلیٰ ہو گئی۔ یہ کہہ واقعی خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس

دیوار پر ڈاکٹر اسالڈو کا ایک بڑا پورٹریٹ موجود تھا۔

"یہ سر..... لڑکی نے جواب دیا۔

"تو تمہیں خود معلوم ہونا چاہیے کہ کارمن کا ڈاکٹر اولف ڈیزی اسالڈو میں ڈاکٹر اسالڈو کا ہم پڑھے ہے اور یہ ڈاکٹر اسالڈو کے اعلیٰ موزبادا لجھے میں کہا۔
نہیں۔ ہمارے پینے پلانے کے مخصوص اوقات ہیں۔ آپ کا

الا وہ آنے والے نے عمران اور تنیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔
اپ کو کسی اچھے ذاکر سے اپنی آئی سائیڈ چیک کرانا چاہیے
اللہ اسلام الدو۔ کارمن میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں آپ
سماحتہ والی سیٹ پر میں بیٹھا تھا اور ہم دونوں چار گھنٹوں تک
بیٹھا باشیں کرتے رہے تھے اور اب آپ پوچھ رہے ہیں کہ ذاکر
کون ہے عمران نے مسکراتے ہوئے کارمن لجے میں
اٹا تو ذاکر اسلام الدو بے اختیار چوتک پڑا۔ وہ موٹے شیشیوں کی عینک
غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پھرے پر گھن کے
اتتھے۔

م۔ مگر۔ مجھے تو آپ کا چہرہ یاد ہی نہیں آ رہا اور جہاں تک میری اافت کام کر رہی ہے میں ڈاکٹر اولف سے کبھی نہیں ملا۔ بس اتنا معلوم ہے کہ ڈاکٹر اولف کارمن کا سب سے ماہر ڈائیغنس ائزر ہے۔ ڈاکٹر اسالڈو نے حریت بھرے اور اچھے ہوئے لجھ کیا۔

"تو پھر آپ مجھے کیسے بہچان سکتے ہیں ڈاکٹر اسلام الدو- میں نے یہ
ات اس لئے کی تھی تاکہ آپ کی یادداشت چھپ کر سکوں کیونکہ
میں بہباز آیا ہی اس لئے ہوں۔ مجھ سے ملو۔ میرا نام ڈاکٹر اولف ہے
یہ میری سیکرٹری مارگریٹ اور یہ میرا استشنا ہے جانسن۔"
 ان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا

6

شکریہ عمران نے کہا تو سیکرٹری سرہلائی ہوتی مزید سے باہر چلی گئی۔ عمران کے ساتھ جو بیسا اور تغیر بھی صورت گئے۔

”کیا تمہیں ڈلیفنس ڈیریانتنگ کے بارے میں معلوم ہے؟..... جوہری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ جب تنویر جیسا رقبہ
ڈینٹس کیسے کیا جا سکتا ہے اور میرے خیال میں ایسا ڈینٹس
اسالڈو کو بھی نہ آتا ہو گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے

۔ تمہارا ذیفیس اس وقت تک تمہارے کام آئے گا جب
سوچنے تک محدود رہو گے عمران کی بات ختم ہوتے
نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی
پھرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید یہ اس کی
تھی جس نے اسے مسرت بخشی تھی کہ دو مرد اس کے

ددرے سے رفاقت رہے۔ یہ پڑاں کے ہے۔ بات ہوتی کہے کا اندر ورنی دروازہ کھلا اور ایک ادھیرہ غر
کے بال خشک اور بکھرے ہوئے تھے آنکھوں پر موئے
عینک تھی اور جسم پر موجود سوت میں بے شمار سلوٹیں
تھیں اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار اٹھ کھرا ہوا۔ اس
ی جو لیا اور تنور بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”آپ میں سے ڈاکٹر اولف صاحب کون ہیں۔ مرا

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ۔ یہ آپ کی مہربانی ہے ورنہ آپ خود کسی سے ایں ہیں۔ بیٹھیں بیٹھیں۔ مجھے آپ جیسے ماہر سے مل کر اہتمامی سرت ہو رہی ہے۔" ڈاکٹر اسالڈو نے اہتمامی سرت بھرے مجھے لجھے کہا۔

آپ میری سرت کا اندازہ نہیں لگا سکتے ڈاکٹر اسالڈو جو مجھے آپ مل کر ہو رہی ہے۔ یہ لمحات میری زندگی کے شاندار لمحے ہیں۔"..... ان نے ایسے لجھے میں کہا جیسے وہ واقعی اہتمامی خلوص بھرے انداز ڈاکٹر اسالڈو کو خراج تحسین پیش کر رہا ہو۔

شکریہ شکریہ۔ آپ کیا پہنچا پسند کریں گے۔" ڈاکٹر اسالڈو سرت بھرے مجھے میں کہا۔

کہ نہیں۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ آپ کے پاس اس امارشل ایریسے کے نقشے کی کاپی موجود ہو گی۔ میں صرف ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں اور بس۔ ویسے میرا چار ٹڑھ طیارہ ایئر پورٹ پر کے لئے تیار کھرا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کا وقت کافی قیمتی ہے۔" عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ تشریف رکھیں میں کاپی لے آتا ہوں۔" ڈاکٹر اسالڈو نے کہا اور اٹھ کر واپس اندر وونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اس سے وہ آیا تھا۔

بڑی آسانی سے مان گیا ہے۔" جو لیا نے کہا۔ "مانتا تو تنویر منو الیتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو

"میری یادداشت چمک کرنے کے لئے۔ کیوں وجہ۔" اسالڈو نے مصافحہ کرتے ہوئے اہتمامی اٹھبے ہوئے مجھے میں کہا۔ "اس لئے کہ مجھے مارشل ایریسے جیسی چھاؤنی ڈیزائن کرنا سک ملا ہے اور یہ چھاؤنی چونکہ آپ کی ڈیزائن کردہ ہے اور پرانی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے آپ کی یادداشت چمک کیا لوں پھر آگے بات ہو گی اور مجھے خوشی ہے کہ آپ کی یادداشت ڈیزائن کرنا شاندار ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر اسالڈو بھرے پر یقین سرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مارشل ایریا تو میرا ہی ڈیزائن کردہ ہے لیکن کیا ڈاکٹر اولف اس میرے ڈیزائن کو فالو کرے گا۔" ڈاکٹر اسالڈو نے اس بارہ قدر فخریہ لجھے میں کہا۔ اسے شاید یہ سن کر بے حد تسلکین پہنچی تھی اس ڈاکٹر اولف جیسا ماہر اس کی پیروی کرے گا۔

ڈاکٹر اسالڈو۔ مجھے اعتراف ہے کہ ڈاکٹر اولف چاہے کتنا ہی کیوں نہ ہو جائے بہر حال ڈاکٹر اسالڈو کے اعلیٰ ذہن تک نہیں سکتا۔ دنیا چاہے کچھ بھی کیوں نہ کچھ مجھے بہر حال اس کا اعتراف کہ آپ اس وقت دنیا کے سب سے بڑے ڈیفسن ڈیزائنگ کے ہیں۔ ویسے میں نے اپنے دفتر میں آپ کا سپر ستار ایریسے کا ڈیزائن کر کے لگوایا ہوا ہے۔ وہ ڈیزائن جس پر آپ کو ایکریمیا کا سب سے ایوارڈ دیا گیا تھا۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر اسالڈو کا بھرہ سرت سے گلنار سا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی

"میرے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ ڈاکٹر اسالڈو، ڈاکٹر اولف کو پہچانتا بھی ہے یا نہیں کیونکہ میں نے ڈاکٹر اولف کو دیکھا اپنے ہے کہ میں اس کا میک اپ کر لیتا۔ ڈاکٹر اولف میرے زیر طلاعہ رہا ہے اس لئے مجھے یہ سارا کھیل کھیلتا پڑا۔ یہ تو شکر ہے کہ ڈاکٹر اسالڈو خوشامد پسند نکلا اس لئے بات بن گئی ورنہ پھر تنور کا کام کرنا ہے جاتا اور میں فارغ"..... عمران نے کہا تو جو یا اور تنور اولوں کے اختتار پہنچ رہے۔

لیکن کیا اس مٹور کا نقشہ بھی اس ڈاکٹر اسالڈو نے ہی تیار کیا ہو جو لمانے کما۔

دیکھو۔ اب نقش آئے گا تو پتہ چلے گا۔ ویسے میرا مقصد سٹور کا
لشکر دیکھنا نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ مکمل طور پر کمیوثرائزڈ
لشکر سٹور کس ناپ کے ہوتے ہیں۔ میں تو اس لئے یہ نقش
انسانی چاہتا تھا کہ ڈینی اور راسن کی موت کی اطلاع نارسن تک پہنچ
لے، وہی اور لقیناً نارسن نے اب مارشل ایریا میں ہائی ریڈ الرٹ کرا
واو گا اور ایسے حالات میں ہم کسی طرح بھی مارشل ایریا میں داخل
ہیں ہو سکتے جبکہ مجھے ڈاکٹر اسلام الدوکی سوچ کا اندازہ ہے۔ اس میں یہ
اب سی خصوصیت ہے کہ یہ فوجی چھاؤنیوں کے نقشے اس انداز میں
کارکرتا ہے کہ اس میں ایسے خفیہ راستے رکھے جاتے ہیں جن کا علم
کار چھاؤنی کے انچارج کو ہی ہوتا ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا
کہ اگر دشمن کسی فوجی چھاؤنی کو فتح کر لے تو فوجیوں کو ان

جوں کے اختیار ہنس رہی۔

”اچھا تو تم تغیر کو اس
شستے ہوئے کہا۔

”تم نے مجھے جلاں سمجھ رکھا ہے۔ کیا تم خود اس سے نہیں“

سکتے ہے۔۔۔۔۔ سویرے براسامنہ بنائے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔
یہ بہت پڑھا لکھا آدمی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ ایک
لکھا آدمی دوسرے پڑھے لکھے آدمی پر ہاتھ نہیں المحسکتا۔۔۔۔۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میں جاہل ہوں۔ کیوں"..... تقویر عمران کا طرز کیا
اے اے، نے آنحضرت کل لئے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں جاہل کیسے کہہ سکتا ہوں۔ جہالت تو تاریکی کا نام ہے اور تم تو تغیر ہو۔ مطلب ہے روشنی“..... مران جواب دستے ہوئے کہا۔

”پھر تم نے یہ بات کیوں کی تھی“..... تنور نے اس بارہ مسکا تھا۔

”پڑھا لکھا ہونا اور بات ہے اور لکھا پڑھا ہونا اور بات عمر ان نے کہا تو جو لیاے اختیار ہنس پڑی۔

"ویے تم نے ڈاکٹر اسالڈو کو چکر خوب دیا ہے۔ ملکہ ان
واقفیت ظاہر کرنے کی کوشش کی لیکن جب وہ تمہیں بھجان
یادداشت کا چکر چلا دیا..... جو لیانے کہا۔

بھی تھیں کہ آج تک ان دونوں نے ان کا ایک لفظ بھی نہ سننا تھا اور
توہزوی دیر بعد عمران ڈاکٹر اسالڈو سے کارمن آنے کا وعدہ لے کر
اس کمرے سے باہر آگیا۔

"حیرت ہے۔ تمہارے دماغ میں نجانے کیا مجرما ہوا ہے۔ مجھے تو
کام کا کہ تم نے ساری عمر کام ہی یہی کیا ہے۔"..... تنور نے حیرت
لے لجھ میں کہا۔

"ہس قسمت کا جکڑ ہے تنور کہ میں تمہارے چیف کے پتنگل میں
لیا ہوں۔ ورنہ ایک نقشہ بناؤ کہ میں اتنا کام کہتا تھا کہ اس
وہ چیف غرید کر ہلاک کر دیتا۔"..... عمران نے جواب دیتے
کہا۔

لٹ اپ۔ خود اگر آئندہ ایسی کوئی بات منہ سے نکالی۔ یہ
کی مہربانی ہے کہ اس نے تمہیں اتنی اہمیت دے رکھی ہے
تم سوائے جو کری کے اور کیا کر سکتے ہو نا نہیں۔"..... جو یا
لکھ اہمیتی غصیلے لجھ میں کہا۔

میں نے چیف کہا ہے ڈپی چیف نہیں کہا۔ ڈپی چیف تو
اہل ڈپی چیف ہی ہوتا ہے یا ہوتی ہے۔"..... عمران نے بڑے
ہم سے لجھ میں کہا۔

تم واقعی رنگ سیار ہو۔ ایسا رنگ بدلتے ہو کہ حیرت ہوتی
تنور نے ہنسنے ہوئے کہا۔

سیار نہیں۔ ملٹی کلر سیار۔ ویسے سیار کہتے کے ہیں۔"..... عمران

خفیہ راستوں سے نکال کر فوج کو دشمن کے سامنے ہٹھیا رہی تھیں کہ
ذلت سے بچایا جاسکے اس لئے یقیناً اس مارشل ایسیتے میں بھی ایسا
خفیہ راست موجود ہوں گے۔ عمران نے کہا تو تنور اور جولیا
اشبات میں سرہلا دیتے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر اسالڈو
اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ موجود تھا۔

"یہ دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ میرا ذیراً اُن کردہ یہ نقشہ کیسا ہے۔
ڈاکٹر اسالڈو نے بڑے فخریہ انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ
کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو عمران نے نقشہ اٹھا کر اسے نظر
دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ نقشہ کمپیوٹر میموری سے تیار کیا گیا
عمران کے پھرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس
نقشے کی ایسی تعریفیں کیں کہ ڈاکٹر اسالڈو بمشکل اپنے آپ کو ادا
نچھے سے باز رکھ سکا ورنہ اس کی کیفیت واقعی ایسی ہی تھی کہ
بے اختیار اٹھ کر ناپھتا شروع کر دے۔ جو لیا اور تنور دونوں

اسالڈو کی اس کیفیت سے پوری طرح محظوظ ہو رہے تھے۔ عمران
اسے واقعی یا نس پر اس قدر اونچا چڑھا دیا تھا کہ شاید اب
ساری زندگی اس بانس سے نیچے اترنے کی کوشش ہی نہ کر سکے
پھر عمران اور ڈاکٹر اسالڈو کے درمیان باقاعدہ ذیراً نتھ کے
میں ایسی بحث شروع ہو گئی کہ جو لیا اور تنور دونوں کی
حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ عمران اس وقت واقعی
ڈیزائننگ کا بڑا ماہر لگ رہا تھا۔ ایسی ایسی اصطلاحات استعمال

نے کہا تو تیور بھی چونک پڑا۔

”سیار۔ اودہ۔ میں نے تو آج تک اس کے معنی پر غور ہی کیا۔ اچھا تم بتاؤ کے کہتے ہیں۔“..... تیور نے اپنی عادت لے صاف انداز میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

”تیور کو۔“..... عمران نے اسی طرح مخصوص سے الجھے میں دیا تو جو لیا اس کے اندراز پر بے اختیار کھلکھلا کر بنس پڑی اور

تیور نے بے اختیار برا سامنا بنا لیا۔ محوڑی دیر بعد وہ نیکسی میں کروائیں اپنی بہائش گاہ پر چکنچ کے جہاں صالح، صدر اور کیپشن ان کا انتظار کر رہے تھے۔

”کوئی بات بن گئی ہے یا نہیں۔“..... صدر نے پوچھا تو عمران کے خوشامد اندراز اور فقرنوں کی اس طرح نقل کرا شروع کر دی کہ صدر تو صدر کیپشن شکیل جیسا شخص بھی اختیار کھلکھلا کر بنس پڑا۔

”تو کوئی راستہ نظر آیا آپ کو۔“..... صدر نے ہستے ہوئے عمران سے مناطب ہو کر کہا۔

”ایک راستہ۔ وہاں آٹھ راتستے ہیں۔ ولیسے ان میں سے ایک راستہ ایسا ہے جو سیدھا جزل فرینک کے آفس میں نکلتا ہے اور وہی راستہ ہم نے استعمال کرنا ہے۔ تم لوگ تیار ہو جاؤ۔ اب ہم لے مشن کو فائل کرنا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”فائل تو چھلے ہی ہو گیا تھا لیکن اب دوبارہ اسے فائل کرنا پڑا۔“

کاب میں موجود ہیں۔ یہ ساری باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ یہ لوگ
مران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ماسرنے تفصیل سے جواب
ادئے کہا۔

لیکن یہ لوگ آخر کس طرح مارشل ایریا میں داخل ہوں گے۔
اچانک تم نے خود لیا ہے۔ وہاں تو اب ایک مکھی بھی داخل
ہو سکتی۔ لڑکی نے کہا۔

مکھی داخل ہو سکے یا نہیں لیکن یہ مران داخل ہو سکتا ہے۔
اس کو جانتا ہوں۔ تم نہیں جانتی۔ ماسرنے جواب دیا۔
کیا وہ مافوق الغطرت قوتون کا مالک ہے۔ لڑکی نے منہ
ہونے قدرے طنزیہ لمحے میں کہا۔

نہیں۔ لیکن اس کا ذہن مافوق الغطرت صلاحیتیں رکھتا ہے۔
نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک موڑ مزکر کچھ آگے ہی
اوی ہو گی کہ ماسرنے اسے تیزی سے ایک سائیڈ روڈ پر موڑا اور پھر
اوی دیر بعد ہی وہ کار ایک زرعی فارم کے انداز میں بنی ہوئی چھوٹی
سی عمارت کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ ماسرنے دوبار مخصوص
اوی میں ہارن بجا یا تو گیٹ کھل گیا اور ماسر کار اندر لے گیا۔ سامنے
ہارے کے قریب ایک عارضی ساشیڈ بنا ہوا تھا جس کے نیچے ایک
رونگ کی کار موجود تھی۔ ماسرنے بھی اس کار کے نیچے لے
کار روک دی۔

"آؤ مارلین۔ جلدی آؤ۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں جو نہ انہیں کم نہ کر

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی۔
بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیور نگ سیٹ پر درمیانے قدام
ورژشی جسم کا مالک ماسر بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر اما
نو جوان لڑکی موجود تھی جس نے سیاہ رنگ کی جیز اور سیاہ رنگ کی
جیکٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ ماسر کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوت تھا۔
تمہیں یقین ہے ماسر کہ جو نہ نے جنہیں ٹریس کیا ہے وہی
مران اور اس کے ساتھی ہیں۔ لڑکی نے ماسر سے غافل
ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد یقین ہے اس لئے کہ جو نہ نے جس اسلئے
بارے میں بتایا ہے یہ اسلئے کسی سٹور کو ازاںے کے کام آتا ہے۔ ہم
استھمال میں نہیں آتا اور پھر جو نہ نے بتایا ہے کہ یہ گروپ پر
مردود اور دو حورتوں پر مشتمل ہے اور پھر وہ مارشل ایریا کے قریب

بیٹھے ماسرٹ نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی
دوڑتا ہوا براہمیدے کی طرف بڑھ گیا۔ لڑکی جس کا نام مارلین تھا
سے اتری اور ماسرٹ کے بیچے دوڑتی ہوئی براہمیدے کی طرف بڑھ گیا
تمہوزی دیر بعد وہ دونوں ایک تہہ خانے میں داخل ہو رہے تھے۔
خانے میں ایک میز کے اوپر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی
جس میں سے ایک گول پاسپ سا اپر چھت کے ایک سورائی میں
کر غائب ہو رہا تھا۔ میز کے سامنے چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں
میں سے ایک کری پر ایک لمبے قد اور دبلي پتلے جسم کا نوجوان
ہوا تھا۔ وہ ماسرٹ اور مارلین کو دیکھ کر بے اختیار اٹھ کر کھدا ہوا
مشین کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین تھی جس پر ایک ہال
منظر نظر آ رہا تھا جس میں عورتیں اور مرد بیٹھے کھانے پینے اور ہال
کرنے میں مصروف نظر آ رہے تھے۔
”کہاں ہے وہ گروپ جوڑا۔“ ماسرٹ نے قریب جا کر بے
لے لجھ میں کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔
” دائیں ہاتھ کے کونے پر آخری میز پر موجود ہیں یہ لوگ
نوجوان نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
”اوہ ہاں۔ بالکل۔ یہی ہے عمران۔ بالکل یہ گرے سوت والا جس
ہے۔ ویری گلا۔ تم نے درست تلاش کیا ہے انہیں۔“ ماسرٹ
اچھلتے ہوئے کہا۔
”کون سا۔ کون سا۔“ ساتھ کھڑی ہوئی مارلین نے کہا۔

” دائیں طرف جو گرے سوت چھنے ہوئے بیٹھا ہے۔ یہی ہے
ماسرٹ نے کہا۔
” ہمولا بھالا اور معصوم سا آدمی۔ یہ ہے عمران۔“ مارلین
کافی حریت بھرے لجھ میں کہا۔
” اس یہی ہے۔ جو نہ بال میں ہمارا کوئی آدمی ہے۔“ ماسرٹ نے
مارلین کو جواب دیا اور پھر جوڑے مخاطب ہو کر کہا۔
” ایٹ کے ساتھ تیسری میز پر راسکر موجود ہے باس۔“ جوڑے
کہا۔
” ٹھیک ہے۔ باہر کئنے آدمی موجود ہیں۔“ ماسرٹ نے کہا۔
” پھر آدمی باس۔“ جوڑے جواب دیا۔
” اوے۔ میں ہاں جا رہا ہوں۔ تم راسکر کو ٹھانسیزیر کہہ دو کہ
ران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت نظروں سے او جھل ش
لے اور باہر موجود افراد کو بھی کہہ دو کہ اگر میرے ہاں چھپنے
لوگ کلب سے باہر آ جائیں تو وہ ان کا تعاقب کریں۔ میں
ران پر ان سے رابطہ کر لوں گا۔“ ماسرٹ نے کہا۔
” میں باس۔“ جوڑے کہا۔
” آؤ مارلین۔ اب ان کا شکار کھیلیں۔“ ماسرٹ نے سرت
لے لجھ میں کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف ٹڑ گیا۔
اچھلے ہوئے کہا۔
” ہمیں چلی جا رہی تھی۔“

سی دوسرے کی خدمات کیوں ہائز کی گئی ہیں مائیکل۔ صدر
لہا۔

اہلی بات تو یہ ہے کہ ہم بہر حال اجنبی ہیں اور وہاں ہائی ریٹ
ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہ آدمی ایسے کاموں کا ماہر ہے اور
ال ہے اور تیسرا اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہماری نگرانی
ال ہے۔ عمران نے بھی ایکریمین زبان اور لمحہ میں جواب
ب اس کی آخری بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

نگرانی ہو رہی ہے۔ کون کر رہا ہے۔ سب نے حیرت
لگھے میں کہا۔

تو اس وقت پوچھا جائے گا جب ان سے نکراو ہو گا۔ فی الحال
لہی ہو رہی ہے اس لئے میں بھی خاموش ہوں۔ عمران
اب دیتے ہوئے کہا۔

میںے خیال میں مسٹر مائیکل گیٹ کے پاس تیسیری شیل پر جو
د ہے وہی ہماری نگرانی کر رہا ہے۔ کیپشن شکل نے
خاطب ہو کر کہا۔

ہاں۔ وہی ہے اور باہر بھی یقیناً اس کے ساتھی موجود ہوں
اے اے کیسے پوچھنا ہے۔ عمران نے کہا۔

اس کے انداز پر شک پڑا تھا لیکن میں نے اس خیال کو اس
لک دیا تھا کہ اب ہماری نگرانی کون کرے گا کیونکہ جنہوں
کیک کرنا تھا وہ تو ختم ہو چکے ہیں۔ کیپشن شکل نے

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مارشل ایریسے کے قریب ایک
کے ہال میں موجود تھا۔ انہوں نے اب ایکریمین میک اپ
تھا۔ وہ سب دایں ہاتھ پر آخری میز پر موجود تھے۔ عمران نے
بتایا تھا کہ اس نے ایک آدمی کو خصوصی طور پر ہائز کیا ہے۔
ایریسے کا ہی رہنے والا ہے اور وہ اس پواست کو چھیک کر کے
رپورٹ دے گا جہاں ڈاکٹر اسالڈو کے دیتے ہوئے نقشے کے
اس خفیہ راستے کا دہانہ موجود ہے جو راستہ براہ راست جزل
کے خصوصی آفس میں جانکلتا ہے اس لئے وہ سب اطمینان
کافی پینے اور ایکریمین زبان اور لمحہ میں باتیں کرنے میں
تھے۔ اپنے انداز سے وہ خوش باش تائب کے سیاح لگتے تھے
اور ہر جگہ ایڈ جسٹ ہو جایا کرتے تھے۔

" یہ جائزہ تو ہم میں سے کوئی بھی جا کر کر سکتا تھا پھر اس

کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوئی۔ ویرتیزی سے ان کے قریب آیا اور پھر اس نے ایک کارڈ پیش کیا۔ میں کاؤنٹر کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں ویربل بنوانے میں مدد تھا، بے اختیار چونکہ پڑا۔ ہال کے میں گیٹ سے ایک مرد بجھے میں کہا اور مزکر واپس چلا گیا۔ عمران نے فون پیش کیا۔ اسے آن کر کے کان سے لگایا۔

"جواب۔ آپ کی ٹیبل کے لئے کال ہے۔" ویربل میں اسے آن کر کے کان سے لگایا۔

"لیں۔ مائیکل بول رہا ہوں۔"..... عمران نے آہستہ سے کہا۔ "مارٹی بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔"..... دوسری طرف مردانہ آواز سنائی دی۔

"لیں۔ کیا رپورٹ ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"وہ سائیڈ خالی ہے مسٹر مائیکل۔ آپ وہاں سے اطمینان رکھ سکتے ہیں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مکمل انکواری کر لی گئی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"لیں مسٹر مائیکل۔ مکمل اور تفصیلی چینگ کے بعد دوسرے رہا ہوں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوے۔ شکریہ۔"..... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس میز پر رکھا اور پھر ویربل کیا تو ویرتیزی سے اس کے قریب میں رکھے ان کی میز کے قریب آیا اور اس کے ساتھ ہی خوناک اسماکوں کے ساتھ ہی ویرتیزی ہوا۔ چھل کر ان کی میز پر اس طرح آجسیے کسی نے ہوا میں اڑتے ہوئے غبارے کو ہاتھ سے دھکا دیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا کی چینج بھی سنائی دی اور وہ اچھل کر ساتھ

پوزیشن اوکے ہے۔ اب ہم نے چلتا ہے۔"..... عمران نے کہا۔ اس نے اشبات میں سرہلا دیئے لیکن اسی لمحے عمران جو ویربل کے میں کاؤنٹر کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں ویربل بنوانے میں مدد تھا، بے اختیار چونکہ پڑا۔ ہال کے میں گیٹ سے ایک مرد بجھے میں کہا اور مزکر واپس چلا گیا۔ مرد درمیانے قد اور ورزشی جسم کا ہال تھا اور اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوت تھا جبکہ عورت ایک سوت اور نوجوان لڑکی تھی اور اس نے سیاہ رنگ کی جیزی اور رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ مرد اس آدمی کی طرف بڑھ گیا اس پر عمران اور کیپٹن شکیل دونوں کو نگرانی کرنے کا شک تھا۔ مرد عورت نے اس انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سمتا شروع کر دیا کہ عمران اس کے دیکھنے کے انداز کی وجہ سے ہی کام اہوا گیا۔ عورت نے جیکٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا اس کا ہاتھ اور وہ اس آدمی سے بات کر رہا تھا۔ پھر اس آدمی نے الہات میں سرہلا دیا تو وہ مرد سیدھا ہو کر پلانٹا۔ اسی لمحے ویربل پلیٹ اس رکھے ان کی میز کے قریب آیا اور اس کے ساتھ ہی خوناک اسماکوں کے ساتھ ہی ویرتیزی ہوا۔ چھل کر ان کی میز پر اس طرح آجسیے کسی نے ہوا میں اڑتے ہوئے غبارے کو ہاتھ سے دھکا دیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا کی چینج بھی سنائی دی اور وہ اچھل کر ساتھ

بیٹھی ہوئی صالحہ پر گری اور پھر وہ دونوں ہی کرسیوں سمیت گریں۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہوا تھا کہ گولیوں کی دوسری پڑی اور اس بار گولیاں عمران اور صدر دونوں کے بازوں پیوست ہو گئیں اور وہ دونوں اچھل کر سائینڈ پر گرے ہی عمران والی میز کی سائینڈ سے فائزگ ہوئی اور اس کے ساتھ میں انسانی چیزوں کی گونج سنائی دی۔ دوسرے لمحے دونوں امداد سے بیک وقت فائزگ شروع ہوئی اور ایک بار پھر انسانی سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ہال میں چیخ و پکار کے ساتھ بھگدڑج گئی لیکن فائزگ مسلسل جاری تھی اور انسانی چیزوں ہال گونج رہا تھا۔ اچانک عمران والی سائینڈ سے فائزگ بند ہو گئی اس کے ساتھ ہی تغیر کی طرف سے کری اڑاتی ہوئی اس طرف گئی جہاں سے فائزگ ہو رہی تھی اور دوسری طرف سے بھی اس نے ایک لمبا جمپ نکایا اور ایک بار پھر فائزگ ہوئی اور اچھل کر ایک دھماکے سے ایک طرف جا گرا۔ اس کے ساتھ عمران بھلی کی سی تیزی سے اچھلا۔ اس کے باشیں بازو سے خون رہا تھا لیکن وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا ہال کے میں گیٹ کی بجائے اس طرف کو بڑھ رہا تھا جس طرف کاؤنٹر تھا کہ اچانک کاؤنٹر کی سائینڈ سے اس پر فائزگ ہوئی لیکن عمران نے یلفٹ غوطہ کھایا اور دوسرے لمحے وہ گھومتا ہوا پوری قوت سے کاؤنٹر سے جانکرایا۔ اس

اس کے دوسرے بازو پر گولی لگی تھی جس کی وجہ سے وہ گھوم کر اوری قوت سے کاؤنٹر سے جانکرایا تھا۔ کاؤنٹر سے نکلا کر وہ نیچے کرایا تھا کہ کاؤنٹر کی سائینڈ سے ایک آدمی بھلی کی سی تیزی سے اچھل کر کی طرف ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا کہ عمران کا جسم اسے کی طرح ہزپا اور دوسرے لمحے عمران کی دونوں ہجری ہوئی میں کسی نیزے کی طرح پوری قوت سے اس آدمی کے سینے پر پڑیں اور اس کے ساتھ ہی عمران اپنے دونوں زخمی بازوؤں کے بل پر ہی میں قلابازی کھا کر سیدھا کھدا ہو گیا۔ وہ آدمی سینے پر ضرب کھا کر ٹھانک انداز میں چھختا ہوا کاؤنٹر کی سائینڈ سے عقبی دیوار سے نکل رہا ہے اور ہس لمحے عمران قلابازی کھا کر سیدھا کھدا ہوا تھا اسی لمحے وہ ایک دھماکے سے نکلا کر ایک دھماکے سے منہ کے بل سامنے فرش پر آگرا۔ اپنانک عمران ایک لمحے کے لئے جھکا اور دوسرے لمحے وہ اس آدمی کا ہم ہوا میں اڑتا ہوا سائینڈ دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے جا گرا۔ ایکین اس بار اس آدمی نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کر کے اپنے اپ کو دیوار سے بچا کر پوری رفتار سے واپس آگیا لیکن اس سے پہلے اچھل کر ایک دھماکے سے ایک طرف جا گرا۔ اس کے ساتھ عمران بھلی کی سی تیزی سے اچھلا۔ اس کے باشیں بازو سے خون رہا تھا لیکن وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا ہال کے میں گیٹ کی بجائے اس طرف کو بڑھ رہا تھا جس طرف کاؤنٹر تھا کہ اچانک کاؤنٹر کی سائینڈ سے اس پر فائزگ ہوئی لیکن عمران نے یلفٹ غوطہ کھایا اور دوسرے لمحے وہ گھومتا ہوا پوری قوت سے کاؤنٹر سے جانکرایا۔ اس

اوں زخمی تھیں اور ابھی وہ فرش پر پڑے ہوئے تسویر اور کیپشن
تک پہنچی ہی نہ تھیں کہ ہال کے ایک کونے سے ان پر
ہوتی ہوئی اور وہ دونوں اچھل کرنے کیسے کریں اور چند لمحے ترپنے کے
ساتھ ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ہال پر ایک بار پھر بھیانک
ٹھیکاری ہو گئی۔

گرنے ہی لگا تھا کہ یکجنت تیز فائزہ نگ کے ساتھ ہی اس کے علاوہ
ایک کربناتک چین نکلی اور وہ ایک زور دار دھماکے سے کسی
ہوتی چھپکی کی طرح ایک میز پر گرا اور پھر میز سمیت وہ گھومتا ہوا
فرش پر گر گیا۔ ابھی اس کا جسم فرش سے نکرا پایا ہی تھا کہ ایک
تیز فائزہ نگ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں اس کے جسم سے نکراتیں
وہ ایک لمحے کے لئے زور دار انداز میں ترپ کر ساکت ہو گیا۔ اس
کے ساتھ ہی ایک میز کی اوٹ سے کیپشن شکل نکل کر تیزی
عمران کی طرف دوڑا جو اب ایک سائیڈ پر تقویباً بیٹھ گیا تھا۔
کے دونوں بازوؤں سے خون نکل رہا تھا لیکن ابھی کیپشن شکل
چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ایک اور میز کی اوٹ
مشین پیش کی فائزہ نگ ہوتی اور کیپشن شکل چھختا ہوا فضامیں گوارہ
ہوا ایک خوفناک دھماکے سے فرش پر جا گرا لیکن اس کے ساتھ
ایک اور سائیڈ سے فائزہ نگ ہوتی اور میز کی اوٹ میں موجودہ
عورت بھیانک انداز میں چھختی ہوتی تیچ کری۔ کیپشن شکل
گولیاں اس عورت نے چلانی تھیں۔ چند لمحے ترپنے کے بعد وہ
ساکت ہو گئی تو کچھ درستک ہال میں امہتائی بھیانک سی خا
ٹاری ری۔ پھر یکجنت جولیا اور صاف دونوں اٹھیں اور دوڑتی
اپنے سائھیوں کی طرف بڑھنے لگیں۔ اسی لمحے فرش پر بیٹھے
عمران نے یکجنت اپنے سر کو بھٹکا اور پھر اٹھنے کی کوشش کی
دوسرے لمحے وہ ہر اتا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ جولیا اور صاف

ہالی اچانک ختم ہو جانے سے کھلونا ایک جھنکے سے رک جاتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس بھاگا۔ اس نے جلدی سے مشین
لی ایک سائیڈ پر موجود بٹن پر لیں کر کے مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ
کرنے شروع کر دی۔ یہ ایک خاص ناٹپ کالا نگ رچ ٹرانسمیٹر تھا۔
فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”بیلو۔ بیلو۔ جونز کانگ۔ اور۔“..... جونز نے بار بار کال دیتے
اے کہا لیکن جب کافی دیر تک کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ٹرانسمیٹر
ال کر دیا اور ایک بار پھر سترے سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا
شروع کر دی۔ دوسری فریکونسی پر بھی اس نے بار بار کال دی لیکن
بلے کی طرح دوسری بار بھی کال ایڈنڈ کی گئی تو اس نے تیسرا بار
لی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور کال دینے لگا۔ لیکن اس بار بھی اسے
ناکامی ہوتی تو اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر
دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری
سے بیلو کلب کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی لیکن ابھی وہ مارشل
ایمیٹر میں داخل ہوا ہی تھا کہ پولیس نے اسے روک لیا۔

”آپ آگے نہیں جاسکتے۔ آگے ایک جنسی نافذ کر دی گئی ہے۔“
پولیس آفیئر نے جونز سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا فوجی چھاؤنی پر حملہ ہو گیا ہے۔“ جونز
نے چونک کر حریت بھرے لجئے میں کہا۔
”نہیں۔ بیلو کلب میں بے پناہ قتل و غارت ہوئی ہے۔ بے شمار

مشین میں موجود سکرین کے سامنے بیٹھے ہوئے جونز کی آنکھ
پھٹ کر اس کے کانوں سے جاگی تھیں۔ سکرین پر بیلو کلب
اندرونی ہال کا منظر اسے صاف دکھاتی دے رہا تھا اور ہال میں
صرف دو اطراف سے بے تحاشہ فائزگ ہو رہی تھی بلکہ ہال
بھلگڑ کے انداز میں دوڑتے ہوئے مرد اور عورتیں اس طرح گروہ
تھے جیسے زہر کے سپرے سے مکھیاں نیچے گرتی ہیں اور پھر اپنا
ایک بھٹکے سے سکرین آف ہو گئی تو جونز بے اختیار اچھل پڑا۔
”اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ اوہ۔ یہ سب انتہائی خوفناک
ہے۔ انتہائی خوفناک۔“..... جونز نے یکخت حق کے بل چیتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے دوڑتا ہوا تھے خالی
بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑا لیکن دروازے کے قریب
وہ اس انداز میں بھٹک کر رک گیا جیسے چابی بھرے کھلا۔

افراد زخمی بھی ہیں اور ہلاک بھی ہوتے ہیں اس لئے پورے علا
میں ایر جنسی نافذ کر دی گئی ہے تاکہ زخمیوں کو فوراً ہسپتال میں
جاسکے۔ پولیس آفیر نے جواب دیا۔

"لیکن ہوا کیا ہے۔ جونز نے کہا۔

"اہمی کچھ معلوم نہیں ہے۔ انکو اڑی کے بعد ہی پتہ ٹلے گا
پولیس آفیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زمیلوں کو کون سے ہسپتال پہنچایا جا رہا ہے۔ جونز
پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ موقع پر موجود افسران کو معلوم ہو گا۔ آپ
فی الحال واپس جائیں۔" اس بار پولیس آفیر نے قدرے سخت
لہجے میں کہا تو جونز نے گازی موڑی اور واپس اسی پواتٹ پر آگئی
جہاں وہ پہلے موجود تھا۔ کافی دیر تک وہ مشین کے سامنے پیٹھا سوئا
رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر مشین کو آن کیا اور جس حد تک اس میں
سین نظر آئے تھے وہی ریورس کر کے انہیں دوبارہ دیکھنا شروع کر
دیا۔ چونکہ اس مشین میں نظر آنے والے سین بیلوں کلب کے ہال میں
موجود اسکر کے کوٹ کی اوپر والی جیب میں لگے ہوئے مخصوص آئے
تے نکلنے والی ریز سے دیکھے جا رہے تھے اس لئے راسکران میں نظر دا
رہا تھا صرف ہال کا منظر سکر میں پر نظر آ رہا تھا۔ البتہ راسکر جس رخ پر
بیٹھا ہوا تھا اس رخ کی وجہ سے ہال میں موجود پاکیشیانی انجمن
عمران اور اس کے ساتھی سکر میں پر بخوبی نظر آ رہے تھے۔ وہ سب آپس

ہیں باتیں کرنے میں مصروف تھے لیکن چونکہ اس آئے سے نکلنے والی
صرف تصویر ٹرانسمٹ کر سکتی تھیں اس لئے آواز سنائی نہ دے
سکی۔ البتہ ان کے ہونٹوں کی مسلسل حرکت اور ان کا انداز بتا
دیا تھا کہ وہ سب کسی معاملہ پر آپس میں بحث کرنے میں مصروف
ہیں۔ ٹھوڑی دیر بعد آئے کارخ تبدیل ہو گیا اور اب ہال کا میں گیٹ
مل رانے لگا جس میں سے ماسٹر اور مارلین داخل ہوتے دکھائی دیتے۔
راسکر نے چونکہ رخ بدلتا تھا اس لئے اب پاکیشیانی انجمن نظرنا پر
ہے تھے۔ البتہ مارلین جس طرف دیکھ رہی تھی اور اس کے پھرے پر
اوٹائزات موجود تھے انہیں دیکھ کر ہی جونز بھج گیا تھا کہ وہ عمران
اور اس کے ساتھیوں کو ہی دیکھ رہی ہے۔ اسی تھے ماسٹر جو راسکر
کے ساتھ جھک کر بات کر رہا تھا سیدھا ہوا اور پھر اس کے ساتھ ہی
پاکیشیانی انجمن سکر میں پر نظر آنے لگے۔ ماسٹر نے اچانک جیب سے
مشین پیٹھ نکالا اور دوسرا لمحے مشین پیٹھ سے نکلنے والے شعلوں
کی قطار دیکھ کر جونز بھج گیا کہ ماسٹر نے پاکیشیانی بجٹوں پر فائز
کھول دیا ہے لیکن اسی لمحے ایک ویٹر پاکیشیانی بجٹوں کی میز کے
سامنے آگیا اور پھر گولیاں کھا کر وہ اچھل کر میز پر گرا۔ اس کے ساتھ
ہی اس نے اس آدمی کے بازو میں گولی سے زخم ہوتے دیکھا جبے ماسٹر
نے عمران کہا تھا اور ایک لڑکی بھی زخمی ہو کر دوسری لڑکی پر گری۔
اسی لمحے دوسری طرف سے بھی شٹٹا اچھرے اور پھر جونزیہ دیکھ کرے
الشیار اچھل پڑا کہ ماسٹر کی ساتھی لڑکی مارلین نے بھی فائز کھول دیا

تھا اور پھر تو جیسے سکرین پر شلوون کی جگ شروع ہو گئی۔ راتھی
بھی فائرنگ میں شریک ہو چکا تھا لیکن چند لمحوں بعد سکرین اپنائے
تاریک ہو گئی تو جونز بے اختیار اچھل پڑا۔ بہر حال اتنی بات تو ہے
بھج گیا تھا کہ کوئی گولی سیدھی اس آلبے پر پڑی ہے اور آلہ تباہ ہے مگر
ہے لیکن ظاہر ہے آلہ را سکر کے سینے پر موجود تھا اس لئے را سکر کے
ساتھ کیا ہوا ہو گا یہ بات آسانی سے اسے بھج میں آسکتی تھی۔
نے یہ سارے سین دوبارہ اس لئے دیکھئے تھے کہ وہ ایک بار پھر
سے دیکھنا چاہتا تھا کہ پاکیشیانی ہجھنوں کے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن
اس نے صرف ایک مرد اور ایک عورت کے بازو میں گولی لگتے دیکھی
تھی۔ جس انداز میں وہاں فائرنگ شروع ہوئی تھی اس نے جونز کے
اہتمانی بے چین کر دیا تھا کیونکہ ماسٹر کا یہ خیال کہ وہ اچانک عمران
اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھول کر انہیں آسانی سے ہلاک کر دے
پورا ہے تو سکا تھا اور بلیو کلب کے ہال میں باقاعدہ فائرنگ کا تباہ
شروع ہو گیا تھا اور اسی بات کا انجام دیکھنے کے لئے وہ کلب گیا تھا
لیکن پولیس کی وجہ سے اسے واپس آنا پڑا تھا۔ اس نے کلب جائے
سے پہلے ٹرانسمیٹر پر ماسٹر کو کال کیا تھا لیکن ماسٹر نے کال انڈنڈ کی تو
اس نے مارلین کی فریکونسی پر کال کی لیکن وہاں سے بھی جواب نہ آیا
تو اس نے کلب سے باہر موجود اپنے گروپ کے چار ساتھیوں میں
سے ایک ساتھی کی فریکونسی ہربات کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں
سے بھی جواب نہ آیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ باہر موجود ہے

اس ساتھی بھی ماسٹر اور مارلین کے ساتھ جملے میں شریک ہو گئے
لیکن انجام کیا ہوا۔ زخمی اور ہلاک کون کون ہوئے اس کی
کل اسے معلوم نہ ہو سکی تھی اور اسی لئے وہ اہتمانی بے چین ہو
گیا کہ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ چیف نارسن کو اس کی اطلاع
کر دے۔ اس نے رسیور انٹھایا اور تیری سے نمبر پریس کرنے
کا کر دیتے۔ اسے معلوم تھا کہ چیف نارسن اب سرپوانت پر
اٹا لئے اس نے سرپوانت کے مخصوص نمبر پریس کئے تھے۔
"سی۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن جونز
کیا کہ جواب چیف نارسن نے ہی دیا ہے۔
جونز بول رہا ہو چیف۔ تھرٹی ون پوانت سے "۔۔۔۔ جونز نے
لنج میں کہا۔
اٹا تم۔ ماسٹر کہاں ہے۔۔۔۔ چیف نارسن نے کہا تو جونز نے
شروع سے لے کر اب تک کی تمام تفصیل بتا دی۔
دیری بیڈ۔ تو ماسٹر کا اچانک حملہ بھی ناکام رہا۔ دیری بیڈ۔
نے اہتمانی تشویش بھرے لنج میں کہا۔
بھی۔ بھے یقین ہے کہ یہ پاکیشیانی امجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں
اس ماسٹر اور اس کے ساتھی شاید زخمی ہوں۔ آپ پولیس کے
المران سے معلوم کر لیجئے۔ آپ کو بتا دیا جائے گا کہ زخمی کہاں
جونز نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر کے پھر تمہیں کال کرتا ہوں۔۔۔۔

دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
جسے تھے۔ ان میں عورتوں کی لاشیں بھی تھیں اور مردؤں کی
نے بھی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی نج اخنی تو اس
اونز کے کہنے پر ایک پولیس آفیسر نے تمام لاشوں پر سے کپڑے
تو جو نز پر جسیے قیامت نوٹ پڑی کیونکہ ان لاشوں میں ماسٹر،
امحایا۔

”جو نز بول رہا ہوں“..... جو نز نے کہا۔

”ثارسن بول رہا ہوں جو نز۔ پولیس کے افسران کو کیا
کیا۔ میں جبکہ دوسرا لاشیں شاید بلیو کلب میں موجود افراد کی
بارے میں کوئی تفصیل معلوم نہیں ہے۔ البتہ جو لوگ
البتہ ان میں پاکیشیانی و مختنوں میں کسی ایک کی بھی لاش
ہوئے ہیں ان کی لاشیں ابھی تک بلیو کلب کے ہاں میں ملے۔
لیں تھی اور جو نز سمجھ گیا کہ معاملہ اس کے اور چیف ثارسن
کیونکہ ان لاشوں کے سلسلے میں ضابطے کی طویل کارروائی
ہاں سے الٹا ثابت ہوا ہے۔ پاکیشیانی ایجنت تو ہلاک نہیں
ہے۔ البتہ زخمیوں کو مارشل ایریا کے سپیشل ہسپیت میں
اک اس کے بر عکس ماسٹر اور اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو
گیا ہے۔ میں نے وہاں موجود چیف پولیس آفیسر جانس سے
پہنچا چکہ وہ وہاں سے سیدھا ہسپیت پہنچا۔ وہاں کلب سے بے
لی ہے۔ تم فوراً وہاں پہنچو۔ اپنا نام بتا دینا تمہیں ہاں تک
جائے گا۔ تم خود چیک کرو کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک
ہیں یا نہیں۔ پھر ہسپیت جا کر ماسٹر اور اس کے ساتھیوں کے
لیے تھیز تھے اور دونوں آپریشن تھیزروں میں ان زخمیوں کے
آپریشن کے جارہے تھے جن کے جسموں میں گولیاں موجود
ہیں یا نہیں۔ پھر ہسپیت جا کر ماسٹر اور اس کے ساتھیوں کے
لیے تھیز تھے اور دوبارہ مارڈیں ہی کی جا رہی تھی۔ جو نز
جانے پر اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر ایک بار پھر یہ ولی
پولیس آفیسر کے ساتھ ہاں میں داخل ہوا اور پھر اس نے ایک
کی طرف پڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دوبارہ مارڈیں
داخیل ہوتی۔ وہاں ایک جنسی تو ابھی تک نافذ تھی لیکن
خصوصی طور پر بلیو کلب لے جایا گیا اور پھر جب جو نز ہاں
چکے تھے جبکہ باقیوں کو بھی آپریشن کے لئے تیار کیا جا رہا
بے ہوش تھے اور ان کے جسموں میں گولیاں موجود

"وہ چھ کے چھ شدید رخنی ہو کر سپتیل پنج چکے ہیں۔ ان سے دو کے آپریشن ہو چکے ہیں۔ باقی چار کے آپریشن ہونے والے ہیں ان سب کی حالت ایسی ہے کہ ان کے نجج جانے کا کوئی اپ نظر نہیں آتا۔ جونز نے کہا۔

"مطلوب ہے کہ ابھی وہ سب زندہ ہیں اس عمران سمیت۔" ان نے ایسے لمحے میں کہا جیسے وہ دانت پستے ہوئے بات کر رہا ہو۔ "یہ چیف۔۔۔۔۔ جونز نے جواب دیا۔

"انہیں جا کر گویوں سے اڑا دو۔ ابھی اور اسی وقت۔" نارسن نے لمحے میں کہا۔

"چیف۔ فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ چیف سینکڑی ملے کر تمام اعلیٰ حکام وہاں پنج رہے ہیں۔ لمحے معلوم ہوا ہے کہ کلب میں مرنے اور رخنی ہونے والوں میں سے بہت سے لوگ امت کے اعلیٰ ہمدوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیلو کلب حکام میں بے مقبول ہے۔ وہاں اعلیٰ حکام اور ان کے دوستوں کی کافی تعداد آتی رہتی ہے اس لئے وہاں بے تھا شے فائزگ اور ہلاکتوں اور

یہ کی وجہ سے حکام میں حلصلی ہی نجگی ہے۔ وہاں ایمر جنسی لاکر دی گئی ہے اور خاص طور پر ہسپتال میں بے شمار لوگ بھی امداد کے لئے آرہے ہیں۔ ٹی وی کے کمیرہ میں بھی خاصی تعداد وہاں موجود ہیں اور ٹی وی اور اخبارات کے نمائندوں کی کثیر ادا وہاں موجود ہے اور پولیس کے اعلیٰ حکام بھی موجود ہیں۔ ان

تحمیں لیکن ان کی حالت دیکھ کر جونز سمجھ گیا تھا کہ ان کے نجے سکوب بے حد کم ہے۔ چونکہ پولیس آفیسر ساتھ تھا اس لئے اس کی سے کچھ نہیں کہا تھا اور راؤنڈ لگا کر وہ ہسپتال سے باہر آگئی۔ کسی پبلک فون بوتھ سے نارسن کو فون کرنا چاہتا تھا۔ ہسپتال باہر ایک فون بوتھ موجود تھا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر پیس میں ڈالا اور پھر تیزی سے تبر پریس کرنے شروع کر دیے۔ "یہ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نارسن کی آواز سنائی۔ "جونز بول رہا ہوں چیف۔۔۔۔۔ جونز نے جواب دیتے ہوئے۔ "اوہ۔ کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بتاؤ۔ وہ پاکشیانی اجنبیت ہوئے ہیں یا نہیں۔ ماسٹر اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن نارسن نے بے چین سے لمحے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔ "چیف۔ ماسٹر، مارلین، راسکر اور اس کے دیگر چاروں ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کی لاشیں بیلو کلب میں موجود ہیں۔" نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کہہ رہو تم۔" دوسری طرف نارسن نے حلق کے بل چھینتے ہوئے کہا۔ "میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ میں اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھ کر آیا ہوں۔۔۔۔۔ جونز نے جواب دیا۔ "اوہ۔ ویری بیٹی۔ پاکشیانی ہجھنوں کا کیا ہوا۔" نارسن اس بار پہنچنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

حالات میں اگر میں نے فائزگ کر کے انہیں ہلاک کر دیا تو معا
کو آپ بھی کنٹروں شکر سکیں گے۔ ویسے آپ جو حکم دیں میں
کروں گا۔ جونز نے تفصیل بتادینے کے بعد آخری فقرہ بھی کہ
”ہونہسہ۔ تم واقعی غیر جذبیتی اور حالات کا ہسترجیزی کر لے
آدمی ہو۔“ تھیک ہے انہیں کسی بھی وقت ختم کیا جاسکتا ہے
تمہیں ماسٹر کی جگہ دے رہا ہوں۔ اب ماسٹر کے مکمل سیکش
سنپھالو گے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ لیکن تم نے ابھی ہسپتال
رہنا ہے۔ میں جزل فرینک سے بات کرتا ہوں اور اسے کہتا ہوں
وہ پاکیشانی سمجھوں کو فوج کی تحویل میں لے لے اور انہیں ما
ایریسے میں کورٹ مارشل کے لئے لے جائے۔ وہیں ان کا نام
جائے گا اور کسی کو اس پر اعتراض بھی نہ ہو گا۔ تم نے جزل ف
کو ان پاکیشانی سمجھوں کی نشاندہی کرنی ہے۔..... ثارسن لے
لیں چیف۔..... جونز نے جواب دیا۔

”تم میں ایک جنسی ہاں میں موجود رہنا۔ جزل فرینک
تمہیں خود ہی چکیک کر لے گا۔ ویسے بھی میں اسے تمہارا حصہ بنائے
گا۔..... ثارسن نے جواب دیا۔

”لیں چیف۔..... جونز نے کہا تو دوسرا طرف سے رابط
گیا اور جونز نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کر پال
رکھا اور پھر فون پیس کے مخصوص خانے سے کارڈ نکال کر اس
جیب میں رکھا اور پھر فون بوتھ سے باہر نکل آیا۔

درد کی ایک تیز ہرنے عمران کے سوئے ہوئے ذہن کو جسے
کھو کر ہوشیار کر دیا تو اس کے تاریک ذہن میں تیزی سے روشنی
پیدا گئی اور تھوڑی دیر بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں اور اسے پوری
حالت ماحول کا اور اک ہوا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ وہ
بس تپر پڑا ہوا ہے اور ایک فوجی یو نیفارم ہمہنے ہوئے نہ اس اس
بازو میں انجشن لگا رہی تھی۔ یہ درد کی تیز ہر شاید اس انجشن کی
سے محسوس ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسے ہوش آگیا تھا۔ اس
بے اختیار ٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے پوری طرح
کٹ شکی۔

تمہیں ہوش آگیا ہے مسٹر۔ حرکت کرنے کی ضرورت نہیں
کیونکہ تمہارے دونوں بازو اور نانگیں بیٹھ کے ساتھ کلپ کر دی
لیں۔..... نہ اس نے بڑے تلخ اور تیز لمحے میں کہا اور پھر آگے بڑھ

گی۔ عمران نے گردن گھمنائی تو اس نے ایک ایک کر کے اس تھیوں کو وہاں اپنی طرح بیڈز پر بے حصہ رکھتے۔ دیکھا۔ ان کے جسموں پر بینیش بجز موجود تھیں اور وہی نرس عمران ساتھ والے بیڈ پر موجود جو لیا کے بازو میں انجکشن لگانے کی مدد رہی تھی۔

"اتنا بتا دو کہ ہم کہاں ہیں"..... عمران نے نرس سے مذاہ کر کر کہا۔

تم مارشل ایریا میں ہو اور ابھی ہوش میں آنے کے بعد کورٹ مارشل ہو گا اور پھر تمہیں انہی بیڈز پر ہی فائرنگ گویوں سے اڑا دے گا"..... نرس نے مڑے بغیر ہی پہلے کی ترش اور سخت لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ہسپتال ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مارشل ایریے کا ہسپتال ہے"..... نرس نے جواب تو عمران نے اب لپٹے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو موڑ کر کلا کے گرد موجود کپوں کو چیک کرنا شروع کر دیا کیونکہ اسے احساس گیا تھا کہ اگر وہ اسی طرح بندھے ہوئے پڑے رہے تو یہ لوگ رسمی کارروائی کر کے واقعی انہیں گویوں سے اڑا دیں گے اور جدو جہد کئے بے بسی کی موت مرنے کا عمران قائل ہی نہ تھا۔ اس انگلیاں تیری سے کڑوں کے بین چیک کر رہی تھیں اور پھر چند بعد اس نے بین تلاش کر لئے۔ اب مسند تھا پر وہ میں موجود

اس کے لئے اسے پہلے ہاتھوں کے کڑے کھول کر اٹھنا پڑتا اور پھر وہ کے گرد موجود کڑے کھولنے پڑتے اور ظاہر ہے ان میں کچھ اقت بھی لگنا تھی لیکن جب اس نے دیکھا کہ نرس نے ابھی اس کے دریہ ساتھیوں کو انجکشن لگانے ہیں تو اس نے ہاتھوں کے گرد کڑوں کے بین پر میں کر دیئے اور ہلکی سی کھٹک کھٹک کے ساتھ ہی اس کی کلائیوں کے گرد موجود دونوں کڑے کھل گئے۔ نرس لپٹنے کام کی طرف متوجہ تھی اس لئے کھٹک کی آوازوں کے باوجود اس نے کوئی توجہ نہ دی حالانکہ کمرے میں چھانی ہوئی خاموشی میں کھٹک کی یہ آواز اسی کافی تیز محسوس ہوئی تھی لیکن شاید عمران کو یہ زیادہ تیز محسوس ہوئی تھی جبکہ نرس چونکہ کافی فاصلے پر تھی اس لئے شاید وہ اس آواز کو نہ سن سکی تھی۔ اس کی چونکہ عمران کی طرف پشت تھی اس لئے عمران نے دونوں کلائیوں کو کھلے ہوئے کڑوں سے ٹکالا اور پھر اٹھ کر بینٹنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی کیونکہ پوری کوشش کے باوجود وہ اٹھ کر نہ بینٹھ سکا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے اگر معمولی سا جھٹکا بھی لپٹنے کیم کو دیا تو اس کا جسم دھماکے سے پھٹ جائے گا لیکن اس نے اپنی کوشش جاری رکھی لیکن چند لمحوں بعد اس نے اچانک لپٹنے کیم کو دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر سورج اتر آیا ہو۔ لیکن پھر یک لمحت گھپ اندر ہمرا جھا

”جب مجھے پہلے ہوش آیا تھا تو ایک نرس ہم سب کو انجشن لگا رہی تھی۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ ہم مارشل ایریسٹے میں ہیں اور ہمارا لورٹ مارشل ہو گا اور پھر ہمیں اس طرح بیڈر پر ہی فائرنگ اسکاڑ کوئیوں سے چھلنی کر دے گا۔ میں نے اپنے بازوؤں کے کوئے کھول لئے لیکن میں انھ کر بیٹھنے سکتا۔ میرے پیٹ میں اس قدر شدید درد ہوا کہ میں دوبارہ بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے۔“ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہم سب نے کوششیں کی ہیں اور سوائے تنور کے اور کوئی انھ کر بیٹھنے جانے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ تنور کی حالت بھی انھ کر بیٹھنے کی وجہ سے خاصی درخراپ رہی لیکن اس نے بہر حال اس پر قابو پالیا اور اپنے پیروں کی زنجیریں کھول کر انہیں دوبارہ اسی طرح ایڈ جست کیا ہے کہ بظاہر یہ نظر آئے کہ وہ بندھا ہوا ہے لیکن جب پا ہے ایک جھٹکے سے ان سے نجات حاصل کر لے۔“ صدر نے کہا۔

”تم نے مجھے روک دیا ہے ورنہ میں اب تک ان کو گردن سے پکڑ کر ہیاں لے آتا۔“..... تنور نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”میں نے تمہیں عمران کے ہوش آنے تک روکا تھا کیونکہ اس طرح عمران کے لئے خطرات مزید بڑھ جاتے۔“..... صدر نے کہا۔

”ہم سب اہتمائی شدید رُخی ہیں اس لئے اب کیا کیا جائے۔“

”جو یا نے اہتمائی مستقر کے لمحے میں کہا۔

”سب سے پہلی خوشی کی بات تو یہ ہے کہ ہائی الٹ ہونے کے

گیا۔ پھر نجانے کتنی دیر کے بعد جس طرح اچانک اندر ہمرا جھایا اسی طرح اچانک اندر ہمرا روشنی میں تبدیل ہو گیا اور اس کے سامنے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اور ساتھ ہی اس کے جسم میں درد کی بہریں سی اٹھنے لگیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے منہ سے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ اس سارے ساتھی ہوش میں آچکے تھے۔ ان کے بیڈر درمیان سے مرا اس طرح ہو گئے تھے جیسے وہ بیڈر کی بجائے آرام کر سیوں پر ہوئے ہوں۔ بیڈر کے سرہانے والا آدھا حصہ اپر کی طرف کو انھ کے ساتھ لگا دیتے گئے تھے۔ اس لئے اب وہ ایک لحاظ سے بیڈر کی بجائے کر سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ ایک بار پھر کڑوں میں جکڑ دیتے گئے تھے۔ سامنے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹی سی میز تھی اور اس کے پیچے تین کر سیاں رکھی ہوئی دکھانی دی رہی تھیں۔

”تمہیں آج سب کے بعد ہوش کیوں آیا ہے عمران۔“ اچانک جو لیا کی آواز سنائی دی۔

”شکر کرو ہوش تو اگیا ہے۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے باتا دوں کہ مجھے دوسرا بار ہوش آیا ہے۔“ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔“ تم سب شدید رُخی ہیں اور اس کے ساتھ سامنے جکڑے ہوئے بھی ہیں۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔“..... صدر نے کہا۔

"عمران۔ تم مجھے اچھی طرح پہچانتے ہو۔ میں نے پوری کوشش کی کہ تم جزل فرینک کے ذریعے اپنا فارمولہ لے کر خاموشی سے اپس چلے جاؤ جو بعد میں تمہارے یا تمہارے ملک کے کسی کام نہ آتا۔ گوئیں نے اپنے طور پر ایسی پلانٹک کی تھی کہ کوئی خلا نہیں پہنچا سکیں جانے تھیں لیکن اس بارے میں اطلاع مل گئی اور تم اپس آگئے۔ بہر حال تمہیں بلیو کلب میں ہلاک کرنے کی کوشش کی لیئیں مجھے اعتراف ہے کہ میری بھجنگی کا سب سے تیز اجنبت ماسٹر اس کوشش میں نہ صرف ناکام رہا بلکہ تمہارے ہاتھوں خود بھی اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گیا۔ البتہ اس نے یہ کارنامہ ضرور سرانجام دیا کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو شدید زخمی کر دیا جو نکل تھیں ہام آموی بھج کر ہسپتال پہنچایا گیا تھا اور بلیو کلب میں ہونے والے قتل عام میں پونکہ کافی تعداد میں ایسے لوگ ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں جنہیں اعلیٰ حکام کہا جاتا ہے اس لئے پولیس اور اعلیٰ ترین حکام اسپتال پہنچ گئے اس لئے تمہیں وہاں ہلاک نہ کیا جا سکا ورنہ شاید تمہارا خاتمہ وہیں ہسپتال میں ہی کر دیا جاتا اور اس وجہ سے ہمیں جزل فرینک کے ذریعے کورٹ مارشل کی کارروائی پر مجبور ہونا پڑا۔ تمہارا وہاں علاج ضرور ہوا لیکن تم میں سے بیشتر لوگ اس قدر زخمی ہیں کہ تم تیز حرکت نہیں کر سکتے۔ اگر کرنے کی کوشش کرو گے تو فوراً ہلاک ہو جاؤ گے اس کے باوجود تمہیں کلپٹ کر دیا گیا ہے۔ اب جزل فرینک کی سربراہی میں کورٹ مارشل کی کارروائی ہو گی اور

باوجود ہم مارشل ایریا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور سری بات یہ بھی ہے کہ حالات چاہے کچھ یہ کیوں نہ ہوں ہم فارمولہ لے کر واپس جانا ہے اس لئے جو کچھ بھی ہو ہم سب بہر حال اس بات کو ڈین میں رکھتا ہے۔ عمران نے کہا لیکن اس سے ہٹلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور تین فوجی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے اندر داخل ہوئے اور دروازے کی سائیڈوں میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سب سے ہٹلے جزل فرینک اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچے ایک کرنل اور ایک میجر تھا۔ ان کے پیچے ایک آدمی اندر داخل ہوا تو عمران اسے دیکھ کر بے انتیار چونک پڑا۔ عمران اسے دیکھ کر ہبھاں گیا تھا کہ یہ نارسن ہے۔ نارسن کے چہرے پر طنزیہ اور فزی ملی جلی مسکراہت تھی۔ جزل فرینک درمیانی کری پر آ کر بیٹھ گیا جبکہ اس کی ایک سائیڈ پر کرنل اور دوسری سائیڈ پر میجر بیٹھ گیا جبکہ چو تھی کری پر نارسن بیٹھ گیا۔ اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"کارروائی کا آغاز کیا جائے۔" جزل فرینک نے بڑے گھر سے بچے میں لہما۔

"ایک منٹ جزل۔ ہٹلے مجھے ان سے چند باتیں کر لینے دیں۔" کورٹ مارشل کی کارروائی کرنا۔ نارسن نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو جزل فرینک نے اشتباہ میں سر ملا دیا۔

"سوائے تمہارے رہائی اور زندگی مانگنے کے اور کوئی خواہش ہو۔ پوری کی جاسکتی ہے۔"..... نارسن نے بڑے سخت بھرے لمحے میں کہا۔

"زندگی جس کے ہاتھ میں ہے ہم تو اسی سے مانگتے ہیں۔ تم جسے لوگوں کی تحویل میں جو کچھ ہو گا، ہم وہی مانگیں گے۔ میری آخری خواہش یہ ہے کہ تم فارمولہ سورور سے نکلا کر جزل فرینک کے سامنے رکھ دو۔ پھر جو تمہاری مرضی آئے کر ڈالنا۔" عمران نے کہا۔

"سوری۔ تمہاری یہ خواہش کسی صورت پوری نہیں ہو سکتی اور ہی فارمولہ سورور سے نکلا جا سکتا ہے اور نہ اسے مہماں لایا جا سکتا ہے۔ جزل فرینک اب تم اپنی کارروائی شروع کر سکتے ہو۔ لیکن اسے انقدر رکھنا کیونکہ ان لوگوں کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہے۔"..... نارسن نے عمران کو جواب دینے کے ساتھ ہی مڑ کر جزل فرینک سے کہا۔

"میجر۔ فرد بجم پڑھ کر سنائی جائے۔"..... جزل فرینک نے ساتھ پیٹھے ہوئے میجر سے کہا تو میجر نے سامنے رکھی ہوئی فائل کھوئی ہی تھی کہ اپاٹنک چرچ اہست کی ترازو اواز کر کے میں گوئی اور سب کے سر تیزی سے اس طرف کو گھوم گئے جدھر سے آواز سنائی دی تھی۔ یہ ہر اہست تنور کے بیٹھ سے سنائی دی تھی اور پلک جھپکنے سے بھی کم

مر سے میں تنور اچھل کر بیٹھ سے نیچے اتر کر کھدا ہو چکا تھا۔

"تم۔ تم۔"..... نارسن، جزل فرینک اور اس کے ساتھیوں نے

اس کے بعد عقب میں موجود فائزگ اسکاؤڈ کے تین افراد تمہیں اسی حالت میں ہلاک کر دیں گے۔"..... نارسن نے تفصیل سے اور مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیا ہماری فلم تیار ہو رہی ہے۔"..... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لمحے میں کہا۔

"نہیں۔ کیوں۔"..... نارسن نے چونک کر پوچھا۔

"تو پھر ہمیں ہوش میں لانے کا تکلف کیوں کیا گیا ہے۔"..... ساری کارروائی رسمی ہونی ہے تو یہ کارروائی ہماری ہے ہوشی کے دوران بھی تو ہو سکتی تھی۔ جزل فرینک دیسے بھی تمہارا دست راست ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"جزل فرینک پیش ور ووجی ہے۔ وہ میرا دست راست نہیں ہے بلکہ فوج کا اہتمامی اہم اور اعلیٰ عہد دیدار ہے۔ البتہ ملک کے لئے وہ میرے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے اور اسی کی فرماںش پر تم لوگوں کو ہوش میں لایا گیا ہے تاکہ کورٹ مارشل درست طور پر ہو سکے۔"..... حقیقت یہ ہے کہ میں تمہیں ہوش میں لانے کا قابل ہی نہیں تھا۔"..... نارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری مہربانی کہ تم نے بہر حال جزل فرینک کی بات مان لی۔"..... بھی بے بس ہیں اور ہم نے بقول تمہارے ابھی موت کے لحاظ اتر جانا ہے لیکن کیا تم انسانی ہمدردی کے تحت ہماری آخری خواہش بھی نہ پوچھو گے۔"..... عمران نے کہا۔

تغیر کو اس طرح اٹھ کر بیٹے سے نیچے اتر کر کھڑے ہوتے دیکھ کر اختیار کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے تھے کہ جس طرح بھلی کو ندی تھی ہے تغیر کا جسم اس طرح حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے تغیر بھوکے عقاب کی طرح مجرم سے نکلا یا اور دوسرے لمحے میجر پختا ہوا کری سمیت اٹ کر نیچے گرا ہی تھا کہ تھا نے جو اس کے اوپر گرا تھا اہتمائی ماہرا نہ انداز میں قلابازی کھائی اور اس کے ساتھ ہی جزل فرینک بھی پختا ہوا سائیڈ پر موجود کرنل نکلا یا جبکہ نارسن بھلی کی سی تیزی سے اچھل کر سائیڈ پر ہو گیا اور کرنل کے دھنک سے وہ بھی گر سکتا تھا جبکہ تغیر قلابازی کھا کر سائیڈ پر ہوا تو اب وہ دیوار کے سامنے کھڑے ہوئے ان تینوں فوجیوں کے سامنے موجود تھا جو اپنے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے ہتوں کی طرح کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ اسی لمحے نارسن کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسل موجود تھا لیکن اس پہلے کہ وہ مشین پسل چلاتا تغیر نے اہتمائی ماہرا نہ انداز میں ایک مشین گن نہ صرف فوجی کے ہاتھ سے چھین لی تھی بلکہ اس نے مشین گن گھما کر نارسن کے اس ہاتھ پر ساری جس ہاتھ میں اس لے دوڑ کر مشین گن کی ریست ریست اور انسانی چیزوں سے گونج اٹھا۔ پھر کرہ مشین گن کی ریست ریست اور انسانی چیزوں سے گونج اٹھا۔ پھر مشین گن چلاتے ہوئے ساتھ ہی تیزی سے گھوم گیا تھا جس کے دوڑ کر دوسرے پر ایک جھٹکے سے اچھال دیا تھا۔ یہ یعنی اسی فوجی کے

لے سے نکلی تھی۔ البتہ اس کے اس طرح دوسرے سے نکرانے سے دونوں لڑکھڑا سے گئے۔ البتہ ان میں سے ایک کے ہاتھ سے ملین گن نکل کر نیچے جا گئی تھی۔ اسی لمحے کرنل نے تغیر پر چلانگ لگادی لیکن تغیر کے جسم میں تو بھلیاں بھری ہوئی تھیں۔ وہ لیکن گن اٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا کہ کرنل نے اس پر چھلانگ لگے وہی کرنل اڑتا ہوا جزل فرینک اور اس کے ساتھ کھڑے میجر جا نکلا یا۔ اس کے ساتھ ہی مشین پسل کی فائرنگ کی آواز سنائی ای لیکن مشین پسل کی فائرنگ سے تغیر تو بروقت اچھل کر ایک سائیڈ پر ہو جانے سے نجک گیا البتہ وہ تیسرا فوجی جس کے ہاتھ میں ملین گن تھی پختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ تغیر کے بروقت اچھل کر ایک سائیڈ پر ہو جانے سے گولیاں اس فوجی کے سینے میں گھس گئی۔ نارسن نے تیزی سے تغیر کی طرف مشین پسل کا رخ موزا اور ایک بار پھر مشین پسل کی فائرنگ سے کرہ گونج اٹھا لیکن تغیر اپنی بے پناہ پھرتی سے ایک بار پھر نجک نکلا۔ وہ اچھل کر جزل فرینک کے ہہلو میں آگیا تھا اور دوسرے لمحے جزل فرینک پختا ہوا اچھل کر نارسن سے جا نکلا یا۔ اسی لمحے تغیر نے ایک مشین گن جھپٹ لی اور پھر کرہ مشین گن کی ریست ریست اور انسانی چیزوں سے گونج اٹھا۔ پھر مشین گن چلاتے ہوئے ساتھ ہی تیزی سے گھوم گیا تھا جس کے دوڑ میں نہ صرف جزل فرینک اور نارسن جو نیچے گر کر اٹھ رہے تھے

گویوں کی زد میں آگئے تھے بلکہ وہ دونوں فوجی بھی جو اس دوران
کر تغیر پر چھپنے ہی والے تھے گویوں کی زد میں آگر چھپتے ہوئے
گرے۔ تغیر اچھل کر دو قدم پیچے ہٹا اور دوسرے لمحے کرہ
کرنے کے حق سے نکلنے والی چیزوں سے گونج اٹھا کرے۔ میں ۱۱
ذبح ہونے والی بکریوں کی طرح پھڑک رہے تھے جبکہ وہ فوجی
کے سینے پر نارسن کے مشین پٹل سے نکلنے والی گویاں لگی تھیں
ہی ساکت ہو چکا تھا جبکہ تغیر ہاتھ میں مشین گن پکڑے اس طرح
لبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے ان ساتوں افراد کے حصے کے سامنے
بھی اسے ہی لیئے پڑ رہے ہوں۔

"هم زندہ رہ جائیں گے تو فارمولہ بھی مل جائے گا"..... تغیر نے
کرخت لجھ میں کہا۔

کفر مت کرو صدر۔ فارمولہ ہماری زندگیوں سے زیادہ اہم
ہے۔ تغیر نے واقعی بروقت اور اہتمائی جان توڑ جدو جہد کی ہے
مشین گنوں سے مسلح فوجیوں اور پھر نارسن جیسے تیز اور تربیت
اس بجھت کے مقابل خالی ہاتھ اس طرح کی کارکردگی صرف تغیر
و کھاسکتا ہے۔ ویل ڈن تغیر۔ آج تم نے واقعی کارنامہ سرانجام
ہے"..... عمران نے کہا۔

"شکریہ۔ ویسے اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے ورنہ شاید ایسا
ان نہ ہو سکتا"..... تغیر نے کہا اور عمران کے بیڈ کی طرف بڑھنے

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میرا علاج کراؤ۔ سہیاں ہسپتال
میرا علاج کراؤ"..... جزل فرینک نے رک رک کر کہا لیکن "نو
نے ہونٹ بھینچ کر ٹریگر دبادیا اور جزل فرینک کے سینے میں گویاں

”میں اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا اس لئے تم میرے پیر آزاد کر عمران نے کہا۔ ہاتھوں کے گرد موجود کلپ وہ پہلے ہی کھول تھی تھیور نے نہ صرف اس کے بلکہ ایک ایک کر کے پہنچے تمام سامان کو کلپوں سے آزاد کر دیا لیکن نیچے اتر کر صرف صالحہ ہی کھڑی باقی ابھی کوشش میں ہی لگے ہوئے تھے۔

”آؤ صالحہ میرے ساتھ۔ ایک مشین گن لے لو۔..... حملہ صالحہ سے کہا تو صالحہ سر ملا تی، ہوتی آگے بڑھنے لگی۔

”کہاں جا رہے ہو۔ رک جاؤ۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ تم لوگوں کے لئے اسلحہ موجود ہے۔ آؤ صالحہ۔..... نے تیز لمحے میں کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ صالحہ نے بھی ایک مشین گن بھیپی اور تیزی سے تھیور کے کمرے سے باہر چلی گئی۔ عمران بیدار سے اتر کر کھدا تو ہو گیا تھا۔

”اوہ۔ روزی تم اور یہاں۔..... جونز نے حریت بھرے لجھے میں

”ہا۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ تم اب سیکشن انچارج بن گئے۔ میں نے سوچا تمہیں مبارک باد دے آؤ۔..... لڑکی نے کہا۔

”فلکریہ۔ بیٹھو۔..... جونز نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے اب کی ایک بوتل اور دو جام نکالے اور پھر بوتل اور جام اٹھائے وہ میز کی طرف بڑھ آیا جس کے پیچے صوفے پر روزی بیٹھی ہوئی

”تیزحر کرت کرنا۔ ہمارے آپریشن کئے گئے ہیں اور ناگزیر ہوئے ہیں۔..... عمران نے کہا تو سب نے اشتباہ میں سر ملا دیا۔ وہ سب آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہوئے اس طرف کو بڑھ رہے جدھر اسلحہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔

تمھی۔ اس نے بوتل اور جام میز پر رکھے اور خود بھی روزی کے لئے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میرے بڑے بھائی رحمیں نے ساری دلگی سیکرٹ ہجنسیوں میں ہی کام کرتے ہوئے گزاری ہے اور

"محبھے دو۔ میں ڈاتنی ہوں"..... روزی نے کہا اور بوتل ہوا۔ ان اس کا مقابلہ بھی رہا ہے اور حریف بھی۔ ان کے درمیان بے ہاتھ سے لے کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور پھر جاموں میں اس کا مقابلہ بھی رہا ہے اور حریف بھی۔ ان کے درمیان بے ڈال کر اس نے بوتل رکھی اور اس کا ڈھکن لگایا اور پھر ایک جام اسرا لڑائیاں ہوئی ہیں، بے شمار مشنوں پر انہوں نے ایک دوسرے مقابلہ کام کیا ہے اور ایک مشن کے دوران جب میرا بھائی

"شکر یہ"..... جونز نے کہا۔ روزی نے بھی جام اٹھایا اور اب "ہجنسی میں تھا تو میرے بھائی اور عمران کے درمیان مارشل دونوں نے بڑے سناکش انداز میں دونوں جام ایک دوسرے کی زبردست فاسٹ ہوئی جس میں فتح عمران نے حاصل کی اور نکرانے اور پھر دونوں نے ہی جام منہ سے لگائے۔

"اب بتاؤ کہ کیا ہوا ہے اور ماشر کیسے ہلاک ہوا ہے"..... "اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن اب تمہارے بھائی کی روں کو تھینا نے شراب کا گھونٹ لے کر جام میز پر رکھتے ہوئے کہا تو ان مل جائے گا کیونکہ عمران یا تو اب تک ہلاک ہو چکا ہو گیا شروع سے لے کر آخر تک کی تمام تفصیل بتا دی۔ روزی نے یہ کہا۔

"مران اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں ہے۔" بیٹھی سنتی رہی۔

"ان پاکیشیائی ہجنسوں میں مران بھی شامل ہے تاں۔" اے چیف نے اپنی زندگی کی سب سے بھی تک غلطی کی ہے کہ بتایا ہے تم نے"..... روزی نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا تم اسے جانتی ہو"..... جونز نے کہا۔ "یہ شخص عفریت ہے عفریت"..... روزی نے کہا۔

"اے نہیں روزی۔ جب تک وہ صحت مند تھا تب تک تو دوسرا گھونٹ لے کر چوٹکتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام کون نہیں جانتا جونز۔ کیا تم نہیں جانتے"..... قطروہ تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ وہ شدید زخمی ہے حتیٰ کہ وہ نے حریت بھرے لجھ میں پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے تو یہ نام ہمیں بار سنا ہے۔ تم کسے جائیں ہیں۔" کارروائی تو اس نے اعلیٰ حکام کی وجہ سے کی ہے۔

"کیوں۔ ہائی الٹ کے باوجود وہ وہاں کیوں گئے ہیں۔ یہ تو
مول کے خلاف ہے۔" پرشنل سیکرٹری نے کہا تو جونز نے
اب میں مختصر طور پر وجہ بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو بیلوں کلب میں یہ ساری کارروائی ان ۶ جنینوں نے کی
پی اے نے چونک کر پوچھا۔
"لیں سر۔" جونز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فون پر رہو۔ میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو
ورث دیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے براہ راست بات
لیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیں سر۔" جونز نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ
تم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی
ماکہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی اور جونز نے دوبارہ رسیور اٹھا

"لیں۔ جونز بول رہا ہوں۔" جونز نے کہا۔
"سٹارگ بول رہا ہوں جونز۔" دوسری طرف سے ایک مردانہ
وال سنائی دی اور جونز چونک پڑا کیونکہ سٹارگ اس ۶ جنی میں کام
اتھا جس ۶ جنی میں روزی کام کرتی تھی۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔" جونز نے کہا۔
"روزی تمہارے آفس میں ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہاں۔ کیوں۔" جونز نے کہا۔

وہاں مارشل ایریسے میں اس نے انہیں بے ہوشی کے عالم میں
گویوں سے اڑا دینا ہے بلکہ اڑا دیا ہو گا۔" جونز نے کہا۔
"جیسا تم کہہ رہے ہو کاش ایسا ہی ہو۔ لیکن میرا دل گواہی
رہا ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔ اپتنے چیف سے بات تو کرو۔" روزی
کہا۔

"اوہ نہیں۔ چیف اس وقت مارشل ایریسے میں ہے۔ وہاں
نہیں ہو سکتے۔ جب وہ واپس آئے گا تو مجھے خود ہی بتا دے گا۔"
نے کہا اور روزی نے اشتباہ میں سر ملا دیا اور پھر وہ دونوں شراب
میں مصروف رہے لیکن ابھی جام خالی ہی ہوتے تھے کہ میز پر
ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو جونز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا
"لیں۔ جونز بول رہا ہوں۔" جونز نے قدرے تھکماں لے
کہا کیونکہ اب وہ بہر حال سیکشن چیف تھا۔

"لی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں۔" دوسری
سے ڈیفنس سیکرٹری کے پی اے کی آواز سنائی دی۔
"لیں سر۔ فرمائیے۔" جونز نے موڈبانچ لے چکا ہے۔
"چیف نارسن کہاں ہے۔ ان کے آفس سے بتایا گیا ہے کہ
مارشل ایریسے میں گئے ہیں لیکن مارشل ایریسے میں ہائی الٹ
وہاں باہر کی کال ہی اینڈ نہیں کی جا رہی۔" دوسری طرف
گیا۔
"وہ مارشل ایریا میں ہی ہیں جتاب۔" جونز نے کہا۔

کرنے پا چاہتے ہیں۔ جلدی آؤ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو روزی نے رسیور رکھ دیا۔ کیا، وہ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ جونز نے چونک کہا۔

”ہاں۔ میرا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔“ روزی نے ایک ٹویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شارگ کی تائی ہوئی روپرٹ بتا دی تو جونز کا چہرہ یکدم تاریک پڑ گیا۔ ”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ چیف مارا گیا۔ ویری بیڈ۔“ جونز نے کہا۔

”میں نے چھٹے ہی کہا تھا کہ عمران عفریت سے عفیت اور اب بھے نظر آ رہا ہے کہ ہماری ۷۵جنسی کی بھی باری آگئی ہے۔ بہ حال ایکھو کیا ہوتا ہے۔ میں جاری ہوں۔“ روزی نے کہا اور انھ کر ہی تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جونز بہت کی طرح ساکت بیٹھے کا بیٹھا رہ گیا۔ شارسن کی موت کا سن کر اس کے ذہن میں واقعی وح�ا کے سے ہو رہے تھے۔

”اسے فون دو۔ ایک ضروری بات کرنی ہے۔“ شارگ کہا تو جونز نے رسیور روزی کی طرف پڑھا دیا۔

”کون ہے۔“ روزی نے چونک کر پوچھا کیونکہ لاڈر کا آن نہیں تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز اسے سالا دے رہی تھی۔

”شارگ، ہے۔“ جونز نے جواب دیا۔

”ہیلو۔ روزی بول رہی ہوں۔“ روزی نے کہا۔

”روزی فوراً ہمیڈ کو ارتھ بخچو۔ چیف نے ایمر جنسی میلنگ کاں ہے۔ جلدی آؤ۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“ روزی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ پاکشیائی ۷۵جنسوں نے مارشل ایسیتے میں بے پناہ قل غارت کی ہے۔ شارسن ۷۵جنسی کا چیف شارسن بھی ہلاک ہو چکا۔ مارشل ایسیتے کا جزل فرینک بھی اور پاکشیائی ایجنت ابھی وہاں موجود ہیں۔ جزل فرینک کا اسٹیشن کرنل ڈیوڈ بھی

زخمی ہوا تھا۔ اس نے بڑی مشکل سے ٹرانسیسٹر چیف کو کال ک اطلاع دی ہے جس پر چیف نے ڈیفنس سیکرٹری کو اطلاع دیا۔ ڈیفنس سیکرٹری نے چیف کی ڈبوٹی لگانی ہے کہ ان پاکشی ۷۵جنسوں کا خاتمه کیا جائے۔ چنانچہ چیف نے اپنے آدمی مارشل ایجنت کے باہر بھجوادیے ہیں اور اب وہ اس بارے میں فوری لامبے عمل

”کہاں لگایا ہے بم۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔
 ”تم پہلے اسے فائز کرو۔ پھر بات ہو گی۔ جلدی کرو۔۔۔ تنور
 نے تیز لمحے میں کہا تو عمران نے ڈی چارجر کا بٹن آن کیا تو زور دنگ
 اب جل اخھا۔ عمران نے دوسرا بٹن پر سیس کیا تو سرخ رنگ کا بلب
 ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔ تنور جو ڈرائیورنگ کرنے کے
 ساتھ ساتھ ڈی چارجر کو دیکھ رہا تھا، نے بے اختیار اطمینان بھرا
 طویل سانس لیا۔ اسی لمحے عقب میں کچھ فاصلے پر اہتا خوفناک
 دھماکوں کا سلسہ شروع ہو گیا۔ یہ دھماکے اس قدر خوفناک اور زور
 دار تھے کہ سڑک پر دوڑتی ہوئی ٹریک فیک بے اختیار ادھر ادھر دوڑنے لگی
 تھی لیکن ایکبو لینس اسی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی
 تھی۔

”چھاؤنی کا میں اسلیے کا ڈپو اڑ گیا ہے۔ اب وہاں ایک بھی فوجی
 نہیں چھے گا۔ ایک بھی نہیں۔۔۔ تنور نے ایسے لمحے میں کہا جسے
 اسے یہ بات کر کے بے حد لطف آرہا ہو۔
 ”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو۔۔۔ عمران نے کہا۔
 ”خاموش رہو۔ ان لوگوں پر رحم کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔
 اگر میں ایسا نہ کرتا تو یہ نہیں کسی صورت بھی ملک سے باہر نہ
 جانے دیتے۔ میں نے وہ سور تباہ کر دیا ہے جس میں فارمولہ موجود
 تھا۔۔۔ تنور نے عمران کی بات کا نتھ ہوئے اہتا خخت لمحے میں
 کہا۔

بڑی سی فوجی ایکبو لینس سارئن بجائی اہتا تیز فتاری سے مارک
 پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سارئن کی وجہ سے دو
 تک ٹریک خود بخود سائیڈ پر ہوتی جا رہی تھی۔ اس بڑی سی
 ایکبو لینس کی ڈرائیورنگ سیٹ پر تنور بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایکبو لینس
 اندر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ البتہ صالحہ سڑپر پہ
 ہوئی تھی اور جو لیا اس کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ صالحہ خاصی
 تھی لیکن جو لیا نے زخموں پر ایکبو لینس کے اندر موجود میڈیکل بائکس
 سے بنیذنچ نکال کر بنیذنچ کر دی تھی۔ اس کام میں اس کی مدد کیلیں
 شکل نے کی تھی۔
 ”یہ لو ڈی چارجر اور تباہ کر دو ماڑشل ایریسے کو۔ اب ہم کافی دوڑ
 گئے ہیں۔۔۔ اچانک تنور نے جیب سے ایک ڈی چارجر نکال کر
 سائیڈ پر بیٹھے ہوئے عمران کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اب پھر تم کہاں جا رہے ہو۔"..... عمران نے کہا۔

"ہم دارالحکومت پہنچ کر ایکبو لینس چھوڑ دیں گے۔ دارالحکومت آنے ہی والا ہے۔"..... تغیر نے کہا تو عمران نے اثبات میں دیا۔

"تم نے آخر کیا کیا ہے۔ کچھ بتاؤ تو ہی۔"..... جویا نے کہا۔

دھماکے البتہ سلسل جاری تھے۔ یون لگتا تھا جیسے ان کے عقب میں واقعی قیامت ثوث بڑی ہو۔

"اطمینان سے بتاؤں گا۔ بہر حال اتنا بتا دوں کہ مشن کمل ہو گی ہے۔ فارمولہ ہمیں مل سکتا اب ان کے بھی کسی کام نہیں آئے گا۔"..... تغیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک ساترہ بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایکبو لینس کو سائیڈ پر جاتی ہوئی سڑک پر موڑ دیا اور ایکبو لینس اب سائیڈ پر روڑ پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹھوڑی دیر بعد یہ سڑک ایک کافی بڑی عمارت کے سامنے جا کر ختم ہو گئی تو تغیر نے ایکبو لینس روک دی۔ دوسرے لمحے اس نے سیست کی سائیڈ پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھائی اور ڈرائیور نگ سیست کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔

"تغیر پر خون سوار ہو گیا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"وہ جو کچھ کر رہا ہے اسے کرنے دو۔ اس وقت ہم ایک لحاظ سے چلتی پھرتی لاشیں ہیں۔"..... جویا نے کہا اور عمران نے بے اختیار ہونک پہنچ لئے۔ باقی ساتھی خاموش تھے۔ ٹھوڑی دیر بعد ایکبو لینس کا

ایونگ سیست کا دروازہ کھلا اور تغیر اچھل کر دوپارہ ڈرائیور نگ پر بیٹھ گیا۔ مشین گن اس نے ایک سائیڈ پر رکھی اور دروازہ کر کے اس نے ایکبو لینس کو آگے بڑھا دیا۔ چند لمحوں بعد لینس اس عمارت کے کھلے ہوئے بڑے سے پھانک کے اندر جا ایک وسیع گیر حلق میں رک گئی۔

"یہ لارڈ برٹن کا فارم ہے۔ میں نے یہاں موجود چاروں لیداروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ آواب نیچے آ جاؤ۔ اب ہم وقت طور پر لا ہو چکے ہیں۔"..... تغیر نے کہا اور ایک بار پھر اچھل کر نیچے اتر۔ اپر ایکبو لینس کا عقیبی دروازہ کھلا تو عمران اور اس کے ساتھی نیچے نکلے۔ سب سے پہلے صالحہ کو اٹھا کر نیچے لے آیا گیا۔ وہ نیم بے اٹی کے عالم میں تھی۔ عمران نیچے اتر کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا عمارت کا طرف بڑھنے لگا۔ ٹھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا جس کا فون بھی موجود تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں موجود ٹون سن کر اس کا ساسا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اس نے جلدی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

"روجر کلب۔"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روجر سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ مائیکل برڈ۔"..... اس کا دوست۔"..... عمران نے ایک بیمن لمحے میں کہا۔

"ہولڈ کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ روجر بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

مردانہ آواز سنائی دی۔

”کیا فون محفوظ ہے رو جر۔ میں پرنس مانیکل بول رہا ہوں
عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ ایک منٹ۔ دوسری طرف سے کہا گیا
چھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”یہ پرنس۔ اب آپ کھل کر بات کیجئے۔ چند لمحوں
رو جر کی آواز سنائی دی۔

”رو جر۔ میں اور میرے ساتھی اس وقت دارالحکومت سے مارٹل
ایریسے کی طرف جانے والی میں روڈ کے چالسیوں سنگ میں
قریب سائیڈ روڈ پر واقع لارڈ برلن کے فارم میں چھپے ہوئے ہیں۔
نے مارشل ایریسے کی چھاؤنی کو تباہ کر دیا ہے اور ایک فوی
ایمبولینس میں یہاں چکچے ہیں۔ میں اور میرے ساتھی شدید زخمی ہیں
ابھی اس پورے ایریسے کو فوج نے گھیر لینا ہے اس لئے تم فوری
طور پر حرکت میں آجائے۔ ہمیں تم نے نہ صرف یہاں سے نکالتا ہے بلکہ
کسی ایسے ہسپتال میں ہچکانا ہے جہاں ہم محفوظ بھی رہ سکیں اور ہمارا
علاج بھی ہو سکے۔ عمران نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

”اوہ اچھا۔ میں یہاں آ رہا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ تمام
انتظامات ہو جائیں گے۔ میں یہاں تک پہنچنے میں ایک گھنٹہ لوں گا۔
بے فکر رہو۔ رو جر نے تیز لمحے میں کہا۔

”اوکے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کام کرو اور سنو۔ فوں پر دوں

”اقلام کرنا کیونکہ ہماری تلاش دیکھنے پر ہو گی۔ عمران
نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں پرنس۔ رو جر اپنا کردوار بخوبی سمجھتا ہے۔ ” رو جر
نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیو، رکھ دیا۔ اس کے سارے
ساتھی اس کمرے میں آچکے تھے جبکہ کمپشن ٹکلیں اور توپر باہر رہ گئے
تھے۔ صاحب کو ایک صوف پر لٹادیا گیا تھا۔

”بے فکر رہو۔ اب ہم محفوظ ہیں۔ عمران نے کہا تو جو یا اور
سندھر دنوں نے اشتباہ میں سر بلادیتے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ
سب کاروں میں سوار ہو کر اس فارم سے نکلے اور بجائے میں روڈ پر
پہنچنے کے ایک اور سائیڈ روڈ سے ہوتے ہوئے عقبی طرف کو جا کر
ایک اور سائیڈ سڑک پر پہنچ گئے اور پھر تین کاریں ایک دوسرے کے
پیچے دوڑتی ہوئی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ایک ڈفیکٹری کی سائیڈ سے ہو
کر اس فیکٹری کے پھانک کے سامنے جا کر رک گئیں۔ سب سے آگے
والی کار کی ذرا یونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے رو جر نے
مخصوص انداز میں تین بار ہارن۔ جایا تو فیکٹری کا پھانک کھلا اور
کاریں ایک بار پھر آگے بڑھ کر فیکٹری میں داخل ہو گئیں۔ فیکٹری
اس وقت بند تھی اور سائیڈ روڈ سے نکل کر کاریں عقبی طرف پہنچ
گئیں۔ یہاں ایک مسلح آدمی موجود تھا جس نے کاروں کے پہنچنے ہی
ایک سائیڈ دیوار پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو عقبی طرف ایک کونے میں
زمیں کا ایک بڑا حصہ کسی صندوق کے ڈھلن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا

گیا۔ روہر نے کار آگے بڑھا دی اور پھر کاریں اس ڈھنکن کے گھر اتی میں جاتی ہوئی سڑک پر نیچے اترنی چلی گئیں۔ سڑک آگے جا ایک دیوار کے سامنے بند ہو گئی لیکن کاروں کے رکتے ہی دیوار درمیان سے کھل گئی تھی۔

”آئیں پرنس۔ یہ سب سے محفوظ ہسپتال ہے۔“ روہر نے اس بار سانیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے کہا تو عمران نے اثبات میں سرپلا دیا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔

بُبے سے ہال ناکرے میں موجود مستطیل میر کے گرد اس
ات چار افراد بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک جونز تھا۔ ایک
ایلڈ پر رکھی ہوئی اوپنی پشت والی کرسی خالی تھی۔ وہ چاروں خاموش
تھے، ہوئے تھے کہ ہال کرے کا دروازہ کھلا اور ڈیفنس سیکرٹری اندر
سل ہوئے تو وہ چاروں انٹھ کھڑے ہوئے۔

”بیٹھیں۔“ ادھیر عمر ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور خالی کرسی پر
لگیا۔ اس کے بیٹھتے ہی جونز سیٹ چاروں افراد اپنی اپنی کرسیوں
بیٹھ گئے۔

”کیا رپورٹ ہے پاکیشانی ہجمنوں کے بارے میں۔“ ڈیفنس
سری نے قدرے کرخت اور تنخ لجھے میں کہا۔

”وہ یقیناً نکل گئے ہیں حساب وردہ اب تک ان کا کہیں نہ کہیں
صراغ مل جاتا۔“ ایک ادھیر عمر آدمی نے انٹھ کر جواب دیا۔

”جواب۔ میری ۶۷جنی کے آدمی جب وہاں پہنچ تو انہیں رکھتے
ہیں ایک فوجی ایکبو لینس دار احکومت کی طرف جاتی ہوئی ملی تھی
لیکن ایکبو لینس کی وجہ سے اس کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ پھر جب ہم
نے چھاؤنی میں داخل ہونے کی کوشش کی تو وہاں خوفناک دھماکے
شروع ہو گئے اور چھاؤنی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ ہمارے آٹھ آدمی
بھی اس تباہی کی زد میں آکر ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم نے اس سارے
ملاٹے میں چینگٹک شروع کر دی۔ ہم نے خاص طور پر اس ایکبو لینس
لو چیک کیا تو پتہ چلا کہ یہ ایکبو لینس کسی ہسپتال میں نہیں پہنچی
تھی جس پر ہمیں شک ہوا کہ دشمن ایجنت اس ایکبو لینس کے ذریعے
زار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اپنی پوری توجہ اس ایکبو لینس کی
تلماش پر مرکوز کر دی اور پھر یہ ایکبو لینس ہمیں لارڈ برٹن کے فارم
میں کھڑی مل گئی۔ وہاں موجود چاروں چوکیداروں کو گولیاں مار کر
ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ایکبو لینس خالی تھی۔ ہم نے سی ایکس ون کے
ذریعے چھان بین کی تو اس فارم میں اس ایکبو لینس کے نائزوں کے
نشانات کے اوپر تازہ ترین نشانات تین کاروں کے نائزوں کے پائے
گئے۔ ہم نے سی ایکس ون کے ذریعے کاروں کے نائزوں کے نشانات
کو مانیز کرنا شروع کر دیا۔ مختصر یہ کہ یہ تینوں کاریں فارم سے نکل
کر ایک بند وڈ فیکٹری کے اندر عقبی طرف جا کر رکیں اور پھر وہیں
سے واپس مڑ گئیں اور پھر یہ تینوں کاریں ستاربری روڈ کے قریب
درختوں کے ایک گھنے چھنٹے میں خالی کھڑی ہوئی مل گئیں۔ جب

”بیٹھ کر جواب دیں۔ اخھنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر رابن۔“
ویے آپ کو یہ بات کرنی نہیں چاہئے تھی۔ آپ ایک طاقتور ۶۷جنی
کے چھیف ہیں اور چھر زخمی افراد آپ سے ٹریس نہیں ہو سکے۔ ڈیلفس
سیکرٹری نے اہتمامی تخلیجے میں کہا۔

”مجھے اطلاع بہت درست ملی ہے جتاب اور وہ لوگ سیکٹ
ایجنت ہیں۔ یقیناً ہماس ان کے رابطہ ہوں گے اور انہوں نے نکلا
سارا پلان ہٹلے سے بنار کھا ہو گا۔“..... ادھیز عمر راشم نے منہ بنانے
ہوئے جواب دیا۔

”آپ نے ہسپتال چیک کئے ہوں گے مسٹر رابن۔ آپ کی
رپورٹ ہے۔“..... ڈیلفس سیکرٹری نے ایک اور لمبے قد کے آدمی
مخاطب ہو کر کہا۔

”جواب۔ پورے ملک کے سرکاری، غیر سرکاری، سماجی تنظیموں
کے چھوٹے بڑے تمام ہسپتاں کی اہتمامی تھی سے چینگٹک کی گئی
ہے لیکن یہ لوگ کہیں دستیاب نہیں ہو سکے اور نہ یہ کسی ہسپتال
میں پہنچ ہیں۔“..... رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسڑڈیوڈ۔ آپ کو تو فوری اطلاع دی گئی تھی اور آپ نے اپنی
۶۷جنی کے آدمی بھی فوری طور پر مارشل ایریسے میں پہنچے تھے۔
پھر۔“..... ڈیلفس سیکرٹری نے جو نزکے ساتھ بیٹھے ہوئے بھاری جنم
کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ اس ۶۷جنی کا چھیف تھا جس میں
روزی اور سنارگ کام کرتے تھے۔

مزید چینگ کی گئی تو پتہ چلا کہ یہ تینوں کاریں میں مار کیتیں پارکنگ سے اکٹھی ہی اڑائی گئی ہیں اور پولیس انہیں تلاش کر رہے۔ اس کے بعد نہ ان سمجھنؤں کا بات تک کچھ پتہ چل سکا ہے اور ہی ان کے بارے میں ہمارے پاس کوئی اطلاع ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے جا چکے ہیں۔ ڈیوڈ نے تفصیل بات کرتے ہوئے کہا۔

مطلب ہے کہ آپ انہیں گناہیں ہیں جبکہ انہوں نے مارٹل ایریسے کی پوری چھاؤنی تباہ کر دی ہے۔ اسلخ کا بہت بڑا ڈبو ہٹھنے وہاں ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ بے شمار فوجی اسلحہ تباہ ہوا اور بے شمار فوجی سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ اتنا تباہ سیکرٹ سائنسی فارمولووں اور ناپ سیکرٹ دوسرے کاغذات کا سامنہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور مجرم شدید زخمی بھی تھے لیکن اسے باوجود آپ انہیں تلاش نہیں کر سکے۔ یہی آپ کی کار کردگی ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری نے اتنا غصیلے لمحے میں کہا۔ وہ بارہاں میز پر لکے مار رہے تھے۔ ان کا پھر غصے سے بگرا ہوا نظر آ رہا تھا لیکن سب خاموش اور سر جھکائے بیٹھے رہے۔

مسٹر جونز۔ آپ اب نارسن سمجھنی کے چیف ہیں۔ آپ کی سمجھنی کا شروع سے ان لوگوں سے واسطہ رہا ہے لیکن آپ کی سمجھنی نے اتنا ناقص کار کردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ کی سمجھنی کے سیکھنؤں کے سربراہ ان کے ہاتھوں ہلاک ہوتے رہے ہیں اور آخر کا

نارسن خود بھی ہلاک ہو گیا۔ فارمولہ اور فوجی چھاؤنی بھی تباہ ہو گئی۔ آپ کی کار کردگی ہے۔ کیوں نہ آپ کی سمجھنی مکمل طور پر اختیار دی جائے اور آپ سب کا کورٹ مارٹل کیا جائے۔ ڈیفنس سیکرٹری اس بار جونز پر پڑھ دوڑا تھا۔ نارسن اور ماسٹر کی ہلاکت کے بعد اب جونز نارسن سمجھنی کا چیف بن گیا تھا اور اسی حیثیت سے وہ اس خصوصی میٹنگ میں شریک ہوا تھا۔

سر آپ کی بات سو فیصد درست ہے۔ نارسن سمجھنی ان سمجھنؤں کے مقابل مکمل طور پر ناکام رہی ہے لیکن اصل بات سر بر اہی کی ہے۔ پہلے جتاب نارسن چیف تھے۔ ان کی پلاتنگ اور احکامات پر کام ہوتا تھا۔ میں تو تیسرے نمبر پر تھا لیکن میں اب بھی مکمل اعتماد کے ساتھ چلیخ کرتا ہوں کہ آپ ہمیں فری ہینڈ دیر ہم ان سمجھنؤں کو زمین کی ساتویں تہ سے بھی نکال لائیں گے چاہے یہ دنیا کے کسی کو نہ میں بھی کیوں نہ چھپ جائیں۔ جونز نے اتنا اعتماد بھرے لمحے میں کہا۔

اوہ۔ ویری گڈ۔ مجھے ایسا ہی اعتماد چاہئے تھا۔ ٹھیک ہے۔ اب آپ کی قیوٹی نگانی جا رہی ہے۔ مجھے بہر حال کامیابی کی روپورٹ ملنی چاہئے اور آپ کو فری ہینڈ دیا جا رہا ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری نے اس بار مسروت بھرے لمحے میں کہا۔

شکریہ جتاب۔ صرف ایک دیمانڈ پوری کر دیں کہ مسٹر ڈیوڈ کی سمجھنی میں میری منگتہ کام کرتی ہے جس کا نام روڈی ہے۔ اسے

میری ہجنسی میں ٹرانسفر کر دیں۔ وہ اور اس کا بھائی ریفسن بڑے طویل عرصے تک پاکشیانی ہجتوں کے خلاف کرتے رہے ہیں اس لئے روزی کا تعاون میرے لئے اہتمائی سودمند ثابت ہو گا۔ جونز نے کہا۔

”آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے مسٹر ڈیوڈ۔“ ڈیفسن سیکرٹری نے ڈیوڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں جتاب۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ ان دشمن ہجتوں کا خاتمہ ہو سکے۔“ ڈیوڈ نے جواب دیا۔

”اوکے۔ مینٹنگ برخاست۔ روزی اب نارسن ہجنسی میں کام کرے گی اور اس کے علاوہ مسٹر جونز جس ہجنسی سے بھی جس آبھی اس مشن پر کام کرنے کے لئے کال کرنا چاہیں انہیں اس کی اجازت ہو گی۔“ ڈیفسن سیکرٹری نے فیصلہ کن لمحے میں کہا۔

”شکریہ جتاب۔“ جونز نے جواب دیا۔

”مسٹر جونز۔ اب آپ کتنے دنوں میں کامیابی کی خبر سنائیں گے۔“ ڈیفسن سیکرٹری نے کہا۔

”جتاب۔ صرف ایک ہفتہ۔“ جونز نے اسی طرح اعتماد بھرے لمحے میں کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ مینٹنگ برخاست کی جاتی ہے۔“ ڈیفسن سیکرٹری نے کہا اور انھے کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی جونز سینکڑا چاروں افراد بھی انھے کھڑے ہوئے اور ڈیفسن سیکرٹری کے بارے

کے بعد وہ چاروں بھی باہر آگئے اور پھر جونز سیکرٹری سے نکل کر سیکرٹری پاکشیانی ہجتوں کے خلاف کرتے رہے ہیں اس لئے روزی کا تعاون میرے لئے اہتمائی سودمند ثابت ہو گا۔ جونز نے کہا۔

”یہ تم نے کیا کیا جونز کے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مشن لے لیا۔“ روزی نے اہتمائی تشویش بھرے لمحے میں کہا۔ ”یہ ہمارے لئے چیلنج ہے روزی۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر مجھے یقیناً اس سے بھی بڑا عہدہ مل جائے گا اور تم اپنے بھائی کا انتقام بھی لے سکو گی۔“ جونز نے کہا تو روزی بے اختیار مسکرا دی۔

”ہاں۔ میں واقعی اس عمران کے جسم کی ایک ایک بیٹھی اپنے ہاتھوں سے عی Jadہ کرنا چاہتی ہوں۔ کاش ایسا ہو سکے۔“ روزی نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا۔ اُو میرے ساتھ۔ میں تمہارے انتفار میں تھا۔“ جونز نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”کہاں جانا ہے۔“ روزی نے چونک کر پوچھا۔

”ان لوگوں کا پتہ چلانا ہے جنہوں نے ان حالات میں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی ہے۔ اگر وہ ہاتھ آجائیں تو پھر ان لوگوں کا کھوچ آسانی سے نکالا جاسکتا ہے۔“ جونز نے اٹھ کر کھڑے ہوئے ہوئے کہا۔

”لیکن کیسے معلوم کرو گے۔“ روزی نے کہا۔

"ہمیں لارڈ برمن کے فارم جانا ہو گا۔ یہ لوگ چھٹے وہاں ہیں۔ لازماً انہوں نے وہاں سے کسی سے رابطہ کیا ہو گا اور نیقناں کے لئے یا تو ٹرانسپریٹ کال کی گئی ہو گی یا فون استعمال کیا گیا ہے۔ بہر حال جو بھی ہے ہمیں وہاں سے بات آگے بڑھانی ہو گی۔".....
نے کہا تو روزی نے اثبات میں سر ٹلادیا۔ تھوڑی دیر بعد دو کاریں لارڈ برمن کے فارم پر چکنیں تو آگے والی کار کی ڈرائیور بگ سیٹ پر جو نزدیک جبکہ پاسنیڈ سیٹ پر روزی بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی کار میں جو نزدیک چار مسالخ آدمی تھے۔ جو نزدیک روزی کار سے نیچے اترے تو عقبی کار میں موجود چار افراد بھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے چھوٹا گیٹ کھلا اور ایک آدمی باہر آگیا۔ اس نے جو نزدیک کو حلام کیا۔ یہ جو نزدیک بجنسی نارس ہی آدمی تھا اور جو نزدیک اسے روزی کے آنے سے چھٹے ہیں پہنچنے والے فارم کھلانے کا بندوبست کرنے کا حکم دے کر بھجوادیا تھا۔
"کوتی اندر ہے جیگر"..... جو نزدیک پھانک سے باہر آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"..... جو نزدیک کہا اور آگے بڑھ کر اس نے میز پر موجود فون کے رسیور کو جھک کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔
اوہ۔ فون کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے رسیور پر اتنی گرد نہیں ہے جتنی فون پیس پر ہے۔ اس فون میں سیکوری بھی موجود ہے۔"..... جو نزدیک کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کے مختلف نمبر اور دیگر اشاروں کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر لمحوں بعد فون کے اوپر والے حصے پر موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشنی ہو گئی اور اس پر ایک نمبر نظر آنے لگ گیا۔ جو نزدیک غور سے اس نمبر کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکو اتری کے نمبر پر سیس کر دیتے۔
"انکو اتری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"ڈیفنیش سیکرٹریٹ سے بول رہا ہوں۔ سینٹر ڈائریکٹر"..... جو نزدیک آواز میں کہا۔
"لیں سر۔ حکم سر"..... دوسری طرف سے بولنے والی کا بھجے یافتہ موڈبادہ ہو گیا۔
"ایک نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ اس کا پتہ کیا ہے۔ درست طور پر چیک کرنا"..... جو نزدیک کہا۔
"لیں سر۔ بتائیں سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جو نزدیک فون کی سیکوری کا بتایا ہوا نمبر دوہرایا۔

"روجر کلب"- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کہا گیا۔
"جونز بول رہا ہوں۔ روجر سے بات ہو سکتی ہے"..... جونز نے
زم لجھ میں کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ روجر بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
ستافی دی۔

"جونز بول رہا ہوں روجر۔ میرے بارے میں تم شاید نہیں
جانتے ہو گے۔ میں نے کنڑا سے ہبھاں آکر ایک چھوٹا سا کلب کھولا
ہے۔ اس میں ایک ویرٹ ہے جو چھٹے ہمارے ہاں کام کرتا رہا ہے۔
میں بھی وہی کام کرتا ہوں جو تم کرتے ہو۔ مجھے اس ویرٹ نے تفصیل
سے بتا دیا ہے۔ میں اس سلسلے میں تم سے ملا چاہتا ہوں۔ اگر تم
اچھی وقت دے دو تو ہمہ بانی ہو گی"..... جونز نے کہا۔
"کون سا کام مسٹر جونز"..... دوسری طرف سے حریت بھرے
لچھ میں کہا گیا۔

"خوبی کے نیٹ ورک کا کام۔ میں نے بھی ہبھاں یہی دھنندہ
شروع کیا ہے لیکن اہتمائی محدود تیمائے پر۔ میں چاہتا ہوں کہ اس
سلسلے میں ہماری خدمات کا فائدہ اٹھاؤں۔ اس طرح تمہیں بھی
ہماری معاوضے پر کام ملتا رہے گا اور میرا دھنندہ بھی چلتا رہے گا۔" جونز
نے کہا۔

"کہاں ہے ہمارا کلب"..... روجر نے پوچھا۔

"ایک منٹ دیجئے سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"احتیاط سے چھیک کرنا۔ اہتمائی اہم سیٹ ورک ہے"..... جونز
نے کہا۔

"لیں سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی
طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"..... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز ستافی دی۔
"لیں"..... جونز نے کہا۔

"یہ نمبر روجر کلب، فورٹین اے پرنس روڈ کا ہے جناب"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چھیک کیا ہے"..... جونز نے کہا۔
"لیں سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از سیٹ
سیکرٹ"..... جونز نے کہا۔

"نو سر۔ میں اپنی ذمہ داری بھختی ہوں سر"..... دوسری طرف
سے کہا گیا تو جونز نے اوکے کہہ کر کریڈل دبادیا۔

"روجر کے بارے میں اطلاعات موجود ہیں کہ وہ غیر ملکی بیجنٹوں
کو ڈیل کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں
کو ہبھاں سے نکلنے کا کام اس روجر نے کیا ہے"..... جونز نے کہا۔
اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل سے ہاتھ ہٹا کر روجر کلب کا نمبر
پریس کرنا شروع کر دیا۔

استعمال کیا جاتا ہو لیکن انکو ائری آپریسر کی کنفرمیشن کے بعد اب کسی اجتنگ کی بات نہیں رہی۔ جونز نے کہا تو روزی نے اشبات میں سر ملا دیا۔

”کیا روجر تمہیں عمران کے بارے میں سب کچھ بتا دے گا۔“
روزی نے کہا۔

”نہیں۔ لیکن میں اسے وہاں سے اخوا کراڈن گا۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کے آفس میں خفیہ راستہ کہاں سے نکلتا ہے۔ جیگر اس راستے سے اندر آئے گا اور آفس میں ہم پہلے سے موجود ہوں گے اس نے اسی قسم کی مداخلت کا کوئی خدشہ نہیں رہے گا۔“ جونز نے کہا۔

”ویری گذ۔ تم تو کسی طرح بھی اس عمران سے کم فہیں نہیں اور۔“ روزی نے کہا تو جونز بے اختیار مسکرا دیا۔ روجر کلب سے پہلے جونز نے کار روکی تو اس کے عقب میں دوسری کار بھی رک گئی۔ جونز کار سے اتر کر عقبی کار کی طرف بڑھا تو کار میں موجود جیگر سمیت چاروں افراد بھی باہر نکل آئے۔ جونز نہیں کافی درستک ہدایات دیتا رہا پھر مژکر اپنی کار کی طرف آگیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اور روزی دونوں روجر کے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ کاؤنٹر جونز نے سیسے ہی اپنا نام بتایا اسے آفس پہنچا دیا گیا۔ شاید روجر نے پہلے ہی اس بارے میں ہدایات دے دی تھیں۔

”مسٹر جونز۔ آپ کنادا میں نہزاد تو نہیں لگتے جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کنادا سے مہماں آئے ہیں۔“ رسمی فقرات کی ادائیگی کے

”رابر بٹ روڈ پر ڈیلکس کلب کے نام سے ابھی ایک سال چھلے کھوا ہے۔“ جونز نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ کلب تو میں نے باہر سے دیکھا ہے۔ بہر حال آؤ میں مشتری ہوں تمہارا۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوے۔ شکری۔“ جونز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”کیا ضرورت تھی اس سے بات کرنے کی۔ وہ غیر ملکیوں کے لئے کام کرتا ہے تو وہ اہتمامی ہوشیار اور محظاۃ آدمی ہو گا اور یقیناً اب ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ ڈیلکس کلب میں فون کر کے تمہارے بارے میں کنفرم کرے گا۔“ روزی نے کہا۔

”یہی تو میں چاہتا ہوں۔ میں نے اس سلسلے میں پہلے ہی انتظامات کے ہوئے ہیں۔ میں بغیر کسی گلوبر کے اس تک پہنچا چاہتا ہوں۔“ جونز نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ روزی نے اٹھیتیان بھرے لیجے میں کہا اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے باہر آگئے۔ تھوڑی در بعد دو کاریں روجر کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

”تمہیں انکو ائری فون کرنے کی ضرورت تو نہ تھی۔ اس نمبر پر فون کر لیتے تو پتہ چل جاتا۔“ روزی نے اچانک کہا تو جونز بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم ابھی اس کام میں نہیں ہو روزی سہماں کام سیدھے انداز میں نہیں ہوا کرتے۔ ہو سکتا ہے کہ روجر کلب کا نام ڈا جتنگ کے لئے

بعد روجرنے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"میں ایکر میں نہزاد ہوں لیکن طویل عرصے تک کنادا میں رہا ہوں"..... جونز نے جواب دیا تو روجرنے اشبات میں سر بلادیا۔

"ٹھیک ہے اب بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں"۔ روجرنے کہا۔ "اگر میں آپ کے نیٹ ورک کی خدمات حاصل کروں تو مجھے کی دینا ہو گا اور کس طرح"..... جونز نے کہا تو روجرنے اسے تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

"کیا آپ سب کے سامنے اس طرح بات کر لیتے ہیں حالانکہ میں تو اس کام کو انتہائی خفیہ رکھتا ہوں"..... جونز نے کہا تو روجر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا فون ملنے کے بعد میں نے ڈبلس کلب سے آپ کے بارے میں کنفرمیشن کر لی ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ آپ درست آدمی ہیں ورنہ تو آپ شاید مجھ تک پہنچ ہی نہ سکتے"..... روجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بہت خوب۔ آپ واقعی بے حد فیں آدمی ہیں"..... جونز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے کنک کی آواز کے ساتھ ہی سامنے بیٹھے ہوئے روجر کی ناک پر سفیدرنگ کے دھوئیں کی بوچھاڑی پڑی اور اس کے ساتھ ہی روجر کا جسم یکفت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ جونز نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چھپی نال کے چھوٹے سے پیش کو تیری

سے واپس جیب میں ڈالا اور انھ کر روجر کے عقب میں واقع دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"بیروفی دروازہ بند کر دو روزی"..... جونز نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا جبکہ روزی نے جلدی سے انھ کر آفس کا بیروفی دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اندر روفی دروازہ دوبارہ کھلا اور جونز واپس اندر آیا۔ اس کے پیچے جنگر اور اس کے دوسرا تھی تھے۔

"چلو اسے انھا کر لے جاؤ پو ایتھ ٹو پر۔ میں وہیں آ رہا ہوں"۔ جونز نے کہا اور جنگر اور اس کے ساتھیوں نے حکم کی تعیین کر دی۔ "آؤ روزی"..... دس منٹ بعد جونز نے انھتے ہوئے کہا اور بیروفی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کا لاک کھولا اور باہر آگیا۔ روزی اس کے پیچے تھی۔

"تمہارا باس کہہ رہا ہے کہ اسے ڈسٹرپ نہ کیا جائے"..... جونز نے باہر موجود دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سر"..... دربان نے جواب دیا تو جونز اور روزی دونوں واپس ہال میں چکنے اور پھر وہاں سے باہر نکل کر وہ پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"اب اگر انہیں معلوم بھی ہو گیا تو وہ یہی سمجھیں گے کہ ہمارے جانے کے بعد روجر عقی دروازے سے کہیں چلا گیا ہے"..... جونز نے کہا تو روزی نے اشبات میں سر بلادیا۔

ڈاکٹر پرچڑ سے مخاطب ہو کر کہا،
”ابھی ایک ہفتہ مزید لگ جائے گا۔“..... ڈاکٹر پرچڑ نے جواب

ریا۔

”ایک ہفتہ تو بہت ہے۔ ہمیں یہاں سے جلد از جلد واپس جانا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہمیں یہاں سے ایک دو روز بعد ہی چھٹی ل جائے۔“..... عمران نے کہا۔

”ایک دو روز بعد آپ اس قابل تو ہو جائیں گے کہ آسانی سے پل پھر سکیں لیکن ایک ہفتہ بعد آپ پوری طرح تھیک اور فٹ ہو جائیں گے۔“..... ڈاکٹر پرچڑ نے جواب دیا۔

”کیا میں یہاں سے فون کر سکتا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ جی ہاں۔ یہ وائز لیں فون ہے اور ہر طرح سے محفوظ ہے۔“..... ڈاکٹر پرچڑ نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور رو جر کلب کے نمبر پر یہیں کرنے شروع کر دیئے۔

”رو جر کلب۔“..... رابط قائم ہوتے ہی ایک نوانی آواز سنائی۔

”رو جر سے بات کراؤ میں پرنس مائیکل بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”باس کہیں گے ہوئے ہیں اور وہ کسی کو بتا کر بھی نہیں گئے۔“
اوسری طرف سے کہا گیا۔

”کب گئے ہیں۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کے ذہن

عمران لپتے ساتھیوں سمیت ڈفیکٹری کے نیچے اندر گراوٹل چھوٹے سے ہسپیتال میں موجود تھا۔ یہ ہسپیتال صرف دو بڑے کمروں اور ایک آپریشن تھیٹر مشتمل تھا اور یہاں کا عملہ بھی مختصر تھا لیکن اہتمائی چاق و پچو بند اور تجربہ کار تھا۔ رو جر نے عمران کو بتایا تھا کہ یہ ہسپیتال ایک سینڈیکیٹ کے تحت ہے اور رو جر نے اس سینڈیکیٹ کے چیف کو بھاری محاوضہ ادا کر کے اس ہسپیتال کی خدمات حاصل کی ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ عمران بھی یہاں کے حفاظتی انقلامات دیکھ کر پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا یہاں واقعی اہتمائی اچھے ہیمانے پر علاج ہو رہا تھا۔ اس وقت عمران ڈاکٹر پرچڑ کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر پرچڑ یہاں کا انچارج تھا۔

”ہمیں کتنے دنوں میں چھٹی مل سکتی ہے ڈاکٹر۔“..... عمران نے

میں نجانے کیوں خطرے کی گھنٹیاں بجئے لگی تھیں۔

”ڈیکس کلب کا جو نہ اور اس کی ساتھی مس روزی ان سے مل آئے تھے۔ پھر وہ دونوں واپس چلے گئے تو باس سے رابطہ کیا گیا لیکن باس ان دونوں کے جانے کے بعد عقبی دروازے سے کسی کو بتائے بغیر کہیں چلے گئے ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”روجر کے نائب جیری سے بات کراؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ جیری بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”پرنس مائیکل بول رہا ہوں جیری۔ روجر نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے ہمارے بارے میں تمہیں بrif کر دیا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں تم سے بات ہو سکتی ہے۔“..... عمران نے کہا۔
”میں پرنس مائیکل۔ حکم فرمائیں۔“..... دوسری طرف سے جیری نے کہا۔

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہم کہاں موجود ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”میں سر۔ آپ وڈھیڑی کے سیکرت ہسپیتال میں ہیں لیکن اس کا علم صرف باس کو اور مجھے ہے اور کسی کو نہیں ہے۔“..... جیری نے کہا۔

”کیا تمہارے پاس کوئی ایسی رہائش گاہ ہے جہاں ہم اس اندا

میں رہ سکیں کہ کسی کو علم نہ ہو سکے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں پرنس۔ میرا یہ کام نہیں ہے۔ یہ کام بس کا ہے وہ ابھی آجائیں گے۔ آپ ان سے بات کر لینا۔“..... جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا رو جر چلتے بھی کسی کو بتائے بغیر عقبی راستے سے کہیں جاتا رہتا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ آج تک تو ایسا نہیں ہوا لیکن شاید کوئی ایسا ایمر جنسی کام پڑ گیا ہو کہ بس کو فوری جانا پڑ گیا ہو گا۔“..... جیری نے کہا۔

”اوکے۔ شکریہ۔ جب تمہارے باس آجائیں تو اسے کہنا کہ مجھ سے بات کر لے۔“..... عمران نے کہا اور رسپور رکھ دیا۔

”اب مجھے اجازت دیں ڈاکٹر۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے چند باتیں کرنی ہیں۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر کے اشتات میں سر ہلانے پر وہ اٹھا اور قدم بڑھاتا اس کرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران اس انداز میں چل رہا تھا جیسے وہ جان بوجھ کر تیز قدم نہیں اٹھانا چاہتا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ وہ سب بیزار کی بجائے ساتھ پڑی ہوئی کر سیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں اب ہمارا سے جانا چاہئے۔ میری چھٹی حص خطرے کا سائز بجا رہی ہے۔“..... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے"..... سب نے ہی تقریباً مل کر پوچھا تو عمران نے رو جر کے بارے میں بتایا۔
"وہ آخر کام کرنے والا ادمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اپنے کسی کام گیا ہو"..... جو لیا نے کہا۔

"نہیں۔ عمران کے ذہن میں اگر خدشہ ابھرا ہے تو یہ خدا درست ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم پوچھوں کی طرح بے بس ہو کر مارے جائیں"..... تغیری نے فوراً ہی کہا۔

"لیکن سہماں اگر وہ لوگ داخل ہوں گے تو کیسے اور ہم سہماں سے نکلیں گے تو کیسے"..... صدر نے کہا لیکن اس سے بھتے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک اس کا ذہن اس طرح گھومنے جیسے اچانک بثن آن ہونے سے سینگ فین گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ عمران کے کافوں میں اپنے ساتھیوں کی تیر آوازیں پڑیں اور اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی اور جب کچھ میر بعد اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کر لیا تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے لمحہ وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے پھرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ ہسپتال کے اس کمرے کی بجائے ایک اور بڑے ہال نما کمرے میں راڑی میں جکڑا ہوا ایک کری پر بیٹھا تھا۔ اس نے بے اختیار سر گھمایا تو اس کے سارے ساتھی بھی سہماں موجود تھے اور آخر میں رو جر بھی ایسی ہی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا پورا جسم کوڑوں کی ضربوں سے شدید زخمی اور خون

آسودہ ہو رہا تھا۔ اس کی گردن جس غیر فطری انداز میں ڈھکلی ہوئی تھی اس سے صاف ظاہر، متاحاک کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے جبکہ عمران کے دوسرے ساتھی ایک ایک کے ہوش میں آتے محسوس ہو رہے تھے۔ ایک قوی ہیکل آدمی ہاتھ میں ایک بوتل اٹھائے سب سے آخر میں موجود صالح کے قریب کھڑا تھا۔ سامنے کر سیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"ہم کس کی قید میں ہیں"..... عمران نے اس قوی ہیکل آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا جواب مٹر رہا تھا۔

"باس جو نزکی قید میں"..... اس قوی ہیکل نے سپاٹ لجھے میں کہا اور تیری سے دروازے کی طرف پڑھ گیا لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی۔ اس نوجوان کے ہاتھ میں مشین پسل موجود تھا اور اس کے پھرے پر فاتحانہ مسکراہست نمایاں طور پر نظر آرہی تھی۔

"میرا نام جو نہ ہے اور یہ میری منگیر روزی ہے۔ اس کا بھائی ر تمھیں بلیک ہجنسی میں رہا ہے اور اس کا تمہارے ساتھ بے شمار بار نکراؤ ہو چکا ہے حتیٰ کہ وہ خود تمہارے ساتھ لڑتا ہوا مارا گیا اس لئے تمہاری موت تو روزی کے ہاتھوں ہی ہو گی۔ البتہ تمہارے ساتھیوں کی موت میرے ہاتھوں لاکھ دی گئی ہے"..... اس نوجوان نے کہا اور سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ روزی بھی اس کے

ہی ہو گیا ہے جونز نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے خود ہی لارڈ برٹن کے فارم کے فون کی میموری سے روہر کلب کا نمبر معلوم کر کے روہر کو اس کے آفس کے عقبی دروازے سے اخواکر کے ہمراں لے آئے اور پھر روہر پر تشدد کر کے اس سے ہسپیال کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کرنے اور پھر ہسپیال میں اہتمائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گلیں فائز کرنے سے لے کر ہمارا سے انہیں اٹھا کر ہمراں لے آئے کی پوری تفصیل بتادی۔

”گذشہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ذین آدمی ہو۔ تمہیں واقعی۔

ترقی کرنی چاہئے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

” وہ تو ظاہر ہے اب ہو گی جب میں تمہاری لاشیں ڈیفنیس سیکرٹری کے سامنے رکھوں گا تو مجھے ترقی تو ملے گی ہی۔ جونز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسل ساتھ پیشی ہوئی روزی کی طرف بڑھا دیا اور روزی مشین پسل لے کر ایک جھنکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے پھرے پر یہ لفکت اہتمائی سفاری کے تاثرات ابھر آئئے تھے۔

” ارے۔ ارے۔ اتنی جلدی بھی کیا ہے۔ ایک منٹ رک جاؤ۔ ” عمران نے کہا۔

” نہیں۔ آج بڑے عرصے بعد مجھے موقع ملا ہے رہنمیں کی موت کا انتقام لینے کا روزی نے بگڑے، ہوئے لجھ میں کہا۔

” ایک منٹ روزی۔ ہلے مجھ سے بات کرو۔ اچانک صالحہ

ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی جبکہ وہ قوی ہیکل آدمی جس نے بول جیب میں ڈال لی تھی ان کے عقب میں کھدا ہو گیا۔

” مجھے یاد آگیا ہے۔ دیے بھی رہنمیں اور روزی دونوں میں مشاہدہ موجود ہے لیکن ریکارڈ درست رکھنے کے لئے بتا دوں کہ رہنمیں کو میں نے ہلاک نہیں کیا تھا۔ مجھ سے لڑتے ہوئے اس نے میرے داؤ کے جواب میں غلط داؤ لگا دیا تھا جس سے اس کی گردن خود بخود ٹوٹ گئی تھی۔ عمران نے بڑے مطمئن سے مجھے میں جواب دیا۔

” جو بھی ہے بہر حال اب تمہاری موت روزی کے ہاتھوں ہو گی۔ دیے مجھے معلوم ہے کہ تم اس قدر مطمئن کیوں ہو کیونکہ تم ایسی راذذ والی کرسیاں کھولنے کے ماہر ہو لیکن یہ کرسیاں واٹر لس اپر ٹلہیں اور ان کو کھولنے اور بند کرنے کا آلمہ میری جیب میں ہے اس لئے تم کسی طرح بھی انہیں نہ کھوں سکو گے اور اسی لئے میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہوش دلایا ہے ورنہ روزی کی تو ضد تھی کہ جھیں وہیں ہسپیال میں ہی ہلاک کر دیا جائے۔ جونز نے کہا۔

” تمہارا تعلق کس بھنسی سے ہے۔ عمران نے کہا۔

” میں نارسن ۶ بھنسی کا چیف ہوں۔ تم نے نارسن اور ماسٹر کو ہلاک کر دیا اس لئے ان کے بعد اب میں چیف بن گیا، ہوں اور میں نے ڈیفنیس سیکرٹری سے وعدہ کیا ہے کہ میں ایک ہفتے میں تمہاری لاشیں ان کے سامنے پیش کر دوں گا لیکن مجھے خوشی ہے کہ یہ کام ان

نکرایا اور عمران اس اچانک ضرب سے اچھل کر دوبارہ پہنچے ہٹ کر اسی کرسی سے جا نکرایا جس سے وہ اٹھا تھا جبکہ ٹونی اس کے اوپر گرا تھا لیکن عمران کے کرسی پر گر جانے کی وجہ سے ٹونی پلٹ کر سائیڈ پر جا گرا لیکن اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسل سے تیز فائرنگ ہوئی اور اٹھتا ہوا ٹونی چینختا ہوا اپس گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ اس دوران جو نہ اور روزی دونوں تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ جیسے ہی عمران نے مژ کر ٹونی پر فائر کیا جو نہ نے نیچے اٹھی مڑی ہوئی ایک کرسی اٹھا کر عمران کی طرف پھینکنی لیکن عمران کا ہاتھ گھوما اور اس کے قریب آتی ہوئی کرسی ایک طرف جا گری اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر مشین پسل کی تیزتو ہٹ سنائی دی اور جو نہ چینختا ہوا کسی لٹوکی طرح گھوم کر نیچے جا گرا جبکہ روزی بے اختیار مژ کر بیر ونی دروازے کی طرف بھاگ پڑی۔

”رک جاؤ روزی“..... عمران نے غرتے ہوئے کہا تو روزی رک کر تیزی سے مڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لئے۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا جبکہ جو نہ بھی اس دوران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ دوسرے بازو پر رکھا ہوا تھا کیونکہ عمران کی چلائی ہوئی گولیوں میں سے ایک گولی اس کے بازو پر لگی تھی باقی سائیڈ سے نکل گئی تھیں۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

”تم۔ تم۔ جاؤ گر ہو۔ میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں۔“ جو نہ

کی آواز سنائی دی اور روزی تیزی سے اس طرف کو مڑی جس طرف صاحب بیٹھی ہوئی تھی کہ عمران کی نانگ ایک جھنکے سے اوپر کو اٹھی اور واپس فرش پر آ کر نکل گئی۔

”رک جاؤ روزی۔ رک جاؤ۔“..... اچانک جو نہ نے چڑھ کر کہا اور ایک جھنکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”کیا ہوا۔“..... روزی نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اس عمران نے نانگ اور اٹھا کر واپس رکھی ہے۔ ضرور کوئی چکر چل رہا ہے۔“ میں تصدیق کرنی چاہئے۔ ٹونی تم جا کر اسے چیک کرو۔..... جو نہ نے کہا تو اس کے عقب میں کھڑا ہوا تو قوی ہیکل آدمی تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ عمران کے سامنے کی طرف ہی جا رہا تھا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی نانگ کو چیک کرنا چاہتا تھا لیکن جیسے ہی وہ عمران کے نزدیک بہنچا اچانک کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران بھلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے ٹونی کا قوی ہیکل جسم فضا میں اڑتا ہوا عقب میں کھڑے ہوئے جو نہ اور روزی سے نکرایا اور وہ دونوں چھینتے ہوئے کر سیوں پر گرے اور پھر کر سیوں سمیت پشت کے بل نیچے فرش پر بجا گرے جبکہ ٹونی نے قلا بازی کھائی اور ان کے عقب میں جا کر سیدھا ہو کر اٹھنے لگا لیکن اسی لمحے عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے وہ مشین پسل اٹھا لیا جو روزی کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔ ابھی وہ مشین پسل اٹھا کر سیدھا ہی ہوا تھا کہ ٹونی کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا اس سے

نے رک رک کر کہا۔

"جادوگری تو تم نے دکھائی ہے جونز کہ اتنی جلدی نہ صرف ہمیں ٹریس کر لیا بلکہ ہمیں یہاں بھی لے آئے لیکن تم نے روجر کو ہلاک کر کے ناقابل تلافی جرم کیا ہے اس نے تمہاری سزا موت ہے۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبادیا اور جونز چھٹا ہوانچے گرا اور بری طرح تجھ پنگ لگ جبکہ اس کے ساتھ ہی روزی بھی اس طرح نیچے گر گئی جیسے سیت کا خالی ہوتا ہوا بورا گرتا ہے۔ وہ شاید جونز کو مرتے دیکھ کر خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گئی تھی۔ پھر لمحوں بعد جب جونز ساکت ہو گیا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے مردہ جونز کی جیسوں کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ پھر لمحوں بعد وہ ایک جیب میں سے ایک چھوٹا سا آلہ برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ عمران آلہ لے کر مزا اور اس نے باری باری اپنے سب ساتھیوں کی کرہیسوں کی طرف اس آلے کارخ کر کے اس کا بٹن پر میں کیا تو کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کی کرسیوں کے زارڈ ٹھلتے چلے گئے۔

"تم اس روزی کا خیال رکھو میں باہر چینگ کر لوں۔" عمران نے کہا اور مڑ کر بیروفی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ اس کا ایک کرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا جبکہ ایک کمرے میں اسلج کا سٹاک تھا۔ ویسے یہاں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ البته باہر گیراج میں ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ عمارت کسی

نو تعمیر کالونی کی لگتی تھی کیونکہ باقی عمارتیں کچھ فاصلے پر نظر آ رہی تھیں۔ عمران آگے بڑھا اور پھر چھانک کھول کر وہ باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اندر آیا تو وہ معلوم کر چکا تھا کہ یہ لارڈ جارج نامی کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ بی بلک اے۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے لیکن جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے روجر کو ہوش میں دیکھا تھا۔ اس کی کرسی کے راڑز بھی غائب ہو چکے تھے اور وہ فرش پر لینا ہوا کراہ رہا تھا اور اس پر کیپشن شکلیں جھکا ہوا تھا۔ پھر کیپشن شکلیں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا تو خیال تما کہ یہ بلک ہو چکا ہے۔"..... عمران نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"میں نے ویسے ہی اسے چکیک کیا تھا۔ یہ زندہ تھا۔ میں نے اس کے راڑز کھولے اسے فرش پر لایا اور پھر اس کے دل کی ماٹش کی تو یہ ہوش میں آگیا۔"..... کیپشن شکلیں نے کہا تو عمران نے اشبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو اچھا ہوا اور نہ مجھے اس کی موت پر ہمیشہ افسوس رہتا کیونکہ اس کی موت کا سبب ہم لوگ ہی بنتے تھے۔"..... عمران نے کہا۔

"اس روزی کا کیا کرنا ہے۔"..... جو لیانے تیز لجھ میں کہا۔

"اڑے لڑکیوں کا معاملہ تم خود جانو۔ امام بی کا حکم ہے کہ میں لڑکیوں کے معاملات میں دلچسپی نہ لیا کروں ورنہ میرا یہ بھولا بھالا۔"

سے تو نکل ہی آئے ہیں اب ہم فوری طور پر ملک سے نکلا چاہتے ہیں
تاکہ معاملات فائل ہو جائیں۔ عمران نے کہا۔

”یہاں فون ہو گا۔ روہر نے کہا۔

”ہاں۔ صدر تم روہر کو ساختے لے کر بیرونی کرے میں جاؤ۔
وہاں فون موجود ہے۔ عمران نے کہا تو صدر نے اشبات میں سر
ہلا دیا اور پھر اس نے روہر کا بازو پکڑ کر اسے اٹھایا اور اسے ساختے لے
کر باہر نکل گیا۔

”اب تم بتاؤ کہ کیا تم واقعی جادوگر ہو۔ صدر اور روہر کے
باہر جاتے ہی جویا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ارے۔ ارے۔ یہ ہوائی دشمنوں نے میرا مطلب ہے کہ تنور
نے اڑائی ہو گی کہ مجھے جادوگر قرار دے کر واجب القتل قرار دے دیا
جائے۔ عمران نے کہا۔

”تو پھر تم نے کیے اچانک کری کے راذغائب کر دیئے جبکہ یہ
واڑلیں آپریٹر تھے۔ جویا نے سکراتے ہوئے کہا۔

”یہ حماقت اسی جونز سے ہوئی کہ اس نے مجھے بتا دیا کہ یہ
واڑلیں آپریٹر ہیں۔ میری کری چونکہ سب سے پہلے تھی اس نے مجھے
معلوم تھا کہ اس کری کی ویوز کا سرکٹ سامنے موجود ہوئے کی کسی
چیز کے ساختہ مل کر پورا ہوتا ہو گا۔ سامنے وہ کریاں تھی۔ ان کے
عقب میں دیوار پر فولادی بڑی کی پیٹی اسی وجہ سے لگائی گئی ہو گی۔
ولیے میں نے نانگ اور اٹھا کر اس کا اندازہ بھی کر لیا تھا کیونکہ جسیے

خوبصورت اور معصوم چہرہ بگڑ جائے گا۔ عمران نے کہا تو جو یا
سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”اس نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اگر اچانک صالح
ش بول پڑتی تو یقیناً یہ فائز کھول دیتی اس لئے اس کی سزا موت ہے۔
جو یا نے یقینت تیز لجھ میں کہا اور اس کے ساختہ ہی اس نے ہاتھ میں
پکڑے ہوئے مشین پیٹل کا راخ روزی کی طرف کر کے فائز کھول
دیا۔ روزی کا جسم ایک لمحے کے لئے تیپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ روزی
ختم ہو چکی تھی۔

”مم۔ میں کہاں ہوں۔ اسی لمحے روہر کی آواز سنائی دی۔

”اسے اٹھا کر کری پر بھادو اور باہر جا کر چکیں کرو۔ یقیناً یہاں
کہیں نہ کہیں میڈیکل بیکس ہو گا۔ عمران نے کہا تو صدر اور
کیپشن شکلیں نے مل کر روہر کو اٹھایا اور اسے کری پر بھادیا جبکہ
تنور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد نہ
صرف روہر کے جسم کی بہتی تھی، ہو چکی تھی بلکہ عمران نے اسے ساری
تفصیل بھی بتا دی تھی۔

”میں شرمندہ ہوں پرنس۔ اس جونز نے واقعی مجھے چکر دے دیا
تمحالانکہ میں نے کنفر میشن بھی کی تھی یہیں شاید یہ معاملات کو پہلے
ہی ایڈ جست کر چکا تھا۔ روہر نے شرمندہ سے لجھ میں کہا۔

”نہیں۔ تمہاری زندگی بچ گئی ہے ہمارے لئے یہ بہت ہے ورنہ
مجھے ساری عمر تمہاری موت پر افسوس رہتا۔ بہر حال اب ہم ہسپیال

ہی نے پیر اپر انھیاں میں نے راذذ میں ہلکی سی روزش محسوس کر لی تھی لیکن ظاہر ہے صرف میری مانگ سے پورا سرکت تو بریک نہیں ہو سکتا تھا لیکن حماقت اس ٹونی سے ہوتی۔ وہ سیدھا میری طرف آیا اور اس کا جسم جسمی ہی میجرے سامنے آیا۔ یہ سرکت بریک ہو گا۔ البتہ انہیں آپریٹ میں نے اس انداز میں کر دیا کہ دونوں بازوؤں کو اپر کی طرف جھینکا دیا تو راذذ کھل گئے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ہمارے راذذ کیوں نہیں کھلتے۔۔۔۔۔ جو یا نے کہا۔

”اس نے کہ ٹونی کے ہشتہ ہی سرکت دوبارہ مکمل ہو گیا اور سرکت ٹونی سے راذذ خود مخدود آپریٹ نہیں ہو جاتے۔ انہیں بہر حال جھٹکے سے آپریٹ کرنا پڑتا ہے۔ پہلے یہ کام نہ تم نے کیا ہے اور نہ چھپیں معلوم تھا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ فارمولہ تو ہمیں نہیں مل سکا لیکن اسرائیل ڈیگوشیا جیرے پر اس فارمولے پر کام کر رہا ہے تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا تو صدر اور روجر دونوں اندر داخل ہوئے۔

”میں نے جیری سے بات کر لی ہے۔ آج رات آپ سب صدر کے راستے ہمارے بھفاظت نکل جائیں گے۔۔۔۔۔ روجر نے کہا۔

”لیکن رات تک کیا ہم یہیں رہیں گے۔۔۔۔۔ تنور نے چونک کر

کہا۔

”نہیں۔ اس کا بھی انظام ہو چکا ہے۔ جیری آجائے تو ہم آپ کو یہاں سے ایک خفیہ ہائش گاہ پر شفت کر دیں گے۔ وہاں آپ نے میک اپ بھی کر لیں گے، بس بھی تبدیل کر لیں گے اور آپ کے کاغذات بھی رات تک نئے روپ میں تیار ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کسی قسم کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا۔۔۔۔۔ روجر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”ان تینوں کی لاشیں بھی یہاں سے ساقھے لے جانا تاکہ فوری طور پر ان کی ہلاکت کے بارے میں کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور ہم اطمینان سے یہاں سے نکل جائیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو روجر نے اشبات میں سرہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب ایک اور کالونی کی کوئی خدمت میں شفت ہو چکے تھے جہاں انہیں ہر قسم کا سامان مہیا کر دیا گیا تھا۔ روجر اور اس کے ساتھی انہیں وہاں ہنچا کر واپس جا چکے تھے اور اب عمران اور اس کے ساتھی وہاں اکٹیلے تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

”کس بات کا۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

”وہی ڈیگوشیا جیرے کے بارے میں۔ اس کا وجود بہر حال مسلم ممالک کے لئے نقصان دہ ہے۔۔۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

”مسلم ممالک کو تو علم ہی نہیں ہے کہ یہ اسرائیل کا پراجیکٹ

ہے۔ وہ تو اسے ایکر میں پراجیکٹ ہی کجھتے رہیں گے۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”انہیں نہیں معلوم لیکن ہمیں تو معلوم ہے۔ جو لیا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اس بارے میں کرنل فریدی کو آگاہ کر دیا
جائے۔ وہ خود ہی اس کے خلاف کام کرے گا۔ تنویر نے کہا۔

”اڑے۔ اڑے۔ تم واقعی میرے یحی رقیب ہو۔ ایک چھوٹا سا
چیک ملنے کا سکوپ بھی ختم کرنا چاہتے ہو۔ عمران نے چونکہ
اور تیز لمحے میں کہا۔

”مطلوب ہے کہ تم خود کام کرو گے۔ ٹھیک ہے۔ ہم بھی یہی
چاہتے ہیں۔ جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس کا انحصار ہمارے چیف پر ہے۔ اگر چیف نے دوسرا چیک
دینے کا اقرار کیا تو ٹھیک ورنہ مرشد کرنل فریدی جانے اور اس کی
اسلامی سیکورٹی کو نسل۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم دوسرے کی بات کر رہے ہو جبکہ میرا خیال ہے کہ تمہیں
پہلا چیک بھی نہیں ملے گا۔ تنویر نے کہا۔

”اڑے۔ اڑے۔ پھر وہی رقبت۔ عمران نے ایک بار پھر
بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

”یہ اصول کی بات ہے۔ یہ مشن کب فائل ہوا ہے۔ فارمولہ تو
ملایا نہیں۔ چیک کس بات کا۔ تنویر نے کہا۔

”اڑے۔ اڑے۔ تو اسی لئے تم نے ساری کارروائی اس انداز

میں کی تھی کہ سب کچھ تباہ ہو جائے۔ تم واقعی میرے یحی رقیب
ہو۔ کیوں جو لیا۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تنویر اور صاحب نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ تم سمیت
ہم سب تو تیز حرکت کرنے سے بھی محدود ہو چکے تھے۔ یہ مشن ان
دونوں کا ہے۔ جو لیا نے تیز لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تو چیک کے لئے مجھے یہ مشن واقعی مکمل کرنا پڑے گا۔
فارمولے کی ایک کاپی ڈیکوشا جیزیرے پر ڈاکٹر ویم کے پاس موجود
ہے اور ہمیں بہر حال کافرستان کے شار میرا نلوں کے جملے سے دفاع
کے لئے لارج ویو سسٹم کا فارمولہ چاہتے ہیں۔ عمران نے سنبھیہ لمحے
میں کہا۔

”اس کے ساتھ ہی ہم اسراستیل کا لارج ویو سسٹم بھی تباہ کر دیں
گے۔ ویری گذ۔ دونوں کام ہو جاتیں گے۔ جو لیا نے سرت
بھرے لمحے میں کہا۔

”لیکن چیک تو ایک ہی طے گا جبکہ دو ملنے چاہتیں۔ عمران نے
رو دینے والے لمحے میں کہا۔

”ایک چیک نہ ملنے سے تم مر نہیں جاؤ گے۔ جو لیا نے ہنسنے
ہوئے کہا۔

”میں تو تمہارے بغیر نہیں مرسکتا۔ لیکن وہ آغا سلیمان پاشا۔ وہ
ظالم سماج کا بالکل اسی طرح یحی نہ استدھا ہے جس طرح تنویر رقبت

کا۔..... عمران نے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج انھا۔

لارج دیوپراجیکٹ



ختم شد

لارج دیوپراجیکٹ جس کی حفاظت کے لئے ایک بیسا اور اسرائیل نے مل کر اپنی پوری ذہانت استعمال کر دی تھی اور جسے ہر لحاظ سے ناقابل تنبیہ بنادیا گیا تھا۔

جزیرہ ڈیگوشیا جہاں لارج دیوپراجیکٹ کی تفصیب کی جاوہ تھی اور جہاں پاکیشیا سکرٹ سروس کے لئے قدم قدم پر موت کے پھندے لگادیئے گئے تھے۔

جزیرہ ڈیگوشیا جہاں پہنچتے ہی عمران اور پاکیشیا سکرٹ سروس کو ہر طرف سے یقینی موت نے گھیر لیا۔ پھر -----؟

کیا عمران اور پاکیشیا سکرٹ سروس اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے۔ یا یہک ایجنٹی نے انہیں یقینی شکست سے دوچار کر دیا۔

انہائی حیرت انگیز اور ناقابل شکست حفاظتی اقدامات کیا پراجیکٹ کو بچا سکے۔ یا؟
انہائی تیز رفتار ایکشن بے پناہ سپنس

اور موت کے جلو میں لمحہ پر لمحہ بدلتے ہوئے واقعات

انہائی منفرد اور یادگار کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان